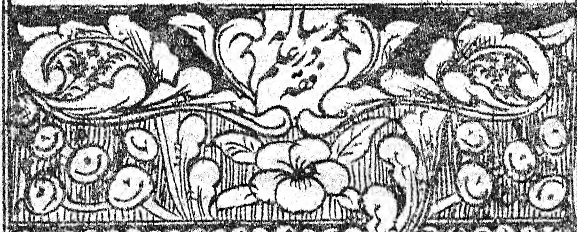
بعون صانع بیچون [illegible] از زبان



مفتاح الجنة





در مطبع نامی منشی نولکشور [illegible] بطبع [illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کے واسطے ہی اور وہی ہی حمد اور ثنا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا
ہی اور وہ بڑا مہربان ہی اور نہایت مہربانی کرنیوالا اور اپنے مسلمان بندونکو جو اوسکے
عذاب سے ڈرتے ہین اور اوسکے حکم کے موافق کام کرتے اور اوسکے فرمانیکو برحق جانتے بہشت
مین لیجانیوالا اور اونکو وہان ایسی نعمتین بخشیگا کہ جسکا بیان کرنا نہایت مشکل ہے غرض یہ کہ وہ
نہایت خوش رہینگے اللہ سے اور اللہ اونسے راضی رہیگا اور وہ جو وہان چاہینگے اونکو
وہان سب کچھ ملیگا مگر اوسمین سے تھوڑا سا مسلمانونکی خوشی کیواسطے ہم بیان کرتے ہین اور وہ
یہ ہے کہ مسلمانون کیواسطے بہشت مین خاصے باغ ہین اور خاصی نہرین جسکے پانی مین طرح طرح
کی خوشبو آتی ہے اونکے باغون کے درختون کے تلے سے اور اونکے محلون کے نیچے سے
بہی جاتی ہے اور میوے اون باغون کے نہایت لذیذ ہین ہر رنگ برنگ کے مزے اور
خوشبو رکھتے اور اونکے آرام کیواسطے وہان خاصے تخت موجود ہین جسمین جواہر جڑے ہین
اور اونکے لباس وہان ہرے ہرے ستھرے ستھرے ریشم کے ہونگے اسواسطے کہ
جتنے بہشتی مرد اور عورتین ہونگی وہ سب گورے گورے جوان جوان خوبصورت
خوبصورت یہانتک کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس برسکے ہوکر اوٹھینگے اگرچہ دنیا مین

بڈھی عورت یا کنواری لڑکی یا بڈھے مرد اور کالے اور بد صورت رہے ہونگے اور گورے
بدن پر سبز رنگ نہایت زیب دیتا ہی اور زیور سونے اور چاندی کے اوسپر پہنین گی اور عورتین
اپنے مردونکی ساتھ اور مرد اپنی عورتونکے ساتھ خوشیان کرینگی اور اگر لڑکی کنواری
مری ہوگی اور بہشت مین جاویگی تو اللہ تعالی اوسکا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کردیگا
اسی طرح بے عورت کے مرد کو حور بھی ملیگی اور مردونکے واسطے سوا اپنی عورتون کے
اور بھی عورتین ستھری ستھری کشادہ چشمین نیچی نگاہ والی اپنے مردونکی عاشق اور اونکی
کبھی نہ کسی جن نے چھوا نہ کسی آدمی نے جیسا کہ لعل اور موتی ہوتا ہی اس نزاکت کے ساتھ
اللہ تعالی نے اونکو وہان خیمون مین نگاہ رکھا ہی اور میوے بہشت کے ایسے ہین کہ کھانیوالا
اگر لیٹا یا بیٹھا یا کھڑا ہووے اور چاہے کہ ہم میوہ کھاوین میوی کا درخت سر جھکاوے
وہ فراغت سے کھالیوی اور خدمتگار بہشتیون کے لڑکے ہونگے سونیکے بالے کانونمین پہنے
ہوئے اور اگر تو اونکو دیکھے تو کہے کہ یہ موتی ہین صاف کیئے ہوئے گویا کہ اسی وقت
سیپ سے نکلے ہین اور کسینے ابھی تک چھوا بھی نہین ہے ایسے لڑکے کوزے اور آبخورے
اور پیالے شراب پاک اور میٹھے پانی سے بھر بھر لیے پھرینگے اپنے مالکون کے پاس اور
اونکو اوس شراب کے پینے سے سرور نہووے اور نہ بیہوش اور نہ بے عقل ہووین اور وہی
لڑکے خدمتگار میوے لیے پھرینگے جو جو میوے کہ اون بہشتی لوگون کو پسند آوینگے
اور جس جس میوی پر خواہش کرینگے اور مرغون کے گوشت جو نہایت نرم ہوتے ہین
جس قسم کا چاہینگے خواہ کباب خواہ شوربا دار وہ خدمتگار اونکے پاس حاضر کرینگے
اور پانی مین بہشت کے خوشبو کافور کی ہے اور بعضے مین سونٹھ کی اور بعضے مین
مشک کی اور دودھ بڑھکے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور اونکے پاس آوینگے
پیالے بڑے چاندی کے اور پیالیان چھوٹی چاندی کی اونکی پیاس کے موافق نہ تو
پانی کم ہووے کہ پھر مانگنے کی احتیاج ہووے اور نہ بڑھے کہ چھوڑنا پڑے اور وہ چاندی

ایسی صاف ہی کہ مثال شیشے کے اندر کی چیز باہر سے نظر پڑے غرض اس ناز و نعمت کے ساتھ بہشت مین تکیہ لگائی تختونپر بیٹھے رہینگے اور آرام کرتے اور بہشت مین نہ لوگ گرمی ہووے نہ جاڑا وہان ہوا ہی خاصی دل بھانی اور روشنی آفتاب سے بڑھکی ہوگی اور گرمی اندار دار اللہ تعالیٰ کا دیدار بہشتیونکو نصیب ہوگا اور سب نعمتون سے افضل اوسکی خوشی دیکھنے ہی سے معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اپنے کا فر بندونکو جو بیک پھرتے ہین اور اوسکے حکم سے منہ موڑتی ہین اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہین لاتے اور نماز ونکو ادا نہین کرتے اور زکوٰۃ نہین دیتے اور جن پر حج فرض ہے حج ادا نہین کرتے اور روزہ رمضان کا نہین رکھتے اور جو حکم اللہ تعالیٰ کے ہین اوس سے باہر رہتے اور گناہون مین گھسے پڑتے دوزخ مین ڈالیگا ایسی دوزخ کہ اونکے بدن کے چمڑیکو گلا ڈالیگی مگر جان نہ نکلے گی اور دوزخ کا عذاب بھی قابل بیان کے نہین ہے غرض یہ کہ عذاب بیحد اور مار پر مار پڑیگی مگر تھوڑا سا اوسکا بھی بیان کرتے ہین جسمین کہ لوگ کان سے روئی غفلت کی باہر نکالین اور چوکنے ہو جاوین سو دوزخ کا احوال یہ ہے کہ دوزخ پر اللہ تعالیٰ نے اونیس فرشتے متعین کیے ہین اور اونمین سے ایک کا نام مالک ہے وہ سردار ہے اٹھارہ تن فرشتونکے ساتھ بیٹھا ہی وہ فرشتے اس قدر بڑے ہین کہ اونکے ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک برس دن کی راہ ہے اور اونکے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور اونمین کا ایک فرشتہ چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کافر کو دوزخ مین جس طرف چاہے پھینک دیوے اور تمام آدمی اون مین سے ایک فرشتے کی دیکھنے کی طاقت نرکھینگے اون سے برابری یا لڑائی کرنے کا تو کیا ذکر ہے اور وہ سب فرشتے جو دوزخ کے نگہبان ہین اونکی بات بہت کڑی ہے اور کام اون کے نہایت سخت نہ تو اون سے دوزخیون ہی قوت ہے کہ لڑائی کی اور نہ اونکی مارسے مجال ہے بھاگنے کی اور نہ وہ سب رشوت لیوینگے کہ کچھ نرمی کرین یا اللہ کا حکم ٹالین اونکو جو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے وہی کیا کرتے ہین اور کافرونکو

پکڑکے ستر ستر گزکی زنجیرون مین کستے اور اونکی ہاتھون کو گردنون پر باندھتے ہین اور دہکتی
اگ مین جھوک دیتے ہین اور اوس روز اونکا کوئی وہان حمایتی نہووے گا کہ اونکی حمایت
کرے اور عذاب نکرنے دے اپنے طور پر باندھین گے اور جلاوینگے اور جس جس طرح
پاوین گے مارین گے کسی سے کچھ بن نہ آویگی اور دوزخیون کو وہان کچھ کھانا نہ ملیگا مگر پیپ
جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہے یا سینڈ کھانیکو پاوینگے تب اوسی سے شکم بھرین گے
مارے بھوک کے اللہ تعالی دوزخ مین اونپر بھوک کا عذاب بھی مقرر کریگا کہ مارے بھوک
کے سینڈ کھاجاوین گے اور اوسکے اوپر پانی گرم پیوین گے ایسا گرم پانی کہ اوسکی بھاپ
سے مُنہ کا گوشت پیالے مین گل کر گر پڑیگا اور اللہ تعالی اونپر ایسا عذاب پیاس کا غالب
کریگا کہ جس وقت وہی گرم پانی اونکو دکھلاوین گے مارے پیاس کے بہت سا پی جاوینگے
اور پیاس نجاویگی جس طرح بالو کی زمین پر کہ پانی پڑتا ہی اور سوکھ جاتا ہے اوسی طرح
سے پانی گرم بہت سا پیوینگے مگر پیاس نجاویگی سو یہ تھوڑی سی بات ہی اس سے بھی بڑھکے
دوزخ کا عذاب ہی جہانکا کھانا پیپ ور سینڈ ہی اور پینا گرم پانی اور سایہ چاہین تو اگ
کے پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کے دھوئین کا جو نہایت گرم ہی نہ اوس سایہ مین ٹھنڈک ہی اور نہ آرام
اور اگر ہوا چاہین تو گرم ہوا ہی جسکی گرمی ناک مین گھس جاوی اور دماغ کو بھسم کر ڈالے اور
اگر اگ سے پناہ مانگین تو پانی مین ڈالے جاوین جو تمام بدن کو گلا ڈالے سو ایسے مکان کے
عذاب کا بیان کہان ہو سکتا ہی اسی طرح سی عذاب پر عذاب ور رنج پر رنج ہی اب آدمیونکو
مناسب ہی کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانون کیواسطے بنایا ہے اور دوزخ کافرون کے واسطے
سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم بجا لاوین اور اوسکی حمد کرین اب اللہ تعالے
کی حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بھیجتا ہی اوسکے رسول مقبول پر جو بخشانیوالے
امت کے ہین اور بتانے والے اچھی راہ کے اور امت پر مہربان جان اور دل سے اور پیدا
ہوا سب کے پہلے نور اونکا اور دنیا مین ہوا سب نبیونکے بعد ظہور اونکا اور اونکے بعد کوئی نبی

نہوگا اونھین کا دین قیامت تک جاری رہیگا اور اونکے چار یار پر درود و سلام جو حضرت
ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر خطابؓ اور حضرت عثمانؓ ذی النورین اور حضرت علیؓ بن ابیطالب ہین
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ سب چارون صاحب سوای حکم اللہ اور رسول صلعم کے کچھ نہین
کرتے تھے اور ہمیشہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان و مال سے دین پر فدا رہتے اور اونکی اولاد
پاک پر جو حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ تعالے عنہما اور ان صاحبزادونکی والدہ پر جو
لڑکی ہین محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت کے
دونون چچا بزرگ پر حضرت حمزہ اور حضرت عباس ہین رضی اللہ تعالے عنہما اور حضرت کے سب
اصحاب پر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین **اب بعد اسکے** بیان کرتا ہے فقیر گنہگار اپنی
گناہونسے شرمسار اور اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار **علی** حنفی جونپوری
مشہور **کرامت علی** اللہ بخشے اوسکے گناہونکو جو اوسنے کیے ہون اور توفیق دے توبہ کی اور
اب گناہ نہ کر سکے اور خوش رہے اللہ تعالے اوسکے والدین اور اوسکے اوستادونسے جنھون کے
سبب سے دین کا علم آیا اور اوسکے پیر سے جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کے
گھر کے چراغ روشن ہین حضرت سید احمد جسکے چہرے کی روشنی سے کفر کی تاریکی ایسی بھاگتی ہے جیسے کہ صبح
ہونے سے رات اور اونکی زیارت سے گناہ ایسے جھڑتے ہین جیسے کہ بیت جھاڑ سے درختونکی پتے اور
نگاہ پاک اوس ولی پاک کی دل کے میل چھوڑانیکے واسطے صابون کا خواص رکھتی ہے اور شغل تعلیم کرنا
اوس تیغ عبادت کی میدان کا دل کے مورچے چھوڑانیکے واسطے مصقلہ ہے حق ہے اوس سے بہت بڑھکے
کہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہمکو بھلا اوس عارف ربانی کی رتبے اور مرتبے پہچاننے کی
عقل اور وصفت کرنیکی طاقت کہان اور خوش رہے اللہ اوسکے سب مریدونسے اور سب مسلمان مردون
اور عورتونسے اور سبھون پر رحمت کرے اور گناہ بخشے آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہ ہے کہ جب اس
فقیر عاجز نے جمعے کی نماز پڑھائی اور اپنی طاقت کے موافق معنی قران شریف اور حدیث کے بیان کرنے
شروع کیے تب اللہ تعالے کے کلام کی اثر سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی برکت سے

بہت سے مسلمان دین پر مضبوط ہوئے اور اذان اور نماز خوب ہونے لگی اور مسلمانونکی عورتین بھی
بہت سی اللہ کی ہدایت سے نماز پڑھنے لگین تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ چھوٹا سا جسمین
مسئلے ضروری روزے نماز کے سب ہووین زبان ہندی مین جو آسانی سے عورتون اور مردون کی
سمجھ مین آوین لکھا چاہیے اور اسبات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑھنے والونکا سمجھ کے اس رسالے
کی تئین معتبر کتابون سے جس طرح شرح وقایہ اور فتاوی محیط اور ہدایہ اور فتاوی مختصر شافی اور مختصر
قدوری اور کنز اور شرح اوراد وغیرہا سے خوب تحقیق کر کے ان کتابون مین سے نکال کے اس رسالے
مین لکھا ہے اور اس رسالے کو نہایت ہندی سیدھی زبان مین جو عورت مرد کی سمجھ مین آوے
بیان کیا اور کچھ فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی سے نہین ہے اور نہ فقیر شاعرونکی زمرے مین ہے اسواسطے
فقیر نے اپنے شہر کی زبان مین لکھا جسمین کسیکو مشکل نہ معلوم ہووے اور اس کتاب کا نام مفتاح ریختہ
رکھا تو اب امید ہے بزرگونکی عنایت سے کہ اس کتاب کے تئین اپنے لڑکونکو پڑھاوین اور اپنی عورتون
کو اگر پڑھی ہووین تو اونکے تئین مرد پڑھاوین کیونکہ مرد سب بات کے محرم اپنی عورتونکے ہوتے ہین
اور اگر کسی عورت نہ پڑھی ہووے تو مناسب ہے کہ اوس عورتکو قرآن شریف پڑھانا شروع کرے
اور جب وہ قرآن کی لفظین آپسے پڑھنے لگے تب اسمین سے مسئلے جو عورتونکی فائدے کی ہین اور اوسکا
پوچھنا نہایت ضروری ہے خط قرآنی مین لکھکر پڑھاوے تو انشاء اللہ تعالی یقین ہے کہ اللہ کے فضل سے
کہ تھوڑی دن مین خبردار ہوجاوے اور دونون فائدے پاوے ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا اور دوسرا
مسئلہ جاننے کا اور غرض اس عاصی کی اس رسالے کے لکھنے سے یہی ہے کہ عورتین ہندوستان کی
خصوصا اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے نہایت نادان ہین
بلکہ ہرگز واقف بھی نہین وہ واقف ہوجاوین سو مناسب ہے کہ اونکے مرد اون سبھونکو
پڑھاوین تا کہ وہ سب خبردار ہوکے بخوبی اچھی طرح سے نماز اور روزہ ادا کرین اور اونکو سمجھا
دیوین کہ تم فراغت سے بیٹھو تب اپنے پڑوس کی عورتین بڑھی اور جوان لڑکیونکو جمع کرکے مسئلے
سنایا کرو کہ اسکا ثواب اللہ تعالی تمکو بہت سا دیگا اور اس بات مین اللہ و رسول کی خوشی ہے

اور عورتون کو خبردار کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اٹھائیسوین سیپارے
سورہ تحریم مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ
اور اسکے معنی یہ ہین کہ اے مسلمانون نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنیکے سبب سے اور نگاہ رکھو
اپنی جورو اور لڑکونکی جان کو نصیحت کے باعث سے آگ سے کہ جسکی چیلیان آدمی اور کافر اور پتھر ہوونگے
تو اب مسلمانونکو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہونکو ترک کرین اور اپنی جورو اور لڑکونکو بھی دین کی
باتین سمجھاوین جس مین وہ سب اور آپ بھی آگ سے بچے رہین اور بہشت مین جاکے بسین اور اگر پڑھا بھی
نہ سکین تو اس رسالے کے مسئلے پڑھ پڑھ کر اون عورتونکو سنایا کرین اور اس رسالے مین اکثر باتین
جنکا نام لینا زبان ہند مین کریہ معلوم ہوتا ہے اوسکی ہندی نہین کی زبان عربی مین لکھا اوسکی
ہندی پڑھانیوالے سمجھا دینگے اور اس رسالے کی تئین بہت مختصر کیا تا لکھنے پڑھنے مین مشکل نہ معلوم ہووے

باب پہلا

ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت مین اور اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی ایمان کے بیان مین

جانو تم سب اے یارو کہ ایمان سر ہے سب نیکیون کا اور جڑ ہے سب عبادتون کا اور کوئی
نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے درست نہین ہے اور ایمان کے دو رکن ہین اقرار کرنا
زبان سے اور دل سے سچ بوجھنا اون سب چیزونکو کہ پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ کے پاس سے لائے ہین کہ وہ سب سچ اور درست ہین اور ایمان دو طرح پر ہے ایمان مجمل اور
ایمان مفصل اور ایمان مجمل یہ ہے کہ کہے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ
قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اسکے معنی یہ ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور
صفتون کے ساتھ ہے اور قبول کیا مین نے اوسکے سب حکمونکو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قبول کیا
مین نے دین مسلمانی کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے

اور دین مسلمانی حق ہے اور دین کفر جھوٹا اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کا بھی یہی مطلب ہے کلمہ
طیب یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق
نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہین اور کلمۂ شہادت یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی
دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین جس حال مین کہ وہ اپنی صاحبی مین اکیلا ہے کوئی ساجھی نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے ہین اور اوسکے بھیجے اور ایمان مفصل یہ ہے
کہ کہے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ
بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ تعالی پر اور اوسکے سب فرشتون پر اور اوسکی سب کتابون پر اور اوسکے سب
پیغمبرون پر کہ پہلے اونکے حضرت آدم صفی اللہ ابو البشر صلوات اللہ تعالی علی نبینا وعلیہ اور آخری اونکے پیغمبر ہمارے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید البشر ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے ہین اور عبد اللہ بیٹے
عبد المطلب کے اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المناف کے اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم برحق تھے اور سب پیغمبرون سے افضل اور رتبہ پر بھی اعلیٰ اور تمامی پیغمبرونکے سردار اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد
دعوی پیغمبری کا کرے تو جھوٹا ہے یہی دین قیامت تک جاری رہیگا اور ایمان لایا مین قیامت کے دن پر اور نیکی
اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہے اسواسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزونکا
پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہے تو پھر بندون کے کام کا پیدا کرنیوالا بھی اللہ تعالی ہے مگر اللہ تعالے
ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہے اور کفر اور گناہ سے ناراض اور مرنے کے بعد زندہ
کرنے پر ایمان لایا مین اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل ہی درست ہے مگر بعضون کے نزدیک
بغیر ایمان مفصل کے ایمان درست نہین سو بہتر یہ ہے کہ ایمان مفصل لاوے تا کہ سب کے نزدیک
ایمان درست ٹھہرے اور اس بات کو جاننا چاہیے کہ رکن اصلی ایمان کا دل مین یقین کرنا ہے
اون سب چیزون کو کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہین لیکن اقرار کرنا
زبان سے شرط جاری کرنے حکمون کی ہے دنیا مین پر اگر کوئی آدمی دل مین رکھے اور زبان سے

اقرار نکرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے نزدیک اور کافر ہووے خلق کے نزدیک اور جو آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل مین یقین نرکھے تو وہ آدمی مومن ہووے خلق کے نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہین اور جو آدمی کہ دل مین یقین رکھتا ہی اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہہ وہ مومن پاک ہے تو مناسب ہے آدمی کو کہ دل مین یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار کرے تا کہ مومن حقیقی ہووے اور ایمان کی سب شرطون مین سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کے احوال پر بے دیکھے ایمان لانا اور یقین جاننا اور اللہ کے حلال کو حلال جاننا اور اللہ کے حرام کو حرام بوجھنا اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر ایمان لاوے تب جان مارنے اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور کسیکو روا نہووے کہ اوسکی جان اور مال پر مزاحمت کرے اور اوسکو بے حکم شرع کے رنج دینا حرام ہی اور عاقبت مین وہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے خلاص پاوے

فصل دوسری نماز کی فضیلت مین

جانو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتونکی جڑ نماز ہے اور نماز دین کا کھمبا ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا اَقَامَ الدِّیْنَ مَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ اسکے معنی یہ ہین کہ نماز دین کی تھونی ہے جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اوسنے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا ہے کہ اوسنے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانون کے تئین کہ نماز ادا کرین کہ جسمین دین قائم ہے اور نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ وہ بیان کرنے سے طول ہوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہی اور نماز کی کنجی پاکی بغیر پاکی کے نماز درست نہین ہے اور پاکی کئی قسم کی ہی قسمیں ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے

دوسرا باب طہارت کے بیان مین



اوراس باب مین تیرہ فصل ہین **پہلی فصل وضو کے بیان مین** جس وقت آدمی چاہے کہ
نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو نہووے تو وضو کرلیوے اور اگر حاجت نہانے کی ہووے تو غسل کرلیوے
اور اگر وضو اور غسل نکر سکے کسی عذر سے تو تیمم کرلیوے ان سبکا آگے بیان آویگا صاف صاف
انشاء اللہ تعالے اب پہلے بیان وضو کا ہے وضو مین چار چیز فرض ہین اور جسکی گھنی داڑھی ہووے
تو اوسکے واسطے پانچ چیز فرض ہین پہلے مُنہ دھونا بال جمنے کی جگہہ سے ٹھڈی کے نیچے تک
اور کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک اور جسکی گھنی داڑھی ہووے تو اوسکے واسطے پانی
پہونچانا داڑھی کے بال کے نیچے فرض نہین ہے اور جس مقام پر زخم ہوا اور پانی خلل کرتا ہو اور
پٹی کے نیچے جو جراح نے فصد لیکر باندھا ہے اور ٹکٹی کے نیچے جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہے پانی
پہونچانا فرض نہین مسح کرے سو بیان اوسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالے اور آنکھہ کے اندر بھی پانی پہونچانا
فرض نہین مگر پلک کو دھونا فرض ہے دوسرے دونون ہاتھہ دھونا کہنیون تک اور تیسرے دونون پانون
دھونا ٹخنون تک جسکو گٹے کہتے ہین اور بعضے مُدّھا کہتے ہین اور وہ ایک ہڈی ہے پانون اور پنڈلی کے
جوڑ پر باہر اوبھری ہوئی اور چوتھی مسح کرنا چوتھائی سر کا اور پانچوین داڑھی والیکو مسح کرنا چوتھائی
داڑھی کا اور مسح کے یہ معنی ہین کہ ہاتھہ کو تر کرکے ایک بدن پر پہونچانا اور سنت وضو مین بہت ہین ٭
فائدہ جو شخص کہ سو کے اوٹھے اوسکے تئین دونون ہاتھہ گٹی تک دھونا تین بار استنجا کرنیکے پہلے اور بعد استنجا
کرنیکے بھی سنت ہے اور بڑے دھوئے برتن مین ہاتھہ نڈالے صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر چھوٹا برتن ہووے جو ہاتھہ سے
اوٹھہ سکے جس طرح بدھنا یا لوٹا تو اوسکو بائین ہاتھہ سے اوٹھاوے اور دہنا ہاتھہ دھووے تین بار پھیر
داہنے ہاتھہ مین اوسکو لیوے اور بایان ہاتھہ دھووے تین بار اور اگر بڑا برتن ہووے کہ ہاتھہ سے
نہ اوٹھہ سکے جس طرح مٹکا تو اگر اوسکے ساتھہ کوئی چھوٹا برتن جس طرح پُھرکا یا آبخورا ہے موجود ہووے
تو اوس سے پانی نکالے اور اسی طرح دونون ہاتھہ دھووے اور اگر چھوٹا برتن موجود نہووے تو اپنے
بائین ہاتھہ کی انگلی خوب ملاکے جسمین پانی آسکے اوس برتن مین ڈالے اس طرح کہ ہتھیلی نڈوبے
اور پانی نکال کے بائین ہاتھہ سے داہنے ہاتھہ پر ڈالے اور ایک انگلی سے ایک کو ملے اسی طرح تین بار

کرے تب فراغت سے داہنے ہاتھ کو مٹکے مین ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے اور یہ اوس وقت مین ہے کہ جب ہاتھ مین کوئی ناپاکی نہ معلوم ہووے اور اگر ناپاکی ہاتھ مین معلوم ہووے تو ایسا بچا کے دھووے کہ جسمین برتن ناپاک نہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ جس اونگلی مین ناپاکی معلوم ہووے تو اوسکو نہ ڈبوا وے یا کسی دوسری طرح بچاوے جسمین برتن وغیرہ ناپاک نہو جاوے کیونکہ یہ بچانا فرض ہے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین سے لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتے ہین ۱ پہلے دونون ہاتھ گٹے تک دھونا تین بار اور اوپر جو بیان کیا سو اسی کا بیان تھا اسمین ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور ۲ دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنیکے وقت نام لینے سے یہ مراد ہے کہ یہ لفظین کہے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اِنَّ الْاِسْلَامَ حَقٌّ وَّالْكُفْرَ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَّالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ ۳ تیسرے مسواک کرنا اور مسواک تلخ درخت کی ہووے اور لمبی ایک بالشت کی اور موٹی چھنگلیا کے موافق اور ۴ چوتھے کلی کرنا تین بار اور ۵ پانچوین غرغرہ کرنا یعنے اوسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہ مین لیا ہے اور ۶ چھٹے ناک مین پانی ڈالنا اور ۷ ساتوین داڑھی کا خلال کرنا صورت اوسکی یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے سے اونگلی اوپر کو لیجاوے اور اوپر سے نیچے کو نلاوے اور ۸ آٹھوین خلال کرنا ہاتھ اور پیر کی اونگلیون کا اور ۹ نوین تین تین بار دھونا ہر بدن کا اور ۱۰ دسوین مسح کرنا تمام سر کا ایک بار اور ۱۱ گیارھوین مسح کرنا دونون کان کا اوسی پانی سے جو سر کے مسح سے بچا ہے ہاتھ مین دوسرا پانی نہ لیوے اور ۱۲ بارھوین نیت کرنا اور ۱۳ تیرھوین ترتیب وضو کی نگاہ رکھنا یعنے پہلے منہ دھووے بعد اوسکے دونون ہاتھ تب بعد اسکے سر کا مسح بعد اوسکے دونون پانون اور ۱۴ چودھوین تربہ تر دھونا بدن کا یعنے ایک بدن دھووے وہ سوکھنے نپاوے کہ دوسرا دھووے اور ۱۵ پندرھوین استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہے اور فتوی یہی ہے کہ پانی سے دھونا سنت ہے اور یہ سنت اوس وقت ہے کہ وہ مکان درم شرعی سے کم ہووے اور اگر زیادہ تر ہووے تو اوس وقت اوس مکان کا دھونا فرض ہے اور اگر

اگر درم شرعی کے برابر ہوی تو اوس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنے کی ترکیب اور درم شرعی کا
اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور مستحب وضو مین دو چیزین ہین پہلے داہنے
طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا اور دوسرے مسح کرنا گردن کا مکروہ وضو مین چار چیزین
ہین پانی منہ پر سخت مارنا اس قدر کہ چھینٹ پڑے اور بغیر بائین ہاتھ سے منہ مین پانی
ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کے درمیان اور تین بار سے زیادہ بدن دھونا

دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان مین

جو چیز کہ دونون راہ سے باہر آوے یعنے آگے اور پیچھے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہے آگے سے
کیا چیز جس طرح پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے نکلے خواہ
دبر سے **فائدہ** مذی ایک پانی ہے کہ شہوت کی حالت مین باہر آتا ہے اور اوسکے باہر آنے
سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی اوسکی اوبلتی ہے کہ اوسکے گرنے سے شہوت کم ہوتی
ہے اور ودی ایک پانی سفید ہے کہ پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہے اور پیچھے سے کیا چیز جس
طرح سے غلیظ اور ہوا اور کیڑا اور بدن سے خون اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور
بہنا اوس مکان تک کہ جسکا دھونا غسل اور وضو مین فرض ہے وضو کو توڑتا ہے یہانتک
کہ اگر کسینے سوئی بدن مین گڑوئی اور لہو ابھر آیا مگر بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹا یا آنکھہ مین خون
نکلا مگر آنکھہ کے باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹے گا یا ناک مین سے لہو بند ہا ہو امسوڑے کے دانے
کی طرح پر نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا اور قی کا آنا بھر منہ کے خواہ کھانا ہووے خواہ پت خواہ پانی ور
اگر خون بند ہا قے کری منہ بھر کے تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون پتلا قی کرے تو اس حالت مین اگر خون
تھوک سے کم ہووے تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر خون اور تھوک برابر ہی تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون
تھوک سے بہت ہے تو خواہ نخواہ ٹوٹتا ہی اور اگر قے منہ بھر کے نہ کی خواہ بلغم قے کی تو وضو نہ ٹوٹیگا
اور نیند اوس شخص کی کہ لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اس طرح پر کہ اگر وہ چیز ٹال لیوین
تو گر پڑے وضو توڑتی ہی اور نماز مین گر سو جاوے تو وضو نہین ٹوٹتا کھڑا ہو یا بیٹھا رکوع مین

یا سیجائیمین اور بیہوشی سینے وضو جاتا ہی اور دیوانگی سے اور مستی سے جسکو ہندی مین نشہ کہتی ہین اور
نشہ مین وضو تب ٹوٹتا ہی کہ اوسکی چال مین فرق آوے اور ہنسنا قہقہہ مارکے نمازی بالغ کا
جس نماز مین رکوع اور سجدے ہے وضو کو توڑتا ہے اور اگر لڑکا نماز مین ہنسا تو وضو نہ ٹوٹیگا اور
اگر جنازیکی نماز مین یا تلاوت کے سجدیمین کوئی ہنسا بالغ یا لڑکا تو وضو نہین ٹوٹتا ہی بلکہ جسمین
ہنسے وہ باطل ہوجاوے یعنے جنازیکی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہوجاوے اور ہنسی کی تین
قسمین ہین پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سُنے اور جو اوسکے پاس ہے سو بھی سُنے تو اس سے نماز باطل
ہوتی ہے اور وضو بھی ٹوٹتا ہی اور دوسرا ضحک کہ آپ سُنے اور اوسکے پاس کا آدمی نہ سُنے
تو اس سے نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ سُنے نہ دوسرا مگر دانت سفید
ہوئین تو اوس سے نہ وضو جاوے نہ نماز باطل ہووے اور مباشرت فاحشہ وضو کو توڑتی ہی اور
اوسکے یہ معنی ہین عورت اور مرد دونون ننگے ہووین اور مرد کا اندام نہانی عورت کی اندام
نہانی کو چھووے اور اندر نجاوے اور نہ انزال ہووے تو اوس سے وضو ٹوٹیگا اور اگر مرد عورت کو
چھووے یا عورت مرد کو یا زخم مین سے کیڑا گرے یا مرد کے پیشاب کے سوراخ سے کیڑا گرے
یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کے پستان مین سے دودھ نکلے یا کسیکے تھوک یا ناک یا آنسو
یا پسینا نکلے تو اون سب صورتونسے وضو نہین ٹوٹتا ہے

تیسری فصل غسل کے بیان مین

غسل مین تین چیزین فرض ہین کلی کرنا اور ناک مین پانی کرنا اور تمام بدن دہونا یہانتک کہ اگر کسیکو
آٹا سانا اور آٹا ناخن کے اندر رہا اور غسل کیا تو درست نہین ہے کیونکہ اوس مقام مین پانی نہ پہونچا تو
مناسب ہے کہ پانی ناخن مین بھی پہونچاوے اور اگر ناخن مین میل ہے یا مٹی سانی اور ناخن مین بھری
رہے تو غسل درست ہے کیونکہ میل اوسی مقام سے پیدا ہی اور مٹی مین پانی پہونچ جاویگا اور اسی طرح
اگر مہندی کا رنگ ہے یا تیل ملا ہی بدن مین اور غسل کیا تو درست ہی اور اگر کان مین بالی ہی
اور جانا کہ بغیر بالی کے پھرائے پانی نہ پہونچیگا تو بالی کو پھراوے اور اگر جانے کہ بغیر پھرائے پہونچیگا

تو نہ پھرائے اور اگر بالی و تاری گئی اور اوسکا سوراخ بند ہوگیا مگر تھوڑا سا باقی ہی اسطرح
کہ اگر پانی پہونچاوے تو پہونچے اور اگر غفلت کرے نہ پہونچے تو پانی پہونچاوے اور زیادہ تکلف نکرے
کہ لکڑی یا دوسری چیز سے پہونچاوے اور اگر ہاتھ مین انگوٹھی تنگ ہو تو اوسکے نیچے بھی پانی پہونچاوے
اور جسکا ختنہ نہوا ہووے تو وہ بھی پانی چمڑے کے اندر پہونچاوے اسیطرح اگر پیشاب ٹپکا مگر چمڑے کے باہر نہوا
تو وضو ٹوٹیگا اوس چمڑے کا حکم باہر کا ہے اور بدن ملنا فرض نہین ہے اور احتیاط کرے کہ تمام بدن
تر ہووے اگر ایک بال نہ تر ہوگا تو غسل درست نہوگا اور سنت ہے غسل مین دونون ہاتھ کو گٹے تک دھونا
اور اندام نہانی غسل کے پہلے دھونا اور تن سے ناپاکی دھونا اگر لگی ہووے اور وضو کرنا جس طرح
نماز کے واسطے کرتا ہے مگر پانون نہ دھووے پھر جاری کرے پانی بدن پر تین بار تب پانونکو دھووے اوس
مکان سے ٹل کر یہ اوس وقت کا مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہ پر ہووے کہ پانی جو بدن سے گرے تو وہان جمع ہووے
اور اگر چوکی یا پتھر کے تختے پر ہووے تو پانون اوسی مکان پر وضو کے ساتھ ہی دھووے اور مستحب ہی غسل مین
بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹیکا کھولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتونپر فرض نہین ہے جس وقت کہ بالکی جڑ
بھیگے کفایت ہے چوٹی کو نہ کھولے اور یہ حکم فقط عورتونکے واسطے ہے پیغمبر صلعم کے قول کے موافق کہ ام سلمہ کے
حق مین فرمایا تھا یکفیک اذا بلغ الماء اصول شعرہا اسکے یہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جبکہ پہونچے
پانی تیری بالونکی جڑ مین اور جس عورتکی چوٹی گندھی ہوئے تو اوس حالت مین اوسکو پانی پہونچانا تمام بال مین
فرض ہے اور اگر کوئی مرد چوٹی گوندھی ہوئے اوسکو چوٹی کھولنا اور تمام بال مین پانی پہونچانا فرض ہے
اگر ایک بال خشک رہیگا تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہی نکلنا
منی کا کود کے شہوت کے ساتھ جاگنے مین ہوئے خواہ سوتے مین یعنی منی گرتے وقت شہوت ہوئے نہانا
لا اگر منی بلا شہوت گرے تو غسل فرض ہووے اور سوتے مین جو ہوتا ہی اوسکو احتلام کہتے ہین اور احتلام
مین عورت اور مرد دونونکے واسطے ایک حکم ہی یعنے غسل فرض ہوتا ہی احتلام سی عورتونکو ہووے خواہ
مردکو اور غائب ہونا حشفے کا عورتکی اندام نہانی مین اگرچہ انزال نہووے عورت مرد دونوپر غسل فرض
کرتا ہی اور دبر مین غائب ہونے سے بھی دونوپر غسل فرض ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا اور دیکھنا منی یا

مذی کا کپڑے مین سوا اوٹھنے کے غسل فرض کرتا ہے اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف ہونا غسل فرض
کرتا ہے اور حیض و نفاس کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالے اور چار غسل سنت ہین پہلے جمعے کا دوسرے
عیدین کا تیسرے عرفہ کے روز کا چوتھے احرام کے وقت حاجیونکو تیئن اور دو غسل واجب ہین پہلے
مردونکا غسل دینا زندونپر واجب ہی دوسرے غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور اب مسلمان
ہوا واجب ہے اور اگر ناپاک نہ ہو تو غسل واجب نہین اور تین غسل مستحب ہین جب کافر مسلمان ہووے
اور وہ ناپاک نہ ہووے تو اوسکو غسل کرنا مستحب ہے اور اوس لڑکے کا غسل کرنا کہ نشانی
بلوغ کے جس طرح احتلام وغیرہ ہے اوس سے حکم بالغ ہونیکا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر
ہونیکے سبب سے اوسکو بالغ کا حکم دیوین اور غسل شب برات کا مستحب ہے ❊

چوتھی فصل پانی کے بیان مین جس سے وضو درست ہوتا ہے

وضو درست ہے مینہہ کے پانی اور چشمے کے پانی اور برف سے جب اوس طرح پر ہووے کہ اوسکے دھونے سے پانی
چھوٹ جاوے یعنی ایسا پتلا ہووے کہ پانی کی طرح بہے اور ٹکی بندھی برف سے وضو درست نہین اور اگرچہ
ان پانیونکی تینون صفتون مین سے کوئی صفت بدل گئی ہووے بہت روز رہنے کے سبب سے یا کسی پاک چیز کے
ملنے سے جس طرح سے مٹی یا زعفران یا صابون ہے تو وضو درست ہے اور تین صفتین پانیکی یہ ہین رنگ اور بو
اور مزہ اگرچہ مٹی و یا زعفران یا صابون کے ملنے سے پانیکا رنگ بدل گیا یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو
درست ہوگا اور مٹی کہنے مین جو چیز کہ زمین کی جنس سے ہے سب داخل ہوگئین جس طرح سے بالو یا پتھر یا جسم
اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہووے اور اوسکے ملنے سے کوئی چیز پاک
کیجاوے اور بہتے پانی سے وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہووے اور نجاست کے پڑنے سے بہتا پانی
ناپاک نہین ہوتا جبتک ناپاکی کا کوئی اثر اوس پانی مین ظاہر نہووے اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا
مزہ بہتے پانی مین معلوم ہووے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہی اوس سے وضو کرنا درست نہین اور جو پانی
کہ سست بہتا ہووے مگر گھاس اور تنکے کو بہاوے تو وہ بھی داخل ہے بہتے پانی مین اور جب ایسے پانی
سے وضو کرے کہ جو سست بہتا ہی تو اس طرح پر بیٹھکر کہ غسالہ وضو کا پانی مین نہ گرے یا پانیکے اوٹھا نہین دیری

کرے یعنی غسالہ کو بہنے دیوے تب دوسرا پانی لیوے اور غسالہ کہتے ہین اون کے دھوونکو مسئلہ اور
جب چھوٹا حوض ہووے اس طرح کا کہ ایک طرف سے اوسمین پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اوس
حوض مین سب طرف سے وضو درست ہے مسئلہ اور درست ہے وضو اوس پانی سے کہ جسمین جانور پانیکا پیدا ہونیوالا
مرا ہووے جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اسکے سوا پانیکے رہنے والے جانور جو باہر پیدا ہوتے
ہین اور پانی مین آکے رہتے ہین نکل گئے جس طرح بطے یا مرغابی اسواسطے کہ انکے مرنے سے
پانی نجس نہوگا اور جسکے بدن مین بہتا لہو نہین ہے جس طرح مچھر یا مکھی وغیرہ تو اونکے مرنے سے بھی
پانی نجس نہین ہوتا اور وضو نہین درست ہے اوس پانی سے کہ درخت یا پھل سے نچوڑا جاوے اور نہ اوس
پانی سے کہ اوس پانیکی طبیعت کسی دوسری چیز کے ملنے سے جاتی رہے اور طبیعت پانیکی کیا ہے پتلا ہونا
اور بہنا خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی مین ملے اور پانی پر غالب ہووے اس طرح پر کہ گاڑھا
ہو جاوے اور بہ نسکے اور نہ سرکے سے اور اوس پانی سے کہ پکنے سے گاڑھا ہو جاوے جس طرح شوربا مگر
گرم پانی سے درست ہے جو اکیلا پانی گرم کرین کچھ چیز نہ ملاوین اور نہ بندھے پانی سے جسمین نجاست
پڑی ہووے مگر جب وہ دردہ ہووے یعنی ناپنے مین سو گز ٹھہرے اور گہرائی اوسکی اس قدر ہووے
کہ چلو سے زمین نہ کھلجاوے تو اس سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پڑی ہووے اوسکا حکم بہتے پانی کے
موافق ہے اور اگر اوس حالت مین نجاست کی طرف نظر پڑے تو دوسری طرف وضو کرے اوس طرف
وضو نکرے اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی پڑی ہے کہ معلوم نہین ہوتی جس طرح پیشاب تو سب
طرف سے وضو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حکم بہتے پانیکا ہے تھوڑی سی نجاست پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا مگر
جب اوسمین نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہوگا تب وہ بھی ناپاک ہو جاویگا اور یہی حکم بہتے پانیکا
لکھ چکے اور آب مستعمل سے وضو درست نہین اور آب مستعمل کہتے ہین وضو کرنیوالیکے بدن کے دھوون کو

پانچوین فصل کنوئین کے بیان مین

اگر کسی کنوئین مین کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھوٹا یا بڑا مر گیا اور پھول گیا خواہ
ریزہ ریزہ ہو گیا او سمین آدمی یا بکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتون مین تمام پانی کنوئین کا

نکالا جاویگا اگر نکال سکین گے اور جس کنوئین مین نکال نہ سکین گے اس سبب سے کہ اوسمین بڑا سوتا ہی
اس قدر کہ کہ پانی نکالا جاتا ہے اور پھر چلا آتا ہے تو اوس وقت مین اس قدر پانی نکالین کہ دو مرد جنکو
پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہدیوین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے اوسکا
اندازہ دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک کہا ہے تو اگر کوئی کنوان اس طرح کا ہووے اور کوئی آدمی اندازہ
نکر سکے تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کنوان پاک ہو جاوے اور اگر کبوتر یا مرغی یا
بلی مر جاوے یا اوسکے مانند کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول نکالنے کا حکم ہے اور اگر چوہا یا گوریا یا اوسکے
مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس سے تیس ڈول تک نکالنے کا حکم ہے یہ اوس وقت مین ہے کہ نہ تو پھولے ہون
نہ ریزہ ریزہ ہوئے اور اگر پھولے ہون یا ریزہ ریزہ تو اوسکا حکم دوسرا ہے جو لکھہ چکے اور اوس
جگہہ اوس ڈول سے مراد ہے کہ نہ چھوٹا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووے اور اوسکا اندازہ یہ ہے کہ ایک صاع
کی برابر ہووے مسئلہ مکھی اور بریں اور مچھر اور مینڈک اور مچھلی اور اوسکے مانند کے مرنے سے جسکے
بدن مین بہتا لہو نہین ہے کنوان ناپاک نہین ہوتا مسئلہ اور کنوان نجاست کے گرنیکے وقت سے
ناپاک ہوتا ہے اگر اوسکے گرنیکا وقت معلوم ہووے اور اگر اوسکے گرنیکا وقت معلوم نہووے تو اسکا
یہ مسئلہ ہے کہ مثلاً مرا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کنوئین سے نکلا تو اگر وہ پھولا نہین ہے تو جس شخص نے
اوس سے وضو یا غسل کیا ہووے تو وہ ایک رات دن کی نماز دوہراوے اور اگر پھولا ہے یا ریزہ ریزہ
ہوا تو تین رات دن کی نماز دوہراوے اور یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف
و امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اوسی وقت کی نماز دوہراوے
نماز دوہرانا کچھہ حاجت نہین ہے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ اوسی وقت چیل یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا
ہو خلاصہ یہ ہے کہ پہلا مسئلہ احتیاط کے واسطے ہے اور دوسرا حرج کے دفع ہونیکے واسطے

چھٹی فصل جھوٹے کے بیان مین

جھوٹا آدمی اور گھوڑے کا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے اور جھوٹا کتے اور خوک اور چارپائے
شکار کرنیوالے کا ناپاک اور جھوٹا بلی اور مرغی کا اور جھوٹا بہری اور شکاری چڑیونکا اور بعضی جانور

اگر گھر مین گھسے رہتی ہین مکروہ ہی اور جھوٹا گدھے اور خچر کا مشکوک ہی مشکوک کے یہ معنی ہین کہ نہ تو پاک کہہ سکین اور نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کے سوائے دوسرا پانی موجود نہووے تو اوسی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے خواہ وضو کے پہلے خواہ پیچھے اور اگر پانی مکروہ ہووے تو فقط وضو کرے

ساتوین فصل تیمم کے بیان مین

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نرکھے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کوس کے فرق پر پانی ہووے یا اوسکے پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر اوس پانی سے وضو کرے تو آپ یا جانور اوسکا پیاسا رہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہے یا کوئی اس طرح کا جانور بیٹھا ہی کہ پھاڑ کھاوے یا کنوان ہے مگر اوسکے پاس پانی نکالنے کا اسباب نہین یا کسیکے پاس پانی ہی اور وہ بے قیمت نہین دیتا اور اوسکے پاس قیمت موجود نہین یا ہے اوسکے پاس مگر قیمت پانی کی اس قدر زیادہ ہے کہ اوسمین اوسکا بڑا نقصان ہے یا اپنے گھر مین ہے اور پانی بھی موجود ہی مگر اوسکو بیماری ہے اور جانتا ہے کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری زیادہ ہووےگی یا جانے کا ایام ہی اور جانتا ہے کہ اگر وضو غسل کرینگے تو ضرر کریگا تو ان سب صورتون مین تیمم کریگا خواہ محدث ہووے خواہ جنب محدث اوسے کہتے ہین کہ جسکو وضو نہووے اور جنب وہ ہی کہ جسکو نہانے کی حاجت ہووے خلاصہ یہ ہے کہ تیمم مرد اور عورت دونون کیواسطے ہے وضو اور غسل کے بدلے مین اگر مرد ونکو حاجت غسل کی ہووے یا اونکا وضو نہووے یا عورتون کو حاجت غسل کی ہووے یا اونکا وضو نہووے یا حیض و نفاس سے صاف ہوئی ہین اور ان سبھو نکو پانی کی قدرت نہووے اون عذرون کے سبب سے جو لکھہ چکے تو اوس وقت مین تیمم کرین اور عیدین اور جنازے کی نماز کیواسطے اگرچہ پانی موجود ہووے لیکن دہشت ہووے اگر وضو کریگا وہ تو نماز نہ ملیگی تیمم درست ہے مگر بادشاہ کے تیئن اور ولی میت کے تیئن پانی کے ہوتے ہوئے تیمم درست نہین ہے اسواسطے کہ ان دونونکو نماز جانیکی دہشت نہین ہے لوگ انتظار رہینگے اور جمعہ کی نماز اور وقتی نماز کے فوت ہو جانیکی دہشت سے پانی کی قدرت رکھتے ہوئے تیمم درست نہین ہے اسواسطے کہ اوسکا بدلہ موجود ہے جمعہ کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت اوسکی یہ ہے

کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اسواسطے کہ نیت تیمم مین فرض ہے تب دونون ہاتھونکو زمین پاک پر مارے
ایک بار اور مسح کرے تمام منہ کو بال جمنے کی جگہہ سے ٹھڈی کے نیچے تک اور کان کی لہر سے دوسرے کان کی
لہر تک تب پھر دوسری بار دونون ہاتھونکو مارے اور مسح کرے دونون ہاتھونکو کہنیون تک اس طرح
کہ پہلے بائین ہاتھ سے دہنے ہاتھ کو مسح کرے تب دہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا
کہین کوئی عضو باقی رہے تو تیمم درست نہووے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح پر ہاتھونکو مسح کرے کہ پہلے بائین
ہاتھ کی واسطے بنصر اور خنصر اور تھوڑی سی ہتھیلی سے دہنے ہاتھ کی پیٹھ کو اونگلیونکے سر سے کہنیون تک مسح
کرے تب دہنے ہاتھ کی پیٹھ کو مسبحہ اور ابہام سے مسح کرے اونگلیون کے سر تک اور اسی طرح سے دہنے ہاتھ
سے بائین ہاتھ کو مسح کرے اور تیمم مین بھی تین فرض ہین نیت کرنا اور منہ کا مسح اور دونون ہاتھونکا مسح
اور فقط دو بار ہاتھ مارنیکا حکم ہے اور دو بار کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ اونگلیون کے اندر غبار نہ پہونچا
ہووے تو تیسری بار ہاتھ مارکے اونگلیونمین خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانیکی ہووے اور
وضو بھی نہووے تو دونونکے واسطے ایک تیمم کفایت ہے مگر نیت دونونکے واسطے کرے اور اگر ایک ہی کے واسطے
نیت کی تو دوسرے کا تیمم نہوا مثلاً غسل کے واسطے نیت کی تو وضو کا تیمم نہوا یا وضو کے واسطے نیت کی تو
غسل کا تیمم نہوا تو مناسب ہے کہ دونونکے واسطے نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت ہے اور تیمم کرنا زمین پاک پر درست ہے
اور جو کچھہ کہ زمین کی جنس سے ہے اوسپر بھی تیمم درست ہے جس طرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہرتال اور گچ اور چونا
اور بھی محیط مین ہے مسئلہ تیمم کرنا پتھر پر درست ہے اگرچہ اوسپر گرد بھی ہووے اور گرد پر بھی
اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہے اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے نہین ہے اوسپر تیمم درست
نہین جس طرح چاندی اور سونا مگر جب تک کہ یہ سب بھی گلائی نہووین اور مٹی مین ملی ہووین
تو تیمم درست ہے مسئلہ اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہین ہے اور اگر انپر بھی غبار ہووے
تو درست ہے مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گیہون ناپا اور اوسکے منہ اور ہاتھ پر گرد جمی
اوسنے تیمم کی طرح پر منہ اور ہاتھ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہے اور اگر کہے
تیمم درست نہین اور ایک مین یہ پہلے نجاست تھی اور اب اوسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھہ گئی

تو اوس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی اور اگر کپڑا پاک ہے یا دوسری چیز پر گرد
بھی ہووے تو اوس سے تیمم درست ہے مسئلہ اور اگر کوئی شخص قید میں ہووے اور پانی نپاوے وضو
کیواسطے مثلاً ایک قیدی ہووے کہ اوسکو کافر وضو کرنے سے منع کرے یا ایک شخص ہے کہ اوسکو کوئی
کہتا ہے کہ اگر وضو کریگا تو تجکو قتل کرونگا تو اس صورت میں تیمم کرے اور نماز ادا کرے لیکن جب وہ منع
کرنیوالا چلا جاوے یا عذر دفع ہوجاوے تب نماز کو دوہراوے اور اگر قید ہووے کسی مکان میں اور وہان نہ تو پانی
ہے نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہووے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کھودے اور تیمم کرکے نماز ادا کرے اور اگر کھود نے بھی
نہ سکے تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تب نہ پڑھے بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظاری کرے اور
ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نمازیونکی مشابہت پر اشارے سے نماز پڑھے اور جب عذر دفع
ہووے تب نماز دوہراوے اور مسئلہ محیط میں ہے مسئلہ اگر کوئی آدمی اس طرح کے مکان پر جاوے کہ وہان نہ تو
پانی ہے اور نہ خاک تمام کیچڑ ہے مثلاً پانی برسا تو اس قدر کیچ ہوا کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی ہے کہ تیمم کرے
تو کپڑے یا بدن میں کیچڑ لگا دیوے جب سوکھ جاوے تب اوس سے تیمم کرے اور اگر کسیکو امید ہے کہ پانی ملیگا
تو مستحب ہے کہ نماز کی تاخیر کرے آخر وقت تک اور اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑھ لی پھر پانی پایا
اور وقت باقی ہے تو نماز نہ دوہراوے اور جسکو شبہہ ہووے کہ پانی نزدیک ہے تو اوسکو ایک تیر کے
پہنچنے تک پانی ڈھونڈھنا واجب ہے اور پہنچے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اور ابویوسف
رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسے مکان پر ہووے کہ اگر وہان جاوے اور وضو کرے
تو قافلہ چلا جاوے اور اوسکی آنکھ سے غائب ہوجاوے تو اوس وقت میں تیمم درست ہے وہان
نجاوے غرض یہ ہے کہ عاجزی کے وقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کے وقت میں
اور وقت ہونیکے پہلے درست ہے مسئلہ اور جس وقت بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے یا
بہت سا بدن محدث کا زخمی ہووے اور تھوڑا سا اچھا تو اوس حالت میں تیمم کرے اور اوس اچھے
بدن کو نہ دھووے اور اگر سب بدن اچھا ہووے اور تھوڑا زخمی تو تمام اچھے بدن کو دھووے
اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہووے خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پٹی پر مسح کرنیکا آگے لکھینگے

انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی ہے ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل جو چاہے
سو ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے
مثلاً بیمار تھا اور اب آرام ہوا یا جنگل میں تھا اب پانی ملا اوسکے کام کے موافق یعنے محدث ہو
تو وضو کے لائق اور جنب ہو تو غسل کے لائق واللہ اعلم بالصواب

آٹھوین فصل موزون پر مسح کرنیکے بیان مین

مسئلہ جو شخص کہ موزہ پہنے ہوئے اوسپر پانوں کا دھونا فرض نہین ہے پانون دھونیکی جگہ پر
موزون پر مسح فرض ہے اوس شخص کیواسطے مسئلہ اور مسح موزیکا محدث کیواسطے ہے جنبکیواسطے
نہین ہے جو کوئی کہ وضو کرتا ہے اس سبب سے کہ اوسکا وضو ٹوٹا ہے اوسکے واسطے مسح موزیکا درست ہے
اور جسکے تئین حاجت نہانیکی ہے اوسکے واسطے مسح موزیکا درست نہین اور مسح موزیکا ہاتھکی تین انگلیوں کے
برابر فرض ہے اور اوسمین کوئی دوسری چیز فرض نہین اور سنت اوسمین یہ ہے کہ پانونکی انگلیونکے سر سے مسح
شروع کرے اور پنڈلی تک کھینچ لیجاوے اور مسح کے وقت ہاتھکی انگلیونکو کھلی رکھے سمٹی نرکھے اور مستحب
اوسمین یہ ہے کہ انگلیونکا خط موزوں پر ظاہر ہووے صورت اوسکی یہ ہے کہ سر کا مسح کرکے دوسرے پانی سے
ہاتھکو تر کرکے دہنے ہاتھکی انگلیونکو دہنے پانونکے موزے پر رکھے اور بائین ہاتھکی انگلیون کو
بائین پانونکے موزے پر رکھے اور دونون ہاتھونکو کھینچ پانونکی انگلیون سے پنڈلی تک کھینچے اور انگلیونکو
کھلی رکھے اور مسح ایکبار کفایت ہے دو تین بار سنت نہین اور موزیکی اوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف
نکرے اور موزہ اس طرح کا ہووے کہ ٹخنونکو چھپاوے اور اگر موزیکا منہ کشادہ ہووے اس طرح پر کہ اوپر سے
پانون نظر پڑے تو کچھ مضائقہ نہین لیکن جب پانونکی تین انگلی چھپنیکے موافق ٹخنا کھلا ہووے تو اوس
موزے پر مسح درست نہین ہے اور جرموق پر بھی مسح درست ہے اگرچہ پہنا ہووے اور جرموق اوسکو کہتے ہین جو
موزیکے اوپر پہنا جاتا ہے اسواسطے کہ موزہ نجاست اور کیچڑ کے لگنے سے بچا رہے اور پاتابہ پر بھی جو سخت بنا
ہووے کہ بغیر باندھے پنڈلی پر کھڑا رہے اور گر نہ پڑے مسح درست ہے اور مسح موزیکا تب درست ہوگا کہ
جب پہننے کے وقت پورے وضو پر پہنا ہوگا گو کہ پہننے کے وقت پورا وضو نہو مثلاً ایک شخص نے پہلے پانون

دھویا اور موزہ پہنا تب باقی بدن کو دھویا تو وضو پورا نہوا اور مسح درست ہوگا کیونکہ حدث کے
وقت مین پورا وضو پایا گیا پھر پہنکے وقت مین پورا وضو ہونا شرط نہین ہے کہ پورا وضو کرکے تب
موزے پہنے اور مسح کی مدت مقیم کیواسطے ایک رات دن ہے اور مسافر کیواسطے تین رات دن جیسا کہ پیغمبر
صلعم نے فرمایا ہی یَمْسَحُ الْمُقِیْمُ یَوْمًا وَّلَیْلَةً وَّالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَهَا اسکے معنی ہین کہ
مسح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اور مسافر تین رات دن اور مدت مسح کی حدث آنیکے وقت سے شمار کیجاویگی
مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا اور موزہ پہنا اور اوسکا وضو ظہر کے وقت تک رہا اور اوس
وضو سے ظہر پڑھی اور بعد ظہر کے اوسکا وضو ٹوٹا تو دوسرے روز کے ظہر تک اوسکی مدت ہے اور جب مدت مسح
کی تمام ہوئی اور اوسکا وضو ہے تب پانون دھونا فرض ہووے فقط پانونکو دھو ڈالے تمام وضو کرنا
ضرور نہین اور مسح موزے پر بصورت عذر دونون کیواسطے ہے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے مسح کو بھی توڑتی ہے
اور موزیکا اوتارنا خواہ دونون اوتارے خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا مسح کو توڑتا ہے اور دونو
پانون بھی دھونا فرض کرتا ہے یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہین اوتارا ہے خواہ مدت تمام نہین ہوئی ہے
تو اوس صورت مین وضو کرے اور مسح کرے موزونپر اور اگر موزہ اوتارا یا مدت تمام ہوئی تو اس صورت مین
اگرچہ وضو ہوگا مگر دونون پانون کا دھونا فرض ہوگا فقط پانون دھو دیگا تمام وضو نہ دوہرادیگا اور اسی طرح
اگر پانی گیا دونون موزے خواہ ایک ہی کے اندر اس قدر کہ تمام پانون دھو گیا خواہ بڑا حصہ پانوکا تر ہوا
تو وہی حکم ہی یعنی دونون پانون دھووے اور مناسب ہے اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ اوتارا خواہ
ایک ہی موزہ مین پانی گیا اور سب پانون خواہ بڑا حصہ پانونکا دھو لیا تو ان صورتون مین دونون
پانون دھوویگا اور اگر موزے مین پانی گیا اور اوسکا پانون تر ہوا تین اونگلیون برابر یا کم اوس سے
تو اس صورت مین مسح باطل نہوگا اور یہی محیط مین لکھا ہے اور بڑا حصہ ایڑیکا پنڈلی کی طرف باہر نکلنا
بھی حکم موزہ اوتارنیکا رکھتا ہے اور جو موزہ کہ پانون کی چھوٹی تین اونگلیون کے موافق پھٹا ہووے
تو اوسپر مسح درست نہین ہے اور اگر کم پھٹا ہووے تو درست ہے اور اگر اسی طرح سے پھٹا ہووے کہ اوسمین
چھوٹی تین اونگلی پانونکے ڈالنے سے جاوے مگر اوس سے اس قدر پانون بغیر کھولے کھلا نرہے تو اوسپر مسح جائز ہے

اور اگر اس طرح پر پھٹا ہو کہ ہر وقت بند رہے مگر چلتے وقت کھلے اوس قدر یعنے تین اونگلی کے برابر تو اوسپر مسح جائز نہیں ہے اور اگر ایک موزہ مین بہت جگہ پھٹا ہووے مگر جمع کرنے سے تین اونگلی کے موافق ٹھہرے تو اوسپر مسح درست نہین اور اگر دونون موزے پھٹے ہووین اور دونو کا جمع کرکے اس قدر ٹھہرے تو مسح درست ہے ایک موزیکا پھٹنا اس قدر مسح کو منع کرتا ہی اور عمامہ پر اور ٹوپی اور برقع اور دستانہ پر مسح درست نہین ہے

نوین فصل ٹکھٹی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان مین

مسئلہ مسح کرنا ٹکھٹی پر جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہی درست ہے اور اگر ٹکھٹی چنگے ہونیکے پہلے گر پڑے تو مسح باطل ہووے اور اگر زخم چنگے ہونیکے بعد ٹکھٹی گرے تو اوس مقام کا دھونا فرض ہووے پھر اگر اوسکا وضو ہووے تو فقط اوسی مقام کو دھو ڈالے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہین اور اگر مسح کرنا ٹکھٹی پر بھی ضرر کرے تو اوسکا ترک کرنا جائز ہی اور اگر ضرر نکرے تو مسح ترک کرنا جائز نہین ہے اور اسمین کچھہ شرط نہین ہے کہ ٹکھٹی طہارت کے وقت باندھی ہووے اگرچہ بے طہارت باندھی ہو تو مسح درست ہے خواہ محدث ہووے خواہ جنب مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہے جنابت کا اور اوسکے ہاتھہ مین ٹکھٹی بندھی ہی اور مسح کرتا ہی پانی ٹکھٹی پر تو جائز ہی مسح کرنا اور یہی محیط مین ہے **مسئلہ** اور مسح ٹکھٹی پر اوس وقت درست ہے کہ اوس عضو پر مسح نکر سکے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اوس عضو کے دھونے سے ضرر ہووے تو مسح کرے عضو پر اور اگر عضو پر بھی نکر سکے اس سبب سے کہ اوسکو پانی ضرر کرے یا ٹکھٹی بندھی ہووے اور اوسکا کھولنا ضرر کرے تو ٹکھٹی پر مسح کرے اور جس وقت کہ عضو پر مسح کر سکے تو اوس وقت ٹکھٹی پر مسح درست نہین **مسئلہ** اور جب کسیکا بدن پھٹا ہووے اور اوسکے دھونے سے عاجز ہوئے تو اوسپر پانی ڈھاوے اور اگر پانی بھی ڈھا نہ سکے تو مسح کرے اور اگر مسح بھی نکر سکے تو اوسکے گرد بگرد کو دھووے اور اوسکو چھوڑ دیوے اور کسیکا ہاتھہ پھٹا ہووے اور وہ وضو سے عاجز ہووے تو کسی سے مدد چاہے کہ وہ وضو کرا دیوے اور اگر مدد نچاہے اور تیمم کرے تو جائز ہے اور جب کسی نے پانون کی بوائی پر دوائی لگائی تو وہ اوسی دوائی پر پانی ڈھاوے اور جب پانی ڈھا چکا دوا پر تب وہ اگر پڑی تو اگر چنگے ہونے سے دوا گری ہے تو اوس مقام کو دھووے اور اگر بغیر چنگے ہوئے دوا گری ہے تو نہ دھووے اور جب کسی شخص نے

فصد لی اور اوسپر گدی رکھی اور پٹی باندھی تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے کی مدد کے آپ ہی پٹی کھولنے
اور باندھنے سکتا ہی تو پٹی کھولے اور گدی پر مسح کرے پٹی پر جائز نہوگا اور اگر بغیر دوسرے کی مدد کے
کھولنے باندھنے نہیں سکتا ہی تو اوسی پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا
بدن ہے اوسکا دھونا زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جائز ہی اور اگر ضرر نکرے تو پٹی کو کھولے اور اچھے
بدن کو دھووے اور گدی پر مسح کرے اور اگر پٹی کا کھولنا ضرر نکرے مگر اوسکا اوٹھا لینا زخم کی جگہہ
سے زخم کو ضرر کرے تو پٹی کو کھولے اور اوس جگہہ سے نہ اوٹھاوے اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہے
اوسکو زخم کی جگہہ تک دھووے تب پٹی کو باندھے اور زخم کی جگہہ پر مسح کرے اور اگر اوسکا کھولنا
باندھنا مشکل ہووے جیسا کہ ہم لکھ چکے تو پٹی پر مسح کرے اور اس صورت مین جو بدن کا اچھا ہے
کھولنے کی طرف پٹی کی گرہ کے نیچے اوسکا دھونا بھی ضرور نہیں ہے اوسپر بھی مسح کفایت کرتا ہے
اسواسطے کہ اگر اوس طرف دھوویگا تو پٹی تر ہوگی اور اوسکی تری فصد کی جگہہ پر پہونچے گی
اور گھٹی اور پٹی کے مسح مین یہ شرط ہے کہ تمام گھٹی اور پٹی پر مسح کرے اور جب پٹی یا گھٹی پر مسح کیا
پھر اوسکو کھولا اور اوٹھا لیا اوس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہے کہ مسح بھی پھیر کرے اور اگر
نکیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے اور اگر پٹی یا گھٹی زخم سے گر پڑی اور دوسری پٹی یا گھٹی اوسنے بدلی
تو بہتر یہی ہے کہ مسح بھی پھیر کرے اور اگر نکیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے اور تین بار اوسپر مسح کرنا کچھہ
شرط بھی نہیں ہے بلکہ ایک ہی بار کفایت کرتا ہے اور اوسکے واسطے کچھہ مدت نہیں مقرر ہے

دسوین فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان مین

مسئلہ حیض وہ خون ہے کہ عورت بالغ کی رحم سے بغیر درد کے نکلے اور وہ عورت سن یاس کو نہ پہونچی ہووے
اوسکا بیان صاف صاف کرتے ہین انشاء اللہ تعالےٰ عورت بالغ کے یہ معنی ہین کہ وہ عورت نو برس کی ہووے
اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض نہیں مثلاً چھہ برس کی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھے تو وہ
حیض نہیں ہے بلکہ بیماری ہے اور جب نو برس کی لڑکی نے خون دیکھا تب وہ حیض ہے اور وہ بالغ ہوئی مسئلہ

اور جو خون کہ رحم سے نہووے تو وہ حیض بھی نہین ہی اور اسی طرح جو خون کہ رحم سے مرض کے سبب سے آوے مثلاً درد ہووے تو وہ کبھی حیض نہین ہے اور حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہ ہی کہ عورت ساٹھ برس کی ہووے پھر اگر سن ایاس کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہین ہے مگر جب سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکھے گی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا مٹی کے رنگ خون دیکھے گی تو وہ استحاضہ ہی اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اوسکی راتین ہین اسکے یہ معنی ہین کہ تین روز کے گذر جاتے اور تین راتین آگئی ہووے اور یہ معنی نہین ہین کہ تین ہی راتین اور تین ہی روز ہووین مثلاً ایک عورت نے شنبے کی فجر کو خون دیکھا اور دوشنبے کے روز آفتاب ڈوبتے وقت خون موقوف ہوا اور اوسمین تین روز اور دو ہی رات ٹھہری تو یہ حیض ہے اور بہت زیادہ مدت اوسکی دس دن ہین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اَقَلُّ الحَیضِ لِلجَارِیَۃِ البِکرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیھَا وَاَکثَرُہٗ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ اسکے معنی یہ ہین کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کیواسطے خواہ مرد نہ دیکھی ہووے خواہ مرد دیکھی ہووے تین روز اور اوسکی راتین اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز مسئلہ حیض سے پاک ہونیکو طہر کہتے ہین اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کی حد نہین ہے اور طہر کہتے ہین اوس پاکی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ مین دیکھے مثلاً ایک عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسوین کو وہ صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہ جو بیس روز دو حیض کے درمیان مین گذرے ہین اسکو طہر کہتے ہین مسئلہ حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سوائے سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہے اور حیض کے خون کے چھ رنگ ہین سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز اور تیرہ رنگ اور مٹی کے رنگ تیرہ اوسکو کہتے ہین کہ سفیدی مائل ہووے اور مٹی کے رنگ اوسکو کہتے ہین کہ سیاہی مائل ہووے مسئلہ حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ مین جو پاکی دیکھے تو وہ بھی حیض مین داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اوسکو چھ روز حیض رہتا ہے اور اوسنے دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ دو روز بیچ مین پاک رہی ہے وہ دو روز بھی حیض مین داخل ہین اور اوسکو طہر متخلل کہتے ہین اور حیض کا

یہ حکم ہے کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے مگر جب پاک ہووے تب جتنے روز کہ روزہ
نہین رکھا ہو اوتنے ہی روز قضا کا روزہ رکھے اور جو نماز اوس حالت مین قضا ہوئی ہو اوسکی
قضا نہ پڑھی اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ جب مہتر آدم صلوات اللہ علیہ اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
جہان مین آئی تب حوا نماز مین تھین کہ حیض دیکھا اور حوا نے بہشت مین حیض نہ دیکھا تھا اور جب
حوا کو نماز مین حیض آیا تب حوا نے مہتر آدم صلوات اللہ علیہ سے پوچھا کہ نماز ادا کرون یا نہین مہتر
آدم نے مہتر جبرئیل سے پوچھا مہتر جبرئیل نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز نہ ادا کرے بعد چند روز کے
پھر حیض آیا تب حوا نے مہتر آدم سے پوچھا کہ روزہ رکھون یا نہین مہتر آدم نے کہا روزہ مت رکھو پھر
جب حوا حیض سے پاک ہوئین تب مہتر جبرئیل نے اللہ کا حکم پہونچایا کہ حوا سے کہو کہ روزہ قضا کا رکھے
تب مہتر آدم نے مناجات کی کہ بار خدایا نماز مین تو قضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو ہم نے فرمایا تھا
کہ مت پڑھ پھر اوسکی قضا بھی نہ پڑھی اور روزے کو تو نے کہا کہ مت رکھ پھر اوسکی قضا رکھے اور
حیض والی عورت مسجد مین نجاوے اور طواف کعبے کا نکرے اور اوس عورت کے بدن سے جو ازار کے
نیچے ہے ناف سے لیکے زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہے اور بوسہ لینا اور جو بدن کہ ازار کے
اوپر ہے اوسکا چھونا حلال **مسئلہ** شوہر کے تئین اپنی عورت سے اور مولے کے تئین اپنی لونڈی سے
حیض کی حالت مین جماع کرنا حرام ہے اور جو شخص کہ حلال جانے تو وہ کافر ہووے **مسئلہ** اگر کسی
شخص کے تئین غلطی سے یا نادانی مین بسبب جس کے حیض کی حالت مین اپنی عورت سے اتفاق
جماع کا پڑا تو واجب ہے اوسپر کہ رات دن استغفار کرے اور مستحب ہے کہ ایک دینار یا آدھا دینار
صدقہ دیوے اوسکا کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑھے جنب اور نفسا کی طرح خلاف
محدث کے کہ وہ قرآن بغیر چھوئے پڑھے اور عورت حائض و نفسا قرآن بھی نہ چھوئے محدث
اور جنب کی طرح مگر جزدان مین ہووے تو ہے چارون چھوئین یعنے محدث اور جنب اور
حائض اور نفسا محدث اور جنب کے معنی تو لکھ چکے ہین اور حائض اوس عورت کو کہتے
ہین جو حیض مین ہووے اور نفسا اوسکو کہتے ہین جو نفاس مین ہووے اور نفاس کا بیان آگے

لکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ اور مکروہ ہے قرآن شریف کا چھونا اوسکے تھیلی آستین سے اور
نفاس وہ خون ہے کہ لڑکا پیدا ہونیکے بعد آوے اور اوسکی کم مدت کی حد نہین ہے اور اوسکی
بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز ہین اور اگر جوڑوا لڑکے پیدا ہووین ایک پہلے اور ایک
پیچھے تو پہلے لڑکے پیدا ہونیکے بعد سے نفاس ہے اور اگر حمل گر پڑے اور بعضا عضو اوسکا بنا
ہووے تو وہ بھی لڑکا ہے اور وہ عورت بھی نفاس والی ہے اور حیض نفاس کا ایک ہی حکم ہے جیسا کہ
لکھ چکے ہین حیض کے واسطے ویسا ہی نفاس کے واسطے بھی ہے اور جس عورت کا خون موقوف ہوا
حیض اور نفاس کی بڑی مدت کے بعد یعنی دس روز کے بعد حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد
نفاس موقوف ہوا تو اوس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہے اور جو عورت دس روز سے کم مین
حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم مین نفاس سے صاف ہوئی تو اوس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہین ہے
مگر جب اوس قدر وقت گذر جاوے کہ اوسمین غسل کر سکے اور تحریمہ نماز کا باندھ سکے تو اتنی دیر کے بعد اوس سے جماع
درست ہے اگرچہ غسل نکیا ہووے مگر نماز بے غسل درست نہین ہے اور جب کسی عورت کا خون موقوف
ہووے دس روز سے کم مین یعنے تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو روز مین اور اوسکی
عادت سے کم ہووے مثلاً اوسکی عادت تھی ظہر کے وقت اور یہ خون موقوف ہوا دوپہر کے وقت
تو اس صورت مین واجب ہے کہ غسل مین دیری کرے نماز کے آخر وقت تک اسواسطے کہ شاید
پھر خون نہ آجاوے کیونکہ اوسکی عادت کے پہلے موقوف ہوا اور اتنی دیری نکرے کہ وقت مکروہ
ہوجاوے بلکہ وقت مستحب تک دیری کرے اور اگر خوف نماز جانے کا ہووے تو غسل کرکے نماز
پڑھ لے ایسا نکرے کہ نماز فوت ہوجاوے مسئلہ اگر ایک عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ
مین پاک ہوئی تو اوسکو چاہیے ہے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نہ رہے کہ چالیس روز
گذرین اور جو بعضی عورتین چالیس روز سے کم مین پاک ہوتی ہین اور نماز نہین پڑھتی
ہین جب تک کہ چالیس روز نہین گذرتے ہین یہ اونکی نہایت غلطی ہے ایسا ہرگز نکیا
چاہیے مسئلہ اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنی تین روز سے کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی مدت

یعنی دس روز سے زیادہ ہوئے یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہوئے یا حاملہ عورت خون دیکھے تو یہ سب استحاضہ ہے یا جو عادت کہ اوسنے حیض و نفاس کی پہچان رکھی ہے اوس سے زیادہ ہووے تو وہ بھی استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور اوسنے بارہ روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہین استحاضہ ہے اور وہ سات روز حیض اور ایک عورت ہے کہ اوسکی عادت نفاس کی تیس روز تھی اور اوسنے پچاس روز خون دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کے بعد ہین استحاضہ ہے اور وہ تیس روز نفاس ہے اور یہ حکم معتادہ کیواسطے ہے معتادہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے تئین حیض اور نفاس ہوا ہووے اور جو عورت ایسی ہے کہ اوسکو کبھی حیض اور نفاس نہین ہوا تھا اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ ہین یعنی اوسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہین اور جو خون کہ دس روز سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے اور نفاس اوسکے واسطے چالیس روز ہے اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ ہین وہ استحاضہ ہے اور استحاضہ کا یہ حکم ہے کہ جس عورت کو استحاضہ ہووے وہ نماز پڑھے اور وہ روزہ رکھے اور اوسکا شوہر جماع کرے **مسئلہ** عورت استحاضہ والی اور جس شخص کے زخم ہووے اس طرح کا کہ اوسمین سے خون یا پیپ بہی جاوے یا کسی شخص کے پیشاب بہا جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے یا اوسکے شکم سے بی اختیار ہوا چلی جاوے اور اوسکو قدرت ضبط کی نہووے یا اس طرح کا دوسرا آزار ہووے تو ان سبکا یہ حکم ہے کہ یے سب ہر نماز کے وقت مین وضو کرین اور اسی وضو سے فرض نفل جو چاہین سو ادا کرین جبتک کہ وقت نماز کا باقی ہے ان سبھونکا وضو بھی باقی ہے اور جب وقت گذر جاوے ان سبھون کا وضو بھی ٹوٹ جاوے دوسری جو نماز آنے والی ہے اوسکے واسطے دوسرا وضو کرین اور اون سبھونکا وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہے اور وقت کے آنے سے نہین یعنی اگر ظہر کے وقت آنے کے پہلے معذور نے وضو کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تو اوسکا وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کے وقت مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اوسکا وضو بھی جاتا رہا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہین اور یہ کوئی خیال کرے کہ اوسکا

وضو وقت جانیکے پہلے ٹوٹتا ہی نہین اسکے یہ معنی ہین کہ معذور کا وضو اوس عذر کے سبب سے جو رکھتا ہی
نہین ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہے اور دوسری چیز سے تو ٹوٹتا ہے مثلاً ایک شخص کے زخم
سے خون جاری ہے اور اوسنے وضو کیا تو جب تک کہ وقت باقی ہی اوس خون بہنے سے وضو
نہ ٹوٹیگا اور اگر دوسری چیز وضو کی توڑنیوالی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اوسکا وضو ٹوٹیگا
اگرچہ وقت باقی رہیگا اور عذر کے ثابت ہونیکی حد یہ ہے کہ وہ عذر یعنی استحاضہ خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت
نماز کا تمام لیوے اس قدر کہ تمام وقت مین وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نپاوے اور عذر کے
باقی رہنے کی یہ شرط ہے کہ ہر وقت پایا جاوے اور جب ایک وقت نماز کا اوس حدث سے خالی
گذرے تو وہ شخص عذر سے باہر آوے وہ معذورین مین نہ داخل ہووے اور اگر ایک شخص کے تئین
ایک نماز کے بیچ وقت مین کوئی حدث جس طرح سے ہوا یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی آوے
اور وہ حدث جاری ہو جاوے تو وہ شخص توقف کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدث موقوف
ہوتا ہے یا نہین اور اگر وہ حدث موقوف نہووے اور نماز کا وقت آخر ہونے لگے تب اوسی
حدث کی حالت مین وضو کرکے نماز ادا کرے پھر اگر وہ حدث دوسری نماز کے وقت کو بھی گھیر لیوے
تو وہ شخص معذورین مین داخل ہووے اور وہ نماز جو اوسنے پڑھی تھی وہ درست ہوئی اور اگر
دوسری نماز کے وقت کو نہ لیا اور حدث موقوف ہوا تو اوس شخص کا عذر ثابت نہوا اوس
نماز کو دوہراوے اسواسطے کہ وہ حدث آدھے ہی وقت تک رہا اور عذر ثابت ہونیکی یہ شرط
لکھ چکے ہین کہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اور یہان اوس شخص کو بیچ وقت مین حدث
ہوا تھا اور دوسرے وقت کو نہ لیا تو اوس صورت مین آدھا ہی وقت ٹھہرا اس سبب سے
وہ شخص معذور نہوا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسیکے ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سے خون جاری ہے
یا عورت کو استحاضہ ہووے یا کسیکی ناک مین سے خون جاری رہے یا کسیکے پیشاب کے مقام سے خون یا
پیپ جاری رہے یا دوسرے کوئی حدث مین گرفتار ہووے تو وہ شخص نماز اوسی حالت مین پڑھے مگر پانچون وقت
تازہ تازہ وضو کیا کرے فائدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی عورت حیض والی ہر نماز کے

وقت مین ستر دفعہ استغفر اللہ کہے تو اللہ تعالے ہزار رکعت کا ثواب دیوے اور ستر گناہ اوسکے
بخشے اور ستر درجے بہشت مین دیوے اور استغفار کی لفظ کے ہر حرف کے بدلے مین ایک نور دیوے
اور جتنے بال کہ اوسکے بدن مین ہین ہر بال کے شمار کے موافق ثواب حج اور عمرہ کا لکھے اور
جب حیض سے پاک ہووے اور غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد
تین بار قل ہو اللہ پڑھے تو اللہ تعالے اوسکے تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ گذرے ہوے بخشے
اور دوسرے حیض تک اوسپر گناہ نہ لکھے اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوے اور بہشت مین
اوس عورت کے واسطے محل درست کرین اور اوسکے سر مین جتنے بال ہین ہر بال پیچھے اوس
عورت کے تئین ایک نور دیوین اور اگر دوسرے حیض کے پہلے مرے تو شہید مری ہووے **فائدہ**
مستحب ہے حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کے وقت مین وضو کرے اور سبحان اللہ کہا کرے اس قدر کہ
کہ اوس قدر دیر مین اگر نماز پڑھتی تو پڑھ سکتی اس مین فائدہ یہ ہے کہ اوس عورت سے نماز کی عادت نجاتی رہے

گیارہوین فصل نجاست کے پاک کرنیکے بیان مین

جو نجاست کہ نظر آتی ہے یعنے خشک ہونے کے بعد نشان معلوم ہوتا ہے جس طرح خون وغیرہ ہے
تو اوس نجاست سے نمازی کا بدن اور جا نماز اور کپڑا پاک ہوتا ہے پانی کے دھونے سے اور
اوس چیز کے دھونے سے جو بہنے والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے
جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ جاوے جس طرح پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے
سے جو کچھ لگا ہووے جس طرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہے اور پاک ہوتا ہے دھونے سے جب کہ
اوس نجاست کا نشان مٹ جاوے جب اس طرح کی نجاست ہووے کہ اوسکا داغ چھوٹنا پانی
سے بغیر صابون کے مشکل ہووے جس طرح سے مہندی کا رنگ یا تیل ناپاکی ملا ہووے یا دوسری
چیز اس طرح کی لگی ہووے تو اس صورت مین فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہے اگرچہ داغ نہ چھوٹے
کیونکہ دھونے مین اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہگیا تو کیا مضائقہ اور وہ جو بہنی اوپر بیان کیا کہ
جو چیز بہنے والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ

جاوے تو اس طرح بیان کرینمین شراب اور پیشاب وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب اور پیشاب بہنے والا تو ہے مگر پاک نہین اور دودہ اور تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہ سب بہنے والے بھی ہین اور پاک بھی ہین اور پاک اونکے دھونے سے جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹیگا مسئلہ اور جو نجاست کہ تندار نہووے یعنے خشک ہونیکے بعد اوسکا نشان معلوم نہووے جس طرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اس طرح کی نجاست اگر بدن مین لگی ہووے تو تین بار دھونا کفایت ہے اور اگر کپڑے مین لگی ہووے تو تین بار دھوئے اور ہر بار نچوڑے اور یہ شرط ہے کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے اپنی قوت کے موافق اور جو چیز کہ نچوڑنے کے قابل نہووے جس طرح چٹائی اور جاجم وغیرہ تو اوسکے تین دھووے اور دھوکے چھوڑدے اس قدر کہ سب پانی ٹپک جاوے اور جب ٹپکنا موقوف ہوجاوے تب پھر دھووے اور چھوڑدیوے یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہوجاوے اسی طرح تین بار کرے مسئلہ اور موزہ اور جوتہ زمین پر ملنے سے پاک ہوتا ہے اگر اوسمین تندار ناپاکی لگی ہووے مثلاً غلیظ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اس قدر ملے کہ ناپاکی سب چھوٹ جاوے اور اگر تندار ناپاکی نہووے جس طرح پیشاب وغیرہ تو فقط دھونے سے پاک ہوتا ہے مسئلہ اگر کپڑے یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگجاوے تو دھونے سے پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ تر اور خشک ملنے سے بھی پاک ہوتی ہے اور جسمین ناپاکی نہ اثر کرے جس طرح شمشیر اور چھری اور آینہ اور تانبے کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکے ہوے زمین پر ملنے سے پاک ہووے یا دھونے سے اور زمین اور اینٹ کا فرش سوکھ جانے سے اور نجاست کا اثر مٹ جانے سے پاک ہووے اور اوسپر نماز پڑھنا درست ہے مگر تیمم درست نہین اور درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑی ہین تب تک اگر نجس ہوجاوین تو سوکھنے سے پاک ہوتین اور جب کاٹی جاوین تب اگر نجس ہوجاوین تو بغیر دھوئے پاک نہووین

بارھوین فصل نجاست کی قسم اور اوسکے حکم کے بیان مین

اور نجاست دو قسم ہے غلیظہ اور خفیفہ مسئلہ غلیظہ کہتے ہین بہت ناپاک کو جس طرح شراب اور آدمی کا پیشاب اور غلیظ اور منی اور قے اور خون اور پیپ اور سب لید اور سب گوبر یہ سب نجاست غلیظہ ہے اور صاحب محیط

اور صاحب شرح وقایہ کا بھی یہی قول ہے اور فتاوی مختصر شافی مین بھی یہی ہے مسئلہ اور جس جانور کا گوشت
حرام ہے اوسکا پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہے جس طرح گدھا اور بلی اور چوہا وغیرہ اور مرغی کا بیخال
اور بط کا بھی غلیظ ہے اگرچہ انکا گوشت حلال ہے مسئلہ اور حنیفہ کہتے ہین کم ناپاک کو گھوڑے کا
پیشاب اور جسکا گوشت حلال ہے اوس جانور کا پیشاب جس طرح گاے اور بکری اور اونٹ وغیرہ
اور بیخال اون چڑیونکا بھی جنکا گوشت حرام ہے جس طرح باز وغیرہ خفیفہ ہے مسئلہ اور بیخال اون
چڑیونکی جنکا گوشت حلال ہے تو وہ مگر جس بیخال مین بد بو آتی ہو ناپاک ہے جس طرح بیخال مرغی اور
بط کی جیسا کہ ہم لکھ چکے مسئلہ اور کبوتر اور بٹیر اور مور اور گورئیّہ وغیرہ کا بیخال پاک ہے
مسئلہ اور نجاست غلیظہ سے درم شرعی کے موافق معاف ہے اور اگر درم شرعی سے زیادہ
ہووے تو نہین یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی کے برابر لگی ہووے اور نماز پڑھ لیوے تو معاف ہے
اور زیادہ مین نہین معاف اور درم شرعی کا اندازہ ہتھیلی کے غار برابر ہے یعنے ہتھیلی جب کشادہ
کرے اور پانی لیوے تب جہانتک پانی ٹھہرا رہے وہی غار ہتھیلی کا ہے مسئلہ اور نجاست خفیفہ کپڑے
کے چوتھے حصے سے کم تلک معاف ہے اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک ہووے تب نہین یعنے
جب تک کپڑا ناپاک ہے چوتھے حصے سے کم تب تک نماز اوس کپڑے سے درست ہے اور جب
چوتھا حصہ پورا ناپاک ہوا تب نماز درست نہین مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہین ہے مسئلہ
اور گدھے اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہین کرتا ہے اسواسطے کہ وہ مشکوک ہے اور
پاک چیز کی پاکی شک سے نہین جاتی مسئلہ اور پیشاب کرتے وقت جو سوئی کی نوک برابر
چھینٹ پڑے تو وہ کچھ چیز نہین ہے مسئلہ اور جس کپڑے کا استر ناپاک ہووے تو اوسکے ابرے پر
نماز درست ہے مسئلہ اور جس بچھونے کا ایک کنارہ ناپاک ہووے اوسکے دوسرے کنارے پر نماز
درست ہے خواہ اوسکے ایک کنارے کے ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ وہ بچھونا بجاے زمین کے ہے اور
یہ مسئلہ فتاوی مختصر شافی مین ہے اور یہی شرح وقایہ مین بھی ہے مسئلہ اور اگر ایک کپڑا پاک ہووے اور اوس مین ناپاک کپڑا
بھیگا ہوا لپیٹا گیا ہووے اور اوس ناپاک کپڑے کی تری اس پاک کپڑے مین آگئی ہووے مگر اس قدر تری نہ آئی ہووے

کہ نچوڑنے سے نہ نچڑے تو اوس پاک کپڑے کے اوپر نماز درست ہی اور اگر ایک کپڑا پاک بھیگا ہوا سوکھی
مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لیپا ہے رکھا گیا تو اوس کپڑے پر نماز درست ہی اور اگر کسی شخص کے کپڑے کا
ایک کنارہ ناپاک ہوگیا اور اوس شخص کو سہو ہوا اور اوس شخص نے کوئی کنارہ اوس کپڑے کا
بغیر ٹھہرائے ہوئے دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہے کیونکہ اس مسئلے کی طرح مثلاً ایک شخص نے گیہون پر
گدھے دونوری چلائے اور گدھے نے اوسپر پیشاب کیا اور اوس گیہون کے دو حصے ہوئے اور اس
گیہون کے مالک دو شخص ہین دونون شخصون نے اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً دو من تھا ایک ایک من
لے لیا تو اس صورت مین دونون حصے پاک ہین اسواسطے کہ احتمال ہے دونون کے تئین کہ دوسرے
حصے مین نجاست ہوگی یا اوسمین سے کچھ فقیر کو دیا تو اس صورت مین بھی سب پاک ہے
اسواسطے کہ احتمال ہی کہ نجاست اوسمین گئی اور اوس پاکی کا اعتبار ضرورت کیواسطے ہی تاکہ حرج نہووے

تیرھوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کے بیان مین

پیشاب کے بعد تین بار کھنکارے اور اوس عضو کی جڑ کے پاس سے نرم نرم تین بار دوہے گاے کی
پستان کی طرح اور اوس عضو کے سوراخ کو زمین یا کلوخ سے پونچھ کرے جسمین جو پیشاب باقی ہووے وہ
نکلجاوے اور کلوخ لیکر ٹہلے مسئلہ اور شرح اورادمین فتاوی حجت سے لکہا ہی کہ مناسب ہے وضو
کرنیوالے کو ٹہلنے کے بعد استنجا کرے اسواسطے کہ شاید اوسکے پیشاب کے مکان سے کچھ نکلے تو پھر وضو
دوہرانیکا محتاج ہووے مسئلہ اور اس ٹہلنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ چار سو قدم ٹہلے اور
بعضے تین سو قدم اور بعضے دس قدم اور بعضے کہتے ہین کہ جتنے برس کی اوسکی عمر ہووے اوتنے قدم اور
بعضے کہتے ہین کہ زمین پر پانون مارے اور کھنکارے اور دہنے پانونکو بائین پانو پر اور بائین
پانونکو دہنے پانو پر نیچے خواہ اونچے سے نیچے کو اوترے لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیونکی طبیعت مختلف ہی
پھر جسمین جسکی تسلی ہو جاوے کہ اب ہم پاک ہوئے وہی معتبر اور درست ہی کہ وہ اسی طرح استنجا کرے اسواسطے
کہ ہر ایک آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکہتا ہی مسئلہ بعد اوسکے پانی سے تین مرتبہ اوس عضو کو بائین
ہاتھ سے دھووے اور تینون مرتبہ بائین ہاتھ کو بھی دھوئے کیونکہ یہ مستحب ہے اور اگر پانی میسر نہوئے تو استبرا

فقط کلوخ سے کفایت ہی اور اوسکو استبرا کہتے ہین اور یہی فتاوے مختصر شافی مین بھی لکھا ہے کہ
اوسکو استبرا کہتے ہین یعنی جو پیشاب باقی ہی اوس سے پاکی طلب کرنا اور غائط سے فراغت ہونیکے
بعد نجاست پاک کرنیکو استنجا کہتے ہین اور غائط کہتے ہین جا ضرور کو صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر احتیاج
غائط کی رکھتا ہووے تو پہلے آستین اوٹھا لیوے بعد اوسکے بائین ہاتھ مین کلوخ یا کم یا زیادہ
لے لیوی اور جا ضرور مین جاوے اور جب جا ضرور مین جاوی تب پہلے بایان پانون رکھی اور جا ضرور
پھرتے وقت قبلے کی طرف منہ اور پیٹھہ نکری اور جس چیز پر خدا تعالی کا نام لکھا ہووے یا قرآن مین سے
کچھہ لکھا ہووے تو اوسکو اپنے ساتھہ نہ لیجاوے اور جا ضرور کے پہلے کلوخ درست کر لیوی اور ننگے سر
نجاوے اور جا ضرور مین آنیکے پہلے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالے کے ساتھہ پناہ مانگے
اور کہے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جا ضرور میں بیٹھتے
وقت بائین پانون پر زور کری جسمین جلدی فراغت ہووے اور جس جگہہ جا ضرور کرے پھر اوس جگہہ پانی
سے استنجا نکری اور اگر میدان مین ہووے تو آدمیون سے دور جاوے جسمین کسیکی نظر نہ پڑی اور جس جگہہ پر
بیٹھیگا وہان پہونچنے کے پہلے ستر نہ کھولے اور آدمیون کے بیٹھنے کی جگہہ پر اور میوہ دار درخت کے نیچے
جا ضرور پھرنے نہ بیٹھے اور ہوا کے مقابلے پر اور بلندی کی طرف پیشاب نکرے اور آفتاب اور
مہتاب کی طرف بھی نہ دیکھے فرشتون کی تعظیم کی سبب سے جو اوسپر مقرر ہین اور جب جا ضرور
پھر چکے تب کلوخ لیوی اس طرح پر کہ مرد ہووے تو گرمی کے دنون مین پہلے کلوخ کو آگے سے
پیچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرے کلوخ کو پھر آگے سے
پیچھے کو لیجاوی اور اگر زیادہ کی حاجت ہووے تو زیادہ لیوے اسواسطے کہ استنجا کرنا تین کلوخ
سے سنت ہے اور اسمین کچھہ عدد نہین مقرر ہین خواہ تین سے کم مین صفائی ہوجائے خواہ زیادہ
مین غرض صاف ہونے سے ہے اور کلوخ اس طرح پر لیوے کہ پاک بدن پر نہ پہونچے اور گرمی
کے دنون مین اسواسطے آگے سے پیچھے کو لیجانا کہا کہ خصیہ گرمی مین لٹک آتا ہے اوسمین کچھہ
لگ نجاوے اور جاڑے کے دنون مین گرمی کے اولٹے کرے یعنی پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لاوے اور

دوسرا آگے سے پیچھے کو پہونچاوے اور پھر تیسرا پیچھے سے آگے کو لاوے کیونکہ جاڑے مین خصیہ نہین
لٹکتا ہے اوسمین لگنے کا خوف نہین ہے اور پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لانے مین زیادہ صفائی ہوتی
ہے اور اگر عورت ہووے تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سے پیچھے کو لیجاوے اسواسطے کہ اوسکے اندام نہانی
مین نہ لگے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور عورت کیواسطے
کلوخ لینے مین گرمی جاڑا برابر ہے ہمیشہ اسی طرح پر کیا کرے اور کلوخ کے بعد پانی سے آبدست کرنا
ادب ہے جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے تب کشادہ ہوکے بیٹھے اور پہلے ہاتھ کو دھوئے
تب بعد اوسکے اونگلی کے پیٹ سے آبدست کرے خواہ ایک انگلی خواہ دو خواہ تین مگر اونگلی کی
نوک سے آبدست نکرے کیونکہ اوس سے بواسیر ہوتی ہے اور جب آبدست کر چکے تب پھر دوسری
بار ہاتھ دھووے مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استنجے کے سات مرتبہ ہین اور بہت کم تین مرتبہ
اور پانچ مرتبہ بھی ہے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ اس قدر دھوئے کہ اوسکے دل کی تسلی
ہوجاوے اور بائین ہاتھ سے آبدست کرے مسئلہ جس وقت نجاست درم شرعی سے زیادہ
اوس مقام کے گرد بگرد لگی نہوئی تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہوئے اور اگر درم
شرعی سے زیادہ لگی ہووے تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہوئے اور اگر درم شرعی کے
برابر لگی ہووے تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے واجب ہوے لیکن افضل یہ ہے کہ پانی سے استنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہووے کہ وہان پر
پانی سے آبدست کرے تو آدمیون کی نظر اوسکی عورت پر پڑے اور اوس سے بدن چھپ نہ سکے
تو اوس مقام مین کلوخ پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تاکہ بدن کھولنے سے فاسق نہوئے
مسئلہ اور استنجا کرنا پتھر اور مٹی کے ڈھیلے اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور ہڈی اور
روئی اور پرانے کپڑے سے روا ہے اور ہڈی اور ٹھیکری اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس
اور کوئلے سے اور اوس چیز سے کرنا ناپاک ہے جس طرح گوبر اور اوس چیز سے کہ کھانے کی ہے
جس طرح نمک اور دانے ہاتھ سے اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اور اچھے کپڑے سے اور
لکڑی اور تیز پتھر سے مکروہ ہے مگر وہ ضرورت کے وقت سوا گوبر اور کاغذ کے ان سب چیز وغیرہ سے

اور دہنے ہاتھ سے درست ہی **مسئلہ** کنز العباد مین لکھا ہے کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہو وے استنجا نکرے اسواسطے کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہی اور آبدست کے بعد تھوڑی کپڑے سے پانی کو پونچھے تاکہ زانون پر نہ ٹپکے اور یہ آداب ہی اسکو استنقا کہتے ہین ؂

تیسرا باب نماز کی بیان مین

اور اس باب مین تئیس ۲۳ فصلین ہین

پہلی فصل نماز کے وقتونکے بیان مین

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہے اور صبح ایک چوڑی سی سفیدی ہے کہ وہ آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہے اور اوس وقت سے جب تک کہ آفتاب نکلے وقت باقی رہتا ہے اور دراز سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے اوسکو صبح کاذب کہتے ہین وہ رات مین داخل ہے فجر کی نماز کا وقت نہین ہے اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جبتک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اوسکا دونا ہووے یہ ایک روایت مین ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے اور دوسری روایت مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے یون ہے کہ جبتک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اوسکے برابر ہووے اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور سایہ اصلی کے معنی انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہین **مسئلہ** جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہچانے تب ایک جگہہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کر کے گاڑے اور اوس لکڑی کے سائے کے سر پر ایک نشان کر دیوے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہے تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہین آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہووے اور نہ زیادہ تب اوسکے تئین استوا کہتے ہین اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہی اور فتاوی مختصر شافی اور شرح ہدایہ مین بھی لکھا ہی اور ملک العلما قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اوس سائے کو کہتے ہین کہ جہان سے کم ہوتا سایہ کا موقوف ہووے اور زیادہ ہونا شروع ہووے اور یہ وہی مضمون ہے جو لکھہ چکے خلاصہ یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا ہو سایہ اصلی چھوڑ کے اور دوسری روایت کے بموجب

جب ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہوا اصلی چھوڑ کے تب ظہر کا آخر وقت ہی پھر اوس وقت سی
عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک کہ آفتاب نہین ڈوبتا اور جب آفتاب
ڈوبتا ہی تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق غائب نہین
ہوتی اور شفق کہتے ہین اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبنے وقت کے بعد پچھم طرف ظاہر ہوتی ہے
اور اوسکو ہندی مین سیندوری کہتے ہین یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی
رہتا ہے اور جب سرخی ہٹ جاتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہے اور اوس وقت سے
عشا کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق ہووے اور وتر کا وقت
عشا پڑھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق ہووے
مسئلہ اور وتر اور عشا کا وقت ایک ہے لیکن ان دونون مین ترتیب لازم ہے
کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے اسواسطے وتر کو پہلے نہین پڑھتے ہین

بیان وقت مستحب کا

اور مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اوس وقت کہ صبح روشن ہوئے مگر ایسے وقت شروع
کرے کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سے باقرارت پڑھ سکے اور اگر اوسکے وضو مین فساد
ہووے تو پھر وضو کرکے اوسی قدر دوہرا سکے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز کے تئین بیشک روشنی مین ادا کرنا
فجر کا بزرگ زیادہ ہے مزدوری اور ثواب کیواسطے اور مستحب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنو نمین
جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ جس وقت
سخت ہووے گرمی پھر سرد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر مین تاخیر کرو تاکہ گرمی کم ہوجاوے اور صحیح بخاری
مین بالصلوۃ کی جگہہ پر بالظہر ہی معنی ایک ہی ہین یعنی سردی کرو نماز ظہر مین فَاِنَّ شِدَّۃَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ اسواسطے کہ سختی گرمی کی دوزخ کی جوش کرنے سے ہی اور مستحب ہے تاخیر عصر کی لیکن
مگر اسقدر تاخیر نکرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور آنکھہ مین چوندھی نہ لگے کیونکہ اسقدر تاخیر

مکروہ ہی اور مستحب ہی عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدھی رات تک تاخیر
عشا کی مباح ہی اور بعد آدھی رات کے تاخیر کرنا بغیر عذر کی مکروہ اور مستحب ہی تاخیر وتر کی آخر رات تک
اوس شخص کیواسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکھتا ہی اور جسکو جاگنے کا اعتماد نہین ہے وہ سونیکے پہلے
ادا کرے اور مستحب ہے ظہر کی نماز جاڑے کی دنونمین اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہے ہمیشہ
اول وقت ادا کرنا مگر بدلی کے روز اور مستحب ہے بدلی کے روز اول وقت ادا کرنا عصر و عشا کا اور باقی نمازون کی تاخیر کرنا

بیان اون وقتون کا جسمین نماز درست نہین ہے اور مکروہ ہے

مسئلہ آفتاب نکلتے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب
ڈوبتے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست نہین ہی مگر اوسی روز کی عصر اگر کسی سے
اس قدر تاخیر ہوئی ہو کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہے تو آفتاب ڈوبتی وقت درست ہی لیکن اس قدر
تاخیر نکیا چاہیے کیونکہ اس قدر تاخیر مکروہ ہی جیسا کہ لکھ چکی مسئلہ جسنے ایک رکعت عصر کی پائی اوسنے
عصر پائی ولیکن اور سب نمازین ان تینون وقتون مین نہین درست ہین اور مکروہ ہی نفل پڑھنا جب
امام جمعہ کا خطبہ پڑھنے کو اوٹھے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور عصر کی نماز پڑھنے
کی بعد سے جبتک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ ہی مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی
ہی اوسکا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست ہی اون دونون وقتون مین یعنی بعد صبح صادق کے
اور بعد عصر پڑھنے کے مغرب پڑھنے تک لیکن جب امام خطبے کو اوٹھے تب اوس وقت یہ سب بھی مکروہ ہی
اور دو فرض ایک وقت مین نہین ادا کیے جاتے ہین بغیر حج کی دو فرض کے یہ معنے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
ایک وقت مین ملا کے پڑھی اور جو نماز کہ فوت ہی اوسکو جس قدر چاہے ادا کرے اوسکا ذکر نہین ہے اس مقام مین مسئلہ
اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کے وقت مین تو وہ عصر پڑھے اور عشا کے وقت مین تو وہ عشا پڑھے
مسئلہ اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت مین اور وقت باقی نہین ہے مگر اس قدر کہ تحریمہ باندھے تو
اوس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا اون دونو پر واجب ہے اور اگر ایک عورت کے تئین آخر وقت مین حیض ہوا تو اوسپر
اوس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہین واجب ہی سوال اسمین کیا مصلحت ہے کہ رات اور دن مین سترہ رکعت نماز

اللہ تعالی نے فرض کی آٹھ رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت
کرنا تو دن میں ہے اور نہ رات میں جواب دن کی آٹھ رکعت کے سبب سے آٹھ دروازے بہشت کے
کشادہ ہوتے ہیں اور رات کی سات رکعت کے سبب سے ساتوں دروازے دوزخ کے بند ہوتے ہیں اور
فجر کی دو رکعت کے سبب سے دن کے گناہ اور رات کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور فتاوے مختصر شافی میں یہی لکھا ہے

دوسری فصل اذان اور اقامت کے بیان میں

مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے سنت موکدہ ہے مردونکے حق میں اور
عورتونکے حق میں سنت نہیں اور نفلوں کیواسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کیواسطے سنت نہیں
اور اذان کہنا نماز کے وقت میں سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہیں ہے اور اگر وقت
کے پہلے کوئی اذان کہے تو اوسکو پھیر دوہرا لیوے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک
فجر کی نماز کیواسطے اخیر آدھی رات میں اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہووے
تاکہ ثواب اذان کہنے کا پاوے اور اذان کہتے وقت قبلے کی طرف متوجہ ہووے اور اپنی دونوں
اونگلیاں دونوں کانوں میں کرے اور جب حی علی الصلوۃ پر پہونچے تب منہ دہنی طرف
پھیرے اور جب حی علی الفلاح پر پہونچے تب منہ بائیں طرف پھیرے اور لفظیں اذان کی مشہور
ہیں اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے اور اذان
کی لفظ جدا جدا کہے اور ٹھہر ٹھہر کے اور راگ سے نہ کہے اور کوئی حرف اذان میں سے کم نکرے اور اذان
کے درمیان میں کوئی حرف زیادہ نکرے اور حرف کا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ
کیواسطے زیادہ کم نکرے ولیکن خوش گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے مگر جب کہ
اذان کی لفظ میں کچھ نہ بگڑے اور قدم ایک ہی جگہہ پر رکھے رہے مسئلہ اور اگر اذان کا مکان
اس طرح کا ہووے کہ اگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہتے میں دہنے بائیں منہ پھیرے بغیر پاؤں کو اوٹھائے
تو اعلان نہوئے تو پاؤں اوٹھائے مثلاً ایک اذان کا مکان اس طرح کا ہووے کہ اوسمیں کھڑکی ہووے اور
اوسمیں سے آواز باہر نہ آوے اگر پاؤں ایک جگہہ پر رکھے رہے تو اوس وقت پاؤں اوٹھاوے اور دہنی

کھڑکی مین سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ تب پھر جاوے بائین کھڑکی کی طرف اور اپنا سر کھڑکی مین نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہووے اور اعلان کی معنی نماز کیواسطے خبر کرنا۔ مسئلہ اور اقامت مثل اذان کے ہے ولیکن اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ کہے دوبار اور منہ قبلے کی طرف کرے اذان کی طرح اور اذان کہنے کے بیچ مین اور اقامت کہنے کی بیچمین بات نہ کہے یعنی اذان اقامت کہتے ہوئے نہ بات کرے مسئلہ اور متاخرین لوگون نے تثویب کو پسند رکھا ہے سب نماز کیواسطے اور قدیم لوگون کے نزدیک مکروہ ہے مگر فجر کے وقت مکروہ نہین اور روایت ہے مجاہد سے اونھون نے کہا کہ مین عبد اللہ بن عمر رض کے ساتھ ایک مسجد مین گیا اور اوسمین اذان ہو چکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ اوسمین نماز پڑھین جب موذن نے تثویب کہی پھر عبد اللہ بن عمر رض مسجد سے نکلے اور مجھسے کہا کہ آ نکل میرے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے اور اوس مسجد مین نماز نہ پڑھی اور عبد اللہ بن عمر رض نے تثویب کہنے والونکو مکروہ جانا اسواسطے کہ لوگون نے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکو نکالا یہ جامع ترمذی مین ہے اسی حدیث سے قدیم لوگون نے مکروہ جانا اور تثویب کے معنے اعلان کے بعد اعلان کرنا مثلاً الصَّلٰوۃ الصَّلٰوۃ خواہ قامت قامت یا مانند اسکی دوسری لفظ کہنا مسئلہ موذن اذان اور اقامت کے درمیان مین چار رکعت کے موافق بیٹھے مگر مغرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی دیر کرے تب اقامت کہے مسئلہ ایک نماز فوت ہوئی ہووے تو اوسکے واسطے اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہووین تو پہلے نماز کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازون مین مختار ہے چاہے دونون کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے مسئلہ محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت اوسکی مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہے تو دوہرائی بھی نجاوے اور جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ ہین اگر وہ اذان کہے تو دوہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دوہرائی نجاوے اسواسطے کہ شرع مین دوبار اقامت کہنا نہین آیا ہے کیونکہ اقامت حاضر لوگونکی خبر

کیواسطے ہے تو بس ایک ہی کفایت ہی اور اذان غائب لوگون کے خبر کیواسطے ہی تو اسمین شبہ ہے کہ بعضون نے سُنا ہوگا اور بعضون نے نہ سُنا ہوگا تو پھر دوہرانے مین اوسکے فائدہ ہی مسئلہ جنب اور عورت اور مست اور دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر یہ سب اذان دین تو مستحب ہے کو پھر دوہرالیوی مسئلہ مسافر اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہے ولیکن اگر اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہی اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد مین نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑھے اور اوسکا گھر شہر مین ہووے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ دونون ترک کرے تو جائز ہے اوسکے تئین اذان اور اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہی جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا ہی اَذَانُ الْحَیِّ یَکْفِیْنَا یعنے اذان محلے کی کفایت کرتی ہی ہمارے تئین اور یہ حکم اوس وقت ہی کہ اوسکے محلے کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانو مین گھر ہووے اور وہان کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہووے تو وہانکی نمازی کا حکم شہر والے نمازی کا ہے جیسا کہ لکھا یعنے دونون ترک کرے تو جائز ہی اور اگر وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت نہو تی ہووے تو وہان جو شخص کہ اپنے مکان مین نماز پڑھی اوسکا حکم مسافر کا ہے یعنی اگر فقط اقامت کہے تو جائز ہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہی مسئلہ اور جب اقامت مین حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جاوین اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تب امام نماز شروع کرے

تیسری فصل نماز کی شرطونکے بیان مین

اور شرطین نماز کی چھہ ہین وہ سب نمازکے پہلے فرض ہین پہلی شرط یہ ہی کہ نمازی کا بدن پاک ہووے یعنی اگر محدث ہووے تو وضو کر لیوی اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوی اور اگر بدن مین کوئی نجاست لگی ہووے تو دھو لیوے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین ان سبکا بیان دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے پہنے نماز پڑھ لیوی بغیر عذر کے تو نماز باطل ہووی مسئلہ جس شخص کا تین حصے کپڑا ناپاک

ہووی اور ایک حصہ پاک اور اوسکے پاس دوسرا کپڑا نہووی اور کپڑے کا پاک کرنیوالا موجود ہووے
جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اوسی کپڑے سے نماز پڑھے اور پھر نہ دوہراوی اور اگر اوس کپڑے کے
ہوتے ہوئے ننگا پڑھی تو درست نہین ہے اگر تین حصے سے زیادہ ناپاک ہی اور ایک حصے سے
کم پاک تو افضل ہے اوسی کپڑے سے پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست ہی اور اگر تمام کپڑا ناپاک
ہووی اور ننگا پڑھی تو درست ہی لیکن اوسی کپڑے سے پڑھے تو بہتر ہے جسمین اوسکا بدن عورت
چھپا ہے اور جو شخص کپڑا نپاوی تو وہ ننگا نماز پڑھے اشارے سے خواہ کھڑا خواہ بیٹھا مگر مستحب ہے کہ
بیٹھ کر پڑھے اشارے سی اسواسطے کہ اندام نہانی بیٹھنے کے وقت چھپا رہتا ہی اور یہی افضل ہے
تیسری شرط نماز کا مکان پاک ہووے اس قدر کہ دونون پانون اور دونون زانون اور سر رکھ سکے
اور سجدہ کر سکے اگر اوسکے سوا اور باقی جگہہ ناپاک ہووے تو نماز درست ہی **مسئلہ** اگر مصلے چھوٹا
ہووے اس طرح کا اگر دونون پانون رکھے تو سر تک نہ پہونچی اور زمین ناپاک ہی تو اس حالت مین مصلی پانونکو
نیچے رکھی سجدیکی جگہہ پر نہین کیونکہ نماز مین پانونکا پاک جگہہ پر ہونا معتبر ہی جب پانون پاک جگہہ پر ہوا نماز
درست ہوئی اور عوام لوگ اس طرح کا مصلے سجدی کی جگہہ پر رکھتے ہین اور پانونکی جگہہ خالی رکھتے ہین ایسا
نکیا چاہی **مسئلہ** اگر مریض کے نیچے بچھونا نجس ہووے اور مریض کا حال اس طرح پر ہی کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکے
نیچے بچھادین تو اوسی وقت پھر ناپاک ہو جاوے تو اس صورت مین وہ مریض اوسی نجس کپڑے پر نماز ادا کری نماز
اوسکی درست ہے اور اگر کوئی مریض اس طرح کا ہی کہ بچھونا بدلنے سی اوس مریض کو ایذا ہوتی ہی اگرچہ دوسرا
بچھونا ناپاک نہین ہوتا ہی تو اس صورت مین بھی وہ مریض اوسی بچھونے پر نماز پڑھے **مسئلہ** اور اگر بالکل زمین
ناپاک ہی یا تمام کیچڑ ہی اور کہین خشک نہین ہے تو اس صورت مین کھڑے ہو کی نماز اشارے سی ادا کری یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام
سی لکھا ہی **چوتھی شرط** نماز کی عورت کا چھپانا ہی اور عورت کہتے ہین اوس بدن کو جسکا چھپانا فرض ہی اوسکا ہم
بخوبی بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالے **مسئلہ** عورت مرد کے واسطے ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک ہی اور ناف
عورت مین داخل نہین ہے اور زانو عورت مین داخل ہی اور لونڈیون کیواسطے عورت مرد کی طرح ہی مگر اوسکے
واسطے پیٹھ اور پیٹ بھی عورت ہی اور آزاد عورتون کیواسطے تمام بدن عورت ہے مگر منھ اور دونون

ہتھیلی اور دونون قدم کے سوا اور یہ تینون عضو نماز کے حق مین عورت نہین ہین اگر نماز مین یہ کھلے رہینگے
تو نماز درست ہوگی لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق مین یہ عضو بھی عورت کا حکم رکھتے ہین یعنی
بیگانہ مرد کے تئین منہ اور دونون ہتھیلی اور دونون قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ عورت بدن
کہ عورت مین داخل ہے اوسمین سے ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً آزاد عورت کی
پنڈلی اور پیٹ اور ران اور دُبر اور فرج انمین کسی عضو کا چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی
اسی طرح بال جو سر سے لٹکتا ہے چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دوسرا عضو ہے
اور بال جو لٹکتا ہے سو دوسرا عضو ہے خلاصہ یہ ہے کہ عورت مین ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا
نماز کو باطل کرتا ہے اسمین پیٹھ بھی اور دوسرے عضو بھی سب آگئے یا مرد کا ذکر یا خصیہ چوتھا حصہ کھلیگا
تو نماز درست نہوگی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہے اور خصیہ دوسرا عضو اسی طرح دوسرے عضو کا کھلنا جو
عورت مین داخل ہے اور اسی طرح لونڈیکا حکم ہے مسئلہ عورت چھپانا دوسرے آدمی سے فرض ہے اپنا دیکھنا منع
نہین ہے مثلاً کوئی شخص اپنے تئین نماز مین ننگا دیکھے تو نماز درست ہے اور اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست نہوگی
مسئلہ اور جو شخص کپڑا اپنا یا دونے ننگا بیٹھکے رکوع سجدے سے نماز ادا کرے اور یہ کھڑے ہوکے ادا کرنے سے بہتر ہے جیسا
کہ اوپر لکھ چکے پانچوین شرط قبلے کی طرف منہ کرنا مگر جو شخص قبلے کی طرف منہ نہ لاسکے دشمن کے خوف سے
کہ دشمن قبلے کی طرف ہووے یا کوئی جانور پھاڑنیوالا قبلے کی طرف ہووے اوسکے خوف سے قبلے کی طرف منہ
نہ لاسکے تو اس صورت مین جس طرف سکے اوس طرف نماز پڑھے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹ کر مسئلہ
اگر کوئی اس طرح کے مکان مین جا پڑے کہ اوسکو قبلے کی طرف معلوم نہووے تو اوس جگہہ جو شخص کہ حاضر ہووے
اوس سے پوچھے اور نماز ادا کرے اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑھی اپنے دل مین ٹھہرا کر تو درست نہین ہے اگرچہ قبلے
کی طرف پڑھی ہووے اور اگر اوس جگہہ کوئی نہووے کہ اوس سے پوچھے تو اپنے دل مین تحری کرے جس طرف
کہ اوسکے دل کو یقین ہووے اوسی طرف نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلہ اور طرف تھی
تو نماز اوسکی درست ہوئی اور پھر نہ دوہراوے اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہووے اور تحری کے معنی دل مین
ٹھہرالینا مسئلہ ایک شخص نے تحری کرکے نماز شروع کی اور اوسکی ایک رکعت پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پھر جاوی اور باقی نماز اسی طرف ادا کری اور اگر ایک رکعت
دوسری طرف پڑھی اور پھر اوسکے تئین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پھر جاوی اور
باقی اوسی طرف ادا کری اسی طرح اگر چار رکعت چار طرف پڑھی تو درست ہی **مسئلہ** اور اگر کوئی
شخص بغیر تحری کے نماز شروع کری تو نہیں درست ہی اگرچہ اوسنے قبلے کی طرف پڑھی ہووے کیونکہ
جس مکان مین قبلہ نہ معلوم ہووے تو اوس مکان مین قبلہ تحری کی طرف ہی اور اوسنے تحری نکی **مسئلہ**
اگر اندھیری راتمین ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھی اور ہر ایک نے ایک طرف قبلہ ٹھہرا لیا اور اپنی اپنی
تحری کی طرف ہر ایک نے منہ کیا اور اونمین سے کسیکو معلوم نہین ہے کہ امام کس طرف منھ کیے ہی مگر سب
کوئی یہ جانتا ہی کہ امام ہمارے پیچھے نہین ہے تو سب کی نماز درست ہوئی لیکن اگر اونمین سے کسینے نماز مین جانا
اوس طرف کے تئین کہ جس طرف امام منھ کیے ہی اور اوسنے جا کر اوس طرف منہ نکیا تو اوس شخص کی
نماز درست نہوگی اور اسی طرح اوسکی نماز بھی درست نہوگی جسنے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہے
اور قبلے کی طرف ہمارے دیار مین ٹھیک مغرب کے بیچمین ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ جاڑے مین جب بہت چھوٹا
دن ہووے تب اون دنون مین آفتاب ڈوبنے کی جگھہ معلوم کری اور گرمی مین جب بہت بڑا دن ہووے
تب اون دنون مین آفتاب ڈوبنے کی جگھہ معلوم کرے اوسی دو نونکے بیچمین قبلہ ہے اور اگر ان دونون
طرفون کے باہر پڑھے تو نماز درست نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دہنی طرف دو حصہ چھوڑی اور
بائین طرف ایک حصہ اور بیچ مین نماز ادا کرے **چھٹی شرط** نیت کرنا ہی اور نیت کی معنی دل مین قصد
کرنیکے ہین یعنی دل مین جاننا کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہے اور نیت کرنا دل پر فرض ہے اور زبان سے
مستحب ہے کہ اگر نیت کرنے والا دل مین جانے کہ یہ فجر کی نماز ہے مثلاً تو یہ نیت درست ہوی اور اگر
زبان سے نیت کرے اور دل مین نیت نکرے تو نماز درست نہین ہے تو بہتر فضل یہی ہی کہ دل مین قصد کری
اور زبان سے بھی اوسکی لفظ کہے **مسئلہ** نفل اور تراویح اور سب سنتون کے واسطے اگر مطلق نماز
کی نیت کرے تو درست ہے یعنے اگرچہ صلوۃ النفل یا صلوۃ السنۃ یا صلوۃ التراویح نہ کہے فقط
یہی نیت کرے کہ مین اللہ کی نماز ادا کرتا ہون تو درست ہے اور فرض کے واسطے شرط ہی کہ نیت

مین مقرر کرے کہ فلانے وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہون جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی اور دو رکعت ہو مثلاً
فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کہے اور اگر چار رکعت ہووے مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات صلوٰۃ الظہر کہے اور تین رکعت
ہون مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات صلوٰۃ المغرب کہے **مسئلہ** اگر مقیم نے ظہر کے وقت فقط صلوٰۃ الظہر
کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اوسکی نماز درست ہوئی اسواسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جب اوسنے
ظہر کی نیت کی گویا چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کے عدد کی نیت کرنا کچھ شرط نہین ہے اگر اوسنے
اربع خواہ ثلث نہ کہا تو نماز ہوجاویگی **مسئلہ** امام کے تئین امامت کی نیت کرنا شرط نہین ہے
مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدی
کی درست ہوگی مگر مقتدی کیواسطے نیت اقتدا کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقتدا کی نکریگا تو نماز
اوسکی درست نہووے اور اقتدا کے معنے تابعداری کرنا **مسئلہ** اگر امام رکوع مین جاتا ہے اور
مقتدی تمام نیت زبان سے کہہ نہین سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہے تو اوس
رکعت کو نپاوے تو اس طرح کہے دَخَلْتُ فِیْ صَلٰوۃِ ھٰذَا الْاِمَامِ خواہ ہندی مین کہے داخل
ہوا مین اس امام کی نماز مین **مسئلہ** اور نیت نماز کی ہندی مین یا جو زبان کہ اوسکی ہووے اوس
زبان مین درست ہی **مسئلہ** اگر دل مین جانے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور نیت کرتی وقت اوسکی
زبان سے عصر نکلجاوی تو ظہر کی نماز درست ہوگئی اور زبان کا سہو کچھ زیان نہین کرتا ہی اسواسطے
کہ نیت دل کی معتبر ہے اور اوسکے دل مین نیت نماز مین تحریمہ کہنے سے ملتی ہی تو نیت کی شرط
یہہ ہے کہ نیت اور تحریمہ مین فرق نکرے یعنے نیت اور تحریمہ کے درمیان مین کوئی کام نکرے کہ نیت اور
تحریمہ جدا ہوجاوے بلکہ نیت کی پاس ہے تکبیر تحریمہ کی کہے اور تحریمہ کا بیان آگے لکھتے ہین انشاء اللہ تعالے

چوتھی فصل نماز کی صفت کے بیان مین

نماز کے اندر سات فرض ہین اور اون فرضونکو نماز کی صفت کہتے ہین پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہی
اور تحریمہ کہتے ہین پہلی تکبیر کی تئین اسواسطے کہ جو کچھ کہ نماز کے پہلے مباح ہی جس طرح کھانا پینا اور بات کرنا وغیرہ
تحریمہ کہنے کی ساتھہ ہی وہ سب حرام ہوجاتا ہی اور تحریمہ کہا ہی کہ جس لفظ مین خدا تعالی کی تعظیم نکلے اوس

لفظ سے نماز شروع کرنا جس طرح اللّٰہ اکبر یا اللّٰہ اجل یا اللّٰہ اعظم یا الرحمن یا سبحان اللّٰہ
یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللّٰہ اور مانند اسکے جو لفظین ہین اور جس لفظ مین دعا اور سوا کی جس طرح
اللّٰھم اغفر لی یا استغفر اللّٰہ اور مانند اسکے تو اس لفظ سے شروع کرنا درست نہین ہے مسئلہ
مناسب ہے کہ تکبیر بغیر مد کے کہے یعنے اللّٰہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہے اوسپر مد نکرے اسواسطے کہ اوسکے
معنی اس طرح پر ہو جاتے ہین کہ اللّٰہ بزرگ ہے یا نہین اگر اس معنی پر معتقد ہووے تو کافر ہووے
لیکن نماز تو باطل ہوتی ہے خواہ معتقد ہووے خواہ نہین اور اگر اکبر کی بے کے بعد الف کہے یعنے
اکبار کہے تو اوسکی نماز باطل ہووے اور اگر اوسکی معنی پر معتقد ہووے تو کافر ہووے اسواسطے کہ
اکبار نام شیطان کا ہے مسئلہ اگر مقتدی نے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی کہی تو وہ مقتدی امام کی
نماز مین نہین داخل ہوا اور صحیح یہ ہے کہ اپنی نماز مین بھی داخل نہین ہوا اور دوسرا فرض نماز کا
قیام ہے اور قیام کے معنی کھڑے ہونیکے ہین مسئلہ کھڑے ہوکے نماز پڑھنا فرض ہے اور قیام
اوس قدر فرض ہے کہ قراءت فرض اوسمین پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کے ترک نہین
کرسکتا ہے اور قیام فرض نماز مین فرض ہے اور نفل اور سنت مین فرض نہین اگر نفل یا سنت
بیٹھکے پڑھے تو درست ہے مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھکے درست نہین ہے اسواسطے کہ فجر کی سنت واجب کے
قریب ہے اور تیسرا فرض نماز کا قراءت ہے اور قراءت کہتے ہین قرآن پڑھنے کو مسئلہ
اور نماز مین ایک آیت دراز جس طرح آیۃ الکرسی یا آیت قل اللّٰھم مالک الملک یا مانند
اسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللّٰہ کے نزدیک
اور امام اعظم رحمہ اللّٰہ کے نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہے چھوٹی ہووے خواہ بڑی
جس طرح طٰہٰ یا صٓ یا قٓ یا مدھامتان اور شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ ایک
آیت پڑھنا فرض ہے مگر جو شخص ایک ہی آیت پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہووے واجب
ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ فقط قراءت فرض ہے مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ ملانا
بھی فاتحہ کی ساتھہ واجب ہے جیسا کہ آگے لکھینگے انشاء اللّٰہ تعالیٰ مسئلہ قرآن پڑھنا فرض نماز کی دو رکعت

مین فرض ہی اور نفل اور سنت اور وتر مین سب رکعات مین فرض ہی **مسئلہ** امام جمعہ اور عیدین
مین اور فجر کی نماز مین اور پہلی دو رکعت مغرب مین اور پہلی دو رکعت عشا مین ادا ہووے خواہ قضا قرآن جہر سے
پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینون رکعت وتر مین بھی رمضان کے مہینے مین جہر کرے اور جہر کے معنی
بلند آواز سے پڑھنا اور باقی سب نمازونمین خفی پڑھے اور خفی کے معنی آہستہ پڑھنا اور جہر کی یہ حد ہی
کہ اگر بہت کم جہر کرے تب بھی دوسرے کو سناوے اور خفی کی یہ حد ہی کہ اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سنے اور
اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑھتا ہی تو اوسکو اختیار ہی چاہی جہر پڑھے اور چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو
واجب ہی اوسکو خفی پڑھنا اور سنت قرأت کی سفر مین دو طرح پر ہی ایک ضرورت کی حالت مین
جس طرح سے دشمن کا خوف یا چورونکا خوف ہووے اوس طرح پڑھے کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے
پڑھے اور دوسری غیر ضرورت کی حالت مین جب امن ہووے اور کسیکا خوف نہووے تو اس صورت
مین فجر اور ظہر کی نماز مین فاتحہ کے بعد سورہ بروج اور اذا السماء انشقت پڑھے اور عصر اور
عشا کی نماز مین فاتحہ کے بعد وہ سورہ پڑھے جو سورہ بروج سے چھوٹی ہووے اور مغرب کی
نماز مین نہایت چھوٹی سورت پڑھے اور سنت قرأت کی حضر مین بھی دو طرح پر ہی پہلی طرح یہ قرأت
کے وقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے اور
مغرب کی نماز مین قصار مفصل پڑھے اور طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک ہین
اور سورہ بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ہین اور لم یکن سے آخر قرآن تک قصار مفصل ہین
اور دوسری طرح یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جس طرح وقت تنگ ہے تو اس صورت مین اوسقدر
پڑھے کہ وقت نجاوے اور حضر کہتے ہین اوسکے مقیم ہونے کی جگہہ کو اور مکروہ ہے کسی سورہ
کا مقرر کرنا نماز کے واسطے یعنے اس طرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھے تب اوسکے سوا دوسری
سورت نہ پڑھے **مسئلہ** اور موتم قرآن نہ پڑھے بلکہ اس سے چپ رہے اور موتم کہتے ہین اوسکو
جو پہلی رکعت سے امام کی نماز مین ملا ہووے اور موتم اسواسطے کہا کہ معلوم ہووے کہ جو پہلی
رکعت سے نملا ہوگا تو وہ امام کے فراغت ہونیکے بعد اپنے اوپر کی نماز پڑھنی چاہیے اور اوسکا

بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرض یہ ہے کہ امام کے پڑھتے وقت مقتدی چپ ہو اور سنو
جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور
جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں تب سنو تم سب واسطے قرآن کے تئیں اور چپ ہو جبتک کہ امام
تلاوت کرتا ہے شاید کہ تم سب رحمت کیے جاؤ اور جمعے کے روز جب امام خطبہ پڑھے تب بھی چپ
رہے اور سنے اسواسطے کہ خطبے میں قرآن کی آیت شامل رہتی ہے اور کہا گیا ہے کہ جہاں کہیں
کہ قرآن پڑھا جاوے وہاں سنو اور یہ آیت سورۂ اعراف میں ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ
امام نہیں کیا گیا ہے مگر اسواسطے کہ اقتدا کیجاوے اوسکے ساتھ اور اوسکی پیروی کیجاوے تو
چاہیے کہ اوسکی موافقت اور متابعت کرے فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا یعنی جب
تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھے امام تب خاموش ہو تم سب اور سنو اوسکی
قرأت کے تئیں اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے خلاصہ یہ ہے
کہ مقتدی سنے اور چپ رہے یہانتک کہ اگر امام خواہش دلانے یا دہشت دلانیکی آیت پڑھے یا خطبہ
پڑھے اور نبی صلعم پر درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبہ پڑھے اور یہ آیت پڑھے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تب آہستہ سے نبی صلعم پر درود بھیجے مسئلہ اگر
ایک شخص نے عشا کی پہلی دونوں رکعت میں فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں فاتحہ کے
بعد سورہ پڑھے اور جہر سے پڑھے اون دونوں رکعتونکو اگر امام ہووے اور اگر کسی نے پہلی دونوں رکعت میں
فاتحہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھے کیونکہ آخری دونوں رکعت میں فاتحہ
پڑھیگا تو اگر اوس فاتحہ کا بدلہ بھی پڑھیگا تو ایک رکعت میں دو فاتحہ ہو جاوینگی اور غیر مشروع ہے
اور چوتھا فرض کا رکوع ہے اور رکوع کے معنے پیٹھ خم کرنا مسئلہ اگر کوئی شخص کوزہ پشت ہووے یعنی کبڑا
ہووے اور اوسکی پیٹھ کا خم رکوع کرنیکے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کیواسطے سر سے اشارہ کرے اور پانچوان
فرض نماز کا سجدہ ہے اور سجدے کے معنی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں لگاوے اور

اگر سجدہ فقط پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگاوے تو درست ہے اور اوسکے الٹے درست نہین مگر جبکہ پیشانی مین زخم ہو تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنے دونون پانؤن اور دونون زانون اور دونون ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونون پانؤن سے فرض ہے یہانتک کہ اگر سجدے مین کوئی شخص زمین سے دونون پانؤن اوٹھالیوے تو اوسکی نماز باطل ہووے **مسئلہ** اگر ایک شخص پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتا ہے یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہے اوسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً اوسکا اوڑھنے یا پہرنیکا کپڑا اوسکے سجدے کی جگہہ پر جا پڑے اور وہ اوسپر سجدہ کرے تو درست ہے اور اگر کسی جسم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریزے پر تو اگر اوسکی پیشانی زمین پر پہونچتی ہے تو درست ہے اور اگر نہین پہونچتی ہے تو نہین اور اسی طرح اگر ازدحام ہووے اور جگہہ کم ہووے تو نمازیکی پیٹھہ پر سجدہ کرے اور وہ نمازی ہی نماز پڑھتا ہووے جو یہ پڑھتا ہے درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے یعنی یہ ظہر پڑھتا ہے وہ عصر یا یہ ادا پڑھتا ہے وہ قضا یا یہ جماعت پڑھتا ہے اور وہ جماعت سے الگ یعنی اکیلا پڑھتا ہے تو اوسکی پیٹھہ پر درست نہین ہے اور اسی طرح جو شخص کہ نماز پڑھتا ہی نہین اوسکی پیٹھہ پر بھی درست نہین ہے **سوال** اسمین کیا حکمت ہے کہ نماز مین ایک رکوع فرض ہے اور سجدے دو **جواب** اسمین دو وجہ ہین ایک یہ کہ جب فرشتون کے تئین حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتون نے سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنہ نے سجدہ نکیا پھر جب فرشتون نے سر اوٹھایا اور ابلیس کے تئین دیکھا کہ لعنت کا طوق اوسکے گلے مین پڑا ہے تب شکرانہ کیا کہ حق تعالی نے ہمکو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دی اور سبھون نے پھر دوسرا سجدہ کیا اسواسطے دو سجدے فرض ہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدے مین اشارہ ہے کہ ہم خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور خاک پر سر رکھتے ہین اور دوسرے سجدے مین یہ اشارہ ہے کہ پھر ہم خاک مین ملینگے تو خاک پر سر رکھینگے اور یہ کافی مین لکھا ہے اور عمدة الاسلام مین منافع سے لکھا ہے کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کے واسطے اور دوسرا سجدہ ایمان کے باقی رہنے کے واسطے اور **چھٹا** فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہے اس قدر کہ تشہد پڑھ سکے

اور قاعدہ کے معنی بیٹھنے کے ہین اور ساتوان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے اوس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنیوالا ہے مثلاً ایک شخص نے قعدۂ اخیرہ کے بعد کوئی بات کہی یا قہقہہ مار کے ہنسا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا ولیکن سلام کی لفظ کے ساتھہ نماز سے باہر آنا واجب ہے

پانچوین فصل نماز کے واجبون کے بیان مین

واجب ہی نماز مین پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا اور دوسرے فاتحہ کے ساتھہ سورہ خواہ تین آیت چھوٹی خواہ ایک آیت بڑی کا ملانا اور تیسرے مقرر کرنا قرأت کا پہلی دو رکعت مین یعنی قرأت دو رکعت مین فرض ہی ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین پڑھے خواہ پچھلی مین مگر دو رکعت مین پہلے پڑھنا واجب ہے چوتھے نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین تعدیل ارکان کی اور تعدیل ارکان کے معنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ مین ایکبار تسبیح کہنے کے موافق چھٹے پہلا قعدہ یعنی پہلا بیٹھنا چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز مین فرض ہووے خواہ نفل خواہ سنت ساتوین تشہد پڑھنا دونون قعدہ مین اور تشہد کہتے ہین التحیات کو جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہمین یہ تشہد پڑھنا کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسی کو تشہد لکھا ہے اور اسی طرح مشہور بھی ہے آٹھوین نماز سے باہر آنا لفظ سلام کی کہکر نوین دعاء قنوت پڑھنا وتر مین دسوین عیدین کی نماز مین چھ تکبیرون کا کہنا گیارھوین بلند پڑھنا جسمین بلند پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکے مسئلہ اور امام کے تئین بلند پڑھنا واجب ہے اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی اوسکے تئین بلند پڑھنا مستحب ہے بارھوین آہستہ پڑھنا جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہی یعنے ظہر اور عصر مین -

فائدہ جانو تم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع اسلام مین سب نمازون مین

بلند پڑھتے تھے اور مشرکین ایذا کرتے اور گالی دیتے اللہ اور رسول کو تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا کہ رات کی نماز و نمین بلند پڑھو اور دن کی نماز و نمین آہستہ تب ظہر اور عصر کی نماز مین حضرت آہستہ پڑھتے تھے اسواسطے کہ کافر اوس وقت ایذا دینے کے واسطے مستعد رہتے اور مغرب کے وقت کافر کھانے پینے مین مشغول رہتے اور عشا اور فجر کے وقت سوتے رہتے سوا اون وقتون مین حضرت بلند پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہے اگرچہ وہ عذر مسلمانون کے غلبے کے سبب سے جاتا رہا اور سوا ان فرض اور واجب کے جو کچھ کہ نماز مین ہے وہ سنت ہے یا مستحب

چھٹی فصل نماز کی سنتون کے بیان مین

اور سنت ہے نماز مین دونون ہاتھ اوٹھانا تحریمہ کی تکبیر اور دعاء قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کے واسطے کان کی لہر تک اور عورتین کندھے تک اوٹھاوین اور ہاتھ اوٹھاتی وقت اونگلیون کو مٹھی سے کھلا رکھنا یعنے مٹھی بندھی نہ رکھے اور یہ نہ کوئی خیال کرے کہ اونگلیون کا پھیلانا سنت ہے بلکہ اونگلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے نہ پھیلاوے نہ سمٹاوے اور یہی شرح وقایہ مین ہے اور امام کے تئین تکبیرین بلند کہنا اور ثنا پڑھنا تحریمہ کی تکبیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی یا اکیلا اسمین سب برابر ہین اور ثنا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مسئلہ اور ہدایہ مین آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز مین نکہے اور قاضی شہاب الدین ملک العلما نے لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت مین نہین آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے **فائدہ** صاحب عمدۃ الاسلام نی شاہان مین سے لکھا ہے کہ توبہ حضرت آدم کی ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوئی ہمارے تئین حکم ہوا کہ پہلے ہم ثنا پڑھین جبھین نماز ہماری قبول پڑے **فائدہ** اور ثنا تسبیح ہے اون فرشتون کی جو عرش اوٹھائے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ دوسرا کہتا ہی تَبَارَكَ اسْمُكَ تیسرا کہتا ہی تَعَالٰى جَدُّكَ چوتھا کہتا ہی لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تو ہمرجو

شخص کہ ثنا پڑھتا ہے تو ثواب پاتا ہے اون چارون فرشتون کا جو عرش اوٹھائے ہین اور
تعوذ یعنے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ آہستہ کہنا اکیلا ہووے خواہ امام اور مسبوق کہے
یعنی جو شخص کہ پیچھے سے نماز مین ملا ہی کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنے کیواسطے ہی اور مسبوق قرآن
پڑھیگا اسواسطے وہ کہے مگر جب اپنی باقی نماز کے پڑھنے کو اوٹھے تب پہلے تعوذ پڑھکے قرأت
شروع کرے اور مقتدی جو شروع نماز سے ملا ہی وہ نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھے گا
اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین یہی لکھا ہے مسئلہ اور عیدین مین ثنا کے بعد تکبیرین کہے تکبیر کے
بعد تعوذ کہے جسمین قرآن پڑھنے کے نزدیک ٹھہرے اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
آہستہ سے کہنا اور الحمد اور سورت کے بیچ مین تسمیہ کہے اور یہی شرح وقایہ مین لکھا ہے امام ہووے خواہ
اکیلا اور فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا امام ہووے خواہ اکیلا او رمقتدی کیواسطے جہریہ
نماز مین سنت ہی یعنے جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھے تب مقتدی آہستہ سے آمین کہے اور
آمین کے معنی قبول ہوجیو اور مردون کیواسطے دہنا ہاتھہ بائین پر رکھنا ناف کے نیچے
اور عورتین چہاتی پر ہاتھہ رکھین اور رکوع مین جاتے وقت تکبیر کہنا اور رکوع مین دونون ہاتھون سے
دونون زانو پکڑنا اور زانو پکڑتے وقت اونگلیونکو کھلی رکھنا مسئلہ اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جب
رکوع مین جاوے تب دونون زانو دونون ہاتھہ سے پکڑے اور اونگلیونکو کشادہ کرے اور یہ سنت ہی
و لیکن سجدہ مین انگلیونکو ملی رکھے اور اوسکے سوا سب حالت مین اونگلیونکو اپنی عادت پر چھوڑ
دیوے اور رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہونا رکوع
کے بعد اور جب رکوع سے سر اوٹھاوے تب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا امام کیواسطے سنت ہی اور
مقتدی کیواسطے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا سنت ہی اور شرح وقایہ مین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو شخص
اکیلا پڑھتا ہو تو وہ دونون کہے یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ و رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے اور سمع اللہ
لمن حمدہ کے یہ معنی ہین کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اوس شخص کے سراہنے کو جو اوسکو سراہتا ہی
اور سجدہ مین جاتے وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت مین دونون ہاتھہ اور دونون زانوونکو زمین پہ

رکھنا اور پیشانی اور دونون پانؤن رکھنا تو فرض ہی اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سجدہ مین کہنا
تین بار اور یہ دونون تسبیح سنت ہی قعدہ مین بایان پانؤن بچھانا اور اوسی پر بیٹھنا اور داہنا
پانؤن کھڑا رکھنا اور عورتونکو سنت ہی بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونون پانؤن داہنی طرف نکالنا او
اسکو عربی مین تورک کہتے ہین اور دو سجدے کے بیچ مین بیٹھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بھیجنا اور دعاے ماثورہ پڑھنا قعدہ اخیرہ مین اور دعاء ماثورہ کہتے ہین اوسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہو ویا قرآن کے موافق ہووے اور وہ دعا نہ پڑھے جو آدمی کے کلام مین ملتی ہووے مثلاً
اللہ تعالی مجکو بہت سا مال دے یا فلانی عورتکے ساتھ میری شادی ہووے اس طرح کا کلام نکلیا جاوے اور دونو طرف سلام پھیرنا

ساتوین فصل نماز کے مستحب کے بیان مین

اور اسی کو آداب کہتے ہین مستحب ہی نماز مین سجدے کی جگہہ پر دیکھنا قیام مین اور رکوع مین پشت
پانؤن پر دیکھنا اور سجدے مین ناک کی طرف دیکھنا اور قعدے مین گودی کی طرف دیکھنا اور یہ
حکم فرض و نفل سب مین برابر ہے اور جمہائی آتے وقت منہ بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتے وقت دونون
ہتھیلیان آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور بھر اور جب موذن اقامت مین
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہونچے تب نماز کیواسطے کھڑے ہو جانا اور جب موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ
تک پہونچے تب امام کے تئین نماز شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنی ہی اور ترتیل کے معنی حرفون کا
ادا کرنا اور وقفون کا نگاہ رکھنا اور وقف کہتے ہین ٹھہرنے کو یعنے جہان رہا ؤ ہووے وہان ٹھہر
جاوے اور رکوع مین سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا اور سجدے مین جاتے وقت پہلے دونون زانو رکھنا
بعد اوسکے دونون ہاتھ بعد اوسکے ناک بعد اوسکے پیشانی اور اوٹھتے وقت اسکی اولٹی کرنا
یعنے پہلے سر اوٹھاوے تب ہاتھ تب زانو اور سجدہ مین دونون ہاتھون کے بیچ مین سر رکھنا
اور ہاتھ اور پانؤن کی اونگلیونکو قبلی کی طرف متوجہ کرنا اور قیام مین دونون پانؤن کے بیچ مین
چار اونگل کا فرق رکھنا اور قعدہ مین دونون ہاتھ دونون زانو پر رکھنا اور منہ داہنی اور
بائین پھیرنا سلام مین اور رکوع اور سجدے کی تسبیح تین مرتبہ سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق کہے

جفت نکہے اسواسطے کہ پیغمبر صلعم طاق پر ختم کرتے تھے یعنے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہے
اور یہ حکم اکیلے کے واسطے ہے اور اگر امام ہووی تو اس طرح پر زیادہ نکرے کہ مقتدیون کو رنج
ہووی یہانتک کہ بہاگ بہاگ کہ گیے کرین کیونکہ یہ مکروہ ہی اور محیط اور نقایہ و مختصر شافی مین لکہا ہی
کہ امام کو چاہیی کہ پانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہہ سکین اور سجدے مین بازوؤن کو
کشادہ رکہنا شکم سے اور شکم کو ران سے اور ران کو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زمین سے اور عورت
ہووے تو اوسکی اولٹی کرے یعنی خوب سمٹی ہوئی سجدہ کری اور پیٹ کو ران مین چہپا دے اور
مسبوق کے تئین منتظر رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کیواسطے کہڑا ہووے اور فجر کی نماز مین
پچاس آیت پڑہنا تیس آیت پہلی رکعت مین اور بیس آیت دوسری رکعت مین اور ظہر کی نماز مین
دونون رکعت مین تیس ۳۰ آیت کے موافق پڑہی اور عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیت کے موافق اور مغرب
مین چہوٹی سورتین اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت مین ہے
اور ضرورت کی حالت مین جو کچہہ ہو سکے وہ پڑہی اور اوسکا بیان ہم اوپر لکہہ چکے ہین

آٹھوین فصل نماز کے ادا کرنے کے قاعدے کے بیان مین

اس فقیر عاجز نے جب فرض اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے بیان کیے تب اسکے دل مین یہ خواہش
ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنیکی ترکیب بہی بیان کیا چاہیی کہ جسمین صاف صاف ہر ایک لوگونکو معلوم
ہوجاوے اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب کو اوسکے مقام پر ادا کرین
سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پر کہڑا ہووے تب دل کو خوب جمع کرے اور دنیا کے اندیشے دل سے
دور کری اور یہ معلوم کری کہ مین اللہ تعالے کو دیکہتا ہون اور اگر مین نہین دیکہتا تو اللہ تعالی تو
مجکو دیکہتا ہی جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے اَن تَعبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ اسکے یہ معنی ہین کہ تو عبادت
کر اللہ تعالی کی اس قدر کہ گویا تو اوسکو دیکہتا ہی اور اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہووےگا
تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور شرم کے ساتہہ سر جہکائے ہوئے نہایت خوف اور شوق اور
محبت سے کہڑا رہیگا فَاِن لَم تَکُن تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ پہر اگر تو اللہ تعالی کو نہین دیکہتا ہی تو اللہ تعالے

تو تجھکو دیکھتا ہو تو جو شخص کہ یہ جانیگا کہ اللہ تعالی مجکو دیکھتا ہی تو وہ شخص بھی نہایت ادب اور
احتیاط سے کھڑا رہیگا اور داہنے بائیں نہ دیکھیگا اسکو خیال کیا چاہیے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کے
روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اوسکے احوال کو دیکھا کرے کہ یہ شخص کس طرح کا کام کرتا ہے تو اوس
شخص کو یہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی طرف دیکھے یا بے ادبی کرے یا کسی سے بولے یا ہنسے اور نماز میں تو
اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہوتا ہی جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا
اور سب پر غالب اور جو چاہے سو کر ڈالے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہے تو چاہیے
کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تب اوس معبود کے سوا سبکا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہووے
اور نماز کی یہ ترکیب ہے کہ پہلے قبلے کی طرف کھڑا ہووے اور دونوں پانؤنکی درمیان میں چار انگل کا
فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکا دے اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ پڑھے تب نیت کرے اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھاوے اس طرح پر کہ
دونوں انگوٹھے کان کی لو میں چھو جاویں اور تکبیر تحریمہ کہے یعنے اللہ اکبر اور اگر عورت ہووے
تو کندھے تک ہاتھ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ کہے اور تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے
ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے اور رکوع کی قومہ میں اور عیدین کی تکبیرون
میں ہاتھ چھوڑ دے خلاصہ یہ ہے کہ جس قیام میں کہ دراز ذکر ہووے یعنے بہت پڑھنا ہووے تو اوس میں
ہاتھ باندھے رہے مثلا نماز میں قرآن پڑھتے وقت یا دعا قنوت پڑھتے وقت یا جنازے کی نماز
میں اور جس قیام میں کہ دراز ذکر نہیں ہے یعنے بہت پڑھنا نہیں ہے تو اوس میں ہاتھ چھوڑے رہے
مثلا رکوع کے قومہ یا عیدین کی تکبیروں میں اور قومہ کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونیکو اور
ہاتھ باندھنے کی یہ ترکیب ہے کہ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ باندھے اور
بائیں ہاتھ کو اوسی سے پکڑے اور باقی تین انگلی بائیں ہاتھ کی اوپر رکھے اور ثنا پڑھے تب اعوذ پڑھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب سورۂ فاتحہ پڑھے ایک مرتبہ پھر آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملاوے
اور اگر ایک ہی آیت ملاوے مثلا مُدْهَآمَّتٰنِ تب بھی درست ہے تب سورت ملا لینے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جاوے

اس طرح سے کہ اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو رکوع میں تمام کرے اور دونوں
ہتھیلی سے دونوں زانوں پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ کرے اور پیٹھ خوب بچھاوے اس قدر کہ نہ تو سر
اونچا کرے اور نہ اوندھا دیوے بلکہ چوتڑ اور سر برابر رکھے اور رکوع میں آرام کرے اور تین بار تسبیح سبحان
ربی العظیم کہے تب بعد اسکے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑا ہو جاوے اس طرح پر کہ سمع اللہ کے
سین کو رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کی ہ کو قومہ میں تمام کرے اور مقتدی ہو تو ربنا لک الحمد
کہے اور قومہ میں آرام کرے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جاوے اس طرح پر کہ اللہ کے الف کو
قومہ سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو سجدہ میں تمام کرے لیکن سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں
زانو رکھے زمین پر بعد اسکے دونوں ہاتھ بعد اوسکے ناک بعد اسکے پیشانی اور سجدے میں
جاوے تب دونوں ہاتھ کے بیچ میں منہ کو رکھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر رکھے
اور انگلیاں سمٹی رہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو ران سے دور رکھے اور ہدایہ
میں لکھا ہے کہ شکم کو اس قدر کشادہ رکھے اگر ایک بکری کا بچہ چاہے تو نکل جاوے اور ہدایہ میں
لکھا ہے کہ جب صف میں ہووے تو اپنے تئیں کشادہ نہ رکھے تاکہ اوسکے پاس والے کو ایذا نہ ہووے
اور پانوں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف متوجہ کرے اور اگر عورت ہووے تو سمٹی ہوئی سجدہ
کرے جیسا کہ اوپر لکھ چکے اور کہے سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووے تو
پانچ مرتبہ کہے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاوے اس طرح پر کہ اللہ کے الف کو سجدے سے
شروع کرے اور اکبر کی رے کو بیٹھنے میں تمام کرے اور اس طرح اوٹھے کہ پہلے ناک تب پیشانی
تب دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور بایاں پانوں بچھاوے اور داہنا کھڑا رکھے اور انگلیاں قبلہ
رخ رہیں اور بیٹھے اس قدر کہ اوسکا بدن آرام لیوے اور نظر سینہ پر رکھے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے
سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کرے اور اوسی طرح سبحان ربی الاعلیٰ کہے بعد اسکے دوسرے سجدے سے اللہ اکبر کہتا ہوا
سر اوٹھاوے تب دونوں زانو اور سینہ کھڑا ہو جاوے دونوں پانوں پر بغیر بیٹھے ہوئے اور زمین پر ہاتھ ٹیکے
سیدھا کھڑا ہووے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے مگر دوسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نہ کہے اور

نہ ہاتھ اوٹھاوی اور جب دوسری رکعت تمام ہووی تب بایان پانون بچھاوی اور اوسپر بیٹھی
اور داہنا کھڑا رکھے اور اوسکی انگلیان پانوکی قبلہ رخ رکھے اور دونون ہاتھونکو دونون رانون پر رکھی
اور مٹھی کھلی رکھے اور اوسکی انگلیان قبلہ رخ رہین نہ رانون پر بچھی ہوئی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خنصر اور
بنصر کو بند کری اور بیچلی انگلی اور ابہام کو حلقہ کرکے باندھی اور سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے اشارہ
کرے یعنی اوسکو اوٹھاوی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑھتے وقت اور اسی طرح ہمارے عالموں سے بھی روایت ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے غرض یہ کہ ہمارے
مذہب میں بھی یہ سنت ہی اور عورت ہووی تو اوسی طرح بیٹھے جیسا کہ عورتون کیواسطے لکھ چکی
تب بعد اسکے التحیات پڑھی اور پچھلی التحیات پر کچھ زیادہ نکری اور دوسری دونون رکعتون مین
فقط الحمد پڑھے اور یہ افضل ہے اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہے یا چپ کھڑا رہی پچھلی دونون
رکعتون مین تب بھی جائز ہی مگر افضل ہے الحمد پڑھنا اور جب دونون رکعت تمام ہووین تب
اوسی طرح بیٹھے جس طرح پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے اور درود پڑھی درود یہ ہی اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور یہ درود محیط اور مشکوٰۃ سے لکھا ہی جب درود پڑھ چکے تب
دعاء ماثورہ پڑھے اور دعاء ماثورہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَ
لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہ درود پڑھی اور چاہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اسکے یہ معنی ہین کہ اے الٰہی بیشک
مینے ستم کیا ہے اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہی بندون کے گناہونکو مگر تو ہی
سو تو مجکو بخش دے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر میری اور بیشک تو ہی

بخشنے والا بندونکے گناہون کا اور بندون پر مہربانی کرنیوالا مشکوٰۃ اور مصابیح مین لکھا ہی
کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مجکو کوئی دعا سکھلائیے کہ اوسکو
مین اپنی نماز کے آخر مین پڑھون تب حضرت صلعم نے صدیق اکبر رضہ سے فرمایا کہ تو اسی دعا کو پڑھا کر
خلاصہ یہ ہی کہ جو دعا کہ حضرت نے فرمائی ہووے یا قرآن کی آیت ہووے وہ پڑھے تب دعاء ماثورہ
کے بعد داہنی طرف منہ پھیرے اس طرح پر کہ کندھا نظر پڑے اور اوسکا رخسارہ پیچھے سے نظر
پڑے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور اسی طرح بائین طرف کہے اور امام ہووے تو
دونون سلام مین آدمی اور فرشتون کی نیت کرے جو سب اوسکے پیچھے ہین اور اگر مقتدی ہووے
تو امام کی نیت کرے اور اگر اکیلا ہووے تو فقط فرشتون کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ
ہووے تب داہنے یا بائین پھر کے بیٹھے اور جو دعا کہ چاہیے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی
پڑھے بعد اوسکے دونون ہاتھونکو دونون کانون کے برابر اوٹھاوے اس طرح پر کہ دونون بغلین
ظاہر ہووین اور جو حاجت چاہیے سوا اللہ سے مانگے اور چاہیے تو یہ مناجات پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور اگر اکیلا ہووے
تو مختار ہے چاہیے داہنے بائین منہ کرکے بیٹھے چاہیے نہ بیٹھے

نوین فصل جماعت کے بیان مین

ہدایہ مین لایا ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى
لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ یعنے جماعت سنت مؤکدہ ہی اوس سے خلاف نہین کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہے اور
جماعت کا ثواب اکیلے پڑھنے سے زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی کہ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ
تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً یعنے جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین وہ نماز زیادتی
کرتی ہی ثواب مین اوس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہین ستائیس درجے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح مین خلاصہ ہے

کہ جماعت سنت موکدہ ہے اور قریب واجب کے ہے مسئلہ اور بہتر ہے امامت کیواسطے وہ شخص کہ
جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو اور اگر اوس مین برابر ہوویں تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب
پڑھتا ہووے اور اگر اسمین بھی برابر ہوویں تو وہ شخص کہ زیادہ پرہیزگار ہووے جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے
مَن صَلّٰی خَلفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلفَ نَبِیٍّ یعنے جس شخص نے کہ نماز پڑھی عالم پرہیزگار کے
پیچھے تو ایسا ہی کہ اوسنے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور اگر اسمین بھی برابر ہوویں تو وہ شخص کہ جو عمر مین
زیادہ ہے اسواسطے کہ اوسکے امام ہونے مین جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر مین برابر ہوویں تو
اوس وقت وہ شخص بہتر ہے کہ جس سے سب لوگ راضی ہوویں مسئلہ اور مکروہ ہے امام کرنا
غلام کو اسواسطے کہ اوسکو فراغت علم سیکھنے کی نہین رہتی ہے اور اعرابی کو اسواسطے کہ اکثر اونمین
نادان بہت ہوتے ہین اور اعرابی کہتے ہین جنگلی لوگونکو جو شہر کے باہر رہتے ہین اور بدکار کو
اسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی بھلائی نہین کرتا ہے اور اندھے کو اسواسطے کہ اوسے نجاست
لگنے کی احتیاط کم ہوتی ہے اور حرام زادیکو اسواسطے کہ اوسکے باپ نہین ہے کہ اوسکو ادب کرے تو
اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ وہ نادان رہتے ہین اور اسواسطے امامت ان سبہونکی مکروہ ہے کہ انکے امام
ہونے مین لوگونکو نفرت ہوتی ہے اور اگر ایسے لوگ آگے ہوئے اور امامت کرین تو درست ہے جیسا کہ
ابوہریرہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا اَلجِہَادُ وَاجِبٌ عَلَیکُم مَعَ کُلِّ اَمِیرٍ بَرًّا کَانَ اَو
فَاجِرًا یعنے لڑائی کرنا کافرونسے فرض ہے تمھارے اوپر ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک ہووے یا بدکار
ہووے وَاِن عَمِلَ الکَبَائِرَ اگرچہ گناہ کبیرہ ہوتا ہو وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیکُم خَلفَ کُلِّ مُسلِمٍ
بَرًّا کَانَ اَو فَاجِرًا اور نماز واجب ہے تمھارے اوپر جماعت مین ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہووے یا بدکار
وَاِن عَمِلَ الکَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے یعنے جائز ہے اوسکے ساتھ اقتدا کرنا اگرچہ مکروہ ہے
اور بہتر اوس وقت ہے کہ اوسکی بدکاری کفر تک نہ پہونچی ہووے یا بہتر پرہیزگار مرد اوس جگہ حاضر نہووے وَالصَّلٰوۃُ
عَلَی الجَنَازَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِرًا وَاِن عَمِلَ الکَبَائِرَ اور نماز جنازہ کی واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہووے
یا بد اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرے اس حدیث کو ابوداود نے روایت کی یہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین لکھی ہے مکروہ ہے امامت

بدعتی کی اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جبکہ فقط عورتین ہی ہوویں یعنی عورت ہی امام اور عورتین ہی
مقتدی ہووے اور عورتین اگر جماعت کرین تو جو عورت کہ امام ہووے وہی بیچمین کھڑی ہووے آگے نہ بڑھے
اور اسیطرح اگر ننگے لوگ جماعت کی نماز پڑھتے ہون تو جو امام ہووے وہ بیچمین کھڑا ہووے آگے نہ بڑھے
مسئلہ اور مکروہ ہی جوان عورت کا حاضر ہونا جماعت مین اور بڈھی عورت کا ظہر اور عصر مین
اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کے وقت جماعت مین حاضر ہوویں بڈھی عورتین تو کچھ مضایقہ نہین ہے
مسئلہ اور درست ہے اگر اقتدا کرے وضو والا تیمم والیکے ساتھہ اور پانوں دھونیوالا موزہ پر
مسح کرنیوالے کے ساتھہ اور کھڑا ہونیوالا کوزہ پشت کے ساتھہ اور بیٹھنے والیکے ساتھہ اسواسطے
کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھکے امامت کی ہے اور اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالیکے
ساتھہ اور نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والیکے ساتھہ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اور اگر مرد اقتدا کرے عورتونکے ساتھہ اور لڑکے کے ساتھہ اور ہیجڑونکے ساتھہ تو درست
نہین ہے اور اگر قرآن پڑھنے والا اُمّی کے ساتھہ اقتدا کرے تو درست نہین ہے اور امی کہتے ہین اسکو
جو کہ ایک آیت بھی قرآن کی نہ جانتا ہووے اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہے ننگے کے ساتھہ
یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ بڑی اشارہ کرتا ہے اوسکے ساتھہ اقتدا کرے کہ جو اشارہ سے رکوع
اور سجدہ کرتا ہے اور فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والیکے ساتھہ تو درست نہین ہے مسئلہ
اور اقتدا نکرے فرض پڑھنے والا اوسکے ساتھہ جو دوسرا فرض پڑھتا ہے مثلاً یہ ظہر پڑھتا ہے اور وہ
عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہے مسئلہ اور جو شخص کہ معذور ہووے یعنے ناک سے خون جاری ہووے یا پیشاب
جاری ہووے یا اور کچھہ عذر ہووے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے تو جو شخص کہ ظاہر ہووے وہ اوسکے ساتھہ اقتدا نکرے کیونکہ
اوسکی امامت درست نہین ہے اور معذور کی نماز درست ہے مگر ہر نماز کے وقت وضو کریگا مسئلہ عمدۃ الاسلام مین لکھا
ہے کہ رافضی کے پیچھے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ کی خلافت کا منکر ہے درست نہین ہے مسئلہ ہدایہ مین لایا ہے کہ مقتدیونکے
ساتھہ امام نماز کو طول بہت نکرے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ جبکہ نماز پڑھے تم لوگو مین سے کوئی شخص

آدمیون کیواسطے یعنے اونکی امامت کرے تب چاہیے کہ تخفیف کرے اور لوگونکے اوپر رعایت کرے
فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ اسواسطے کہ اونکے بیچمین بیمار اور کم زور اور بڈھا ہے
وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ اور جب نماز پڑھے تم مین سے کوئی اپنی ہی آپ
یعنی اکیلا پڑھے تب چاہیے کہ طول کرے جس قدر کہ چاہیے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح مین ہے فائدہ
اور جس طول سے کہ امام کو منع کیا ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ جس قدر قرأت سنت ہے اوس سے طول
نکرے اور جس قدر کہ سنت ہے اوس قدر تو پڑھا چاہیے مسئلہ شرح وقایہ مین لایا ہے کہ امام طول
نکرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوای فجر کی نماز کے مسئلہ اگر ایک ہی مقتدی
ہووے تو اوسکو امام اپنے برابر داہنی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو
امام آگے کھڑا ہووے مسئلہ اور اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو مقتدی بھی نماز کو دوہراوے
اسواسطے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز مین شامل ہے جب امام سے نماز مین فساد ہوا تب مقتدی
کی نماز مین بھی فساد ہوا مسئلہ پہلی صف مین مرد کھڑے ہووین دوسری مین لڑکے کھڑے
ہووین تیسری مین ہیجڑے کھڑے ہووین چوتھی مین عورتین کھڑی ہووین مسئلہ اگر ایک عورت
مرد کے برابر آگی نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہادت دلانے والی ہووے اور دونون کے درمیان مین
کچھ آڑ نہووے اور دونون تحریمہ کے وقت سے ملے ہووین اور جو وہ پڑھتا ہووے سو یہ پڑھتی
ہووے یعنے دونون مسبوق نہووین اور شروع نماز سے تحریمہ مین شریک ہووین تو اس صورت
مین اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہوگئی اور اگر امام نے عورت کی
امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہوگئی مسئلہ اور ہدایہ مین لایا ہے کہ امامت کی
نیت کرنیکی شرط اوس وقت مین ہے کہ جب عورت آگے مقتدی ہووے مرد کے برابر مسئلہ
اگر نماز پڑھائی امی نے قرآن پڑھنے والے کو اور امی کو تو سبھون کی نماز باطل ہوئی اور
اوسکی وجہ یہ ہے کہ قاری کی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ اوسکو قرأت کی قدرت تھی اور امی نے
قرأت ترک کی اوسکی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ جب کہ اوسے خواہش کی جماعت کی تب

واجب ہوا اوسپر کہ اقتدا کرے قاری کے ساتھ تاکہ قرأت قاری کی اوسکی قرأت ٹھہرے سو اوسنے
ترک کیا اوس قرأت کو قدرت رکھتے ہوے مسئلہ اور اگر امام نے پہلی دو رکعت مین قرأت کی پھر
اوسکو حدث ہوا تب اوسنے آخری دونون رکعت مین امی کو خلیفہ کیا تو اس صورت مین سبکی
نماز باطل ہوگئی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہوویگا انشاء اللہ تعالی اور یہی ہدایہ مین بھی
ہے مسئلہ عمدة الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہے کہ اگر ایک محلے مین دو مسجد ہووین تو چاہیے کہ
قدیم مین نماز ادا کرے اور اگر دونون ساتھ کی بنی ہوئی ہووین تو اوس وقت جو نزدیک ہووے
اوسمین نماز پڑھے اور نچاہیے کہ دور کی مسجد مین جاوے جماعت کی کثرت کیواسطے واللہ اعلم بالصواب

دسوین فصل نماز مین حدث ہوجانے کے بیان مین

اگر ایک نمازیکو نماز مین بغیر قصد کے آپسے حدث ہووے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے یعنی
جس مقام سے حدث ہوا ہووے اوسی مقام سے پڑھے یہانتک کہ اگر التحیات کے بعد حدث ہوا تو چاہیے
کہ وضو کرے اور آکے سلام پھیرے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھ فرض ہے مگر
افضل ہے کہ دوبارہ اکے پڑھے اوسکو جانے دیوے مسئلہ اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو امام دوسرے
شخص کو خلیفہ کرے یعنے اپنے مکان پر کھینچ لاوے وہ نماز پڑھانے لگے جس مقام سے امام نے
چھوڑا ہووے اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اس صورت مین اگر امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت
ہوا ہووے تو اوسکو جسنے وضو کیا ہے اختیار ہے چاہے اوسی مقام پر جہان وضو کیا ہے پڑھ لیوے
تاکہ کم چلنا پڑے نماز مین اور چاہے پھر آوے پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہووے
اور یہی حکم اکیلے پڑھنے والے کا بھی ہے چاہے وضو کی جگہ پر پڑھے اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت
نہوا ہووے تو پہلے امام پھر آوے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور یہی حکم مقتدی کا ہے یعنے
اگر امام نے فراغت کی ہے تو چاہے وضو کی جگہ پر پڑھے اور چاہے پہلے مکان پر پڑھے اور اگر
امام فراغت نہین ہوا ہے تو پھر آوے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اسکو لاحق کہتے ہین

گیارھوین فصل لاحق کے بیان مین

اور لاحق کا مسئلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت مین داخل ہو مگر تمام نماز اوسنے امام کے ساتھ نہین پائی اس سبب سے کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہے چلا جاوے اور وضو کرکے پھر آوے اس صورت مین اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہیے کہ اوس رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہی پہلے بغیر قرأت کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تابعداری کرے مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھ پہلی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنیکو جب تک کہ وہ آوے تب تک امام دوسری ایک رکعت پڑھ چکا تب وہ وضو کرکے آیا تو چاہیے کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہے پہلے بغیر قرأت کے پڑھ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہین اوسکو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت ہو گیا تو اس صورت مین جو اوسنے نہین پائی ہے اوسکو بغیر قرأت ادا کرے اور اس شخص کو لاحق کہینگے

بارھوین فصل مسبوق کے بیان مین

اور جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز مین ملے یعنے اوسکے اول کی نماز جاوے تو اوسکو مسبوق کہتے ہین اور مسبوق کا مسئلہ اس طرح پر ہے کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز مین امام کے تئین دوسری رکعت مین پاوے تو ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کہے اور جب امام سلام پھیرے تب چاہیے کہ اوٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے اور وہ ایک رکعت جو اوسنے نہین پائی تھی ادا کرے اور اگر اوسکو معلوم ہووے وہ سورت جو امام نے پڑھی ہی تو فاتحہ کے بعد اوسی سورت کو جہری پڑھے اور نہین تو سورۂ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تشہد مین پاوے تو چاہیے کہ دو تون رکعت دیر کی ادا کرے جس طرح فجر کی نماز پڑھتا ہی یعنے فاتحہ کی بعد سورت ملاوے اور جہر سے پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسی طرح کوئی وقت ہووے جماعت مین داخل ہو جاوے اور جو اوسنے نہ پائی ہووے اوسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کر لیوے

تیرھوین فصل نماز کے فاسد ہونیکے بیان مین

نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا سہو سے کہے خواہ قصد سے تھین یا جاگتے مین تھوڑی یا بہت اور قصد کے معنی کوئی کام جان بوجھ کے کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا تو نماز فاسد نہوگی

تو بات مین داخل ہوگا اور یہ ظاہر ہی کہ اگر سہو سے اوسکے منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام تھا مضائقہ
نہین اور اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا تو بات کرنا ٹھہرا اور فاسد کرتا ہے سلام کا جواب دینا قصد سے
ہو یا سہو سے اور نالہ کرنا بلند آواز سے اور آہ کرنا درد یا بیماری سے اور اُف کرنا اور آواز سے رونا درد کی
یا مصیبت سے اور کھنکارنا بغیر عذر کے اور چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا اور خبر بد کے جواب مین
انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور خوش خبر کے جواب مین الحمد للہ کہنا اور عجیب خبر کے جواب مین سبحان اللہ
ولا الہ الا اللہ کہنا اور لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوی تو نماز باطل نہووے
اور لقمہ دینے کے یہ معنی ہین کہ جو کوئی نماز مین قرأت بھول جاوے تو اوسکو یاد دلا دینا اور نماز مین قرآن دیکھکے
پڑھنا اور نجس جگہہ پر سجدہ کرنا اور نماز مین دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرتا ہی مثلاً
کہی کہ یا اللہ تعالے فلانی عورت سے میرا نکاح کردی یا کہے کہ مجھکو ہزار دینار دیوے یا کہے کہ مجھکو اچھا کپڑا دیوے اور مثل
اسکے جو بات ہی اور نماز مین کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز مین ایسا کام کہ زیادہ کری نماز کو باطل
کرتا ہے اور زیادہ کام کے یہ معنی ہین کہ ایسا کام کری کہ جو کوئی دیکھے تو وہ جانے کہ یہ نماز نہین
پڑھتا ہی یا نمازی آپ یوں جانے کہ مین نے کام زیادہ کیا یعنی نمازی کی عقل پر چھوڑ دیوی اور نماز کو نہین
فاسد کرتا ہے بہشت کے ذکر سے یا دوزخ کی دہشت سے رونا بلکہ اسطرح کا رونا نماز مین مستحب ہے اور کھنکارنا
نماز مین عذر کے ساتھ یعنی آواز بنانے کو واسطے کھنکھار جسمین قرآن ہو سکے اور وہ دعا جو آدمیون سے
نہین طلب کرتا ہے اور تھوڑا کام کرنا اور کسی کا گذرنا نمازی کے آگے سے نماز کو باطل نہین کرتا ہی مگر
وہ شخص گنہگار ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر نماز چھوٹی مسجد مین پڑھتا ہووے تو نمازی کے آگے سے جانا
جس جگہہ سے ہووے گنہگار کرتا ہے اسواسطے کہ چھوٹی مسجد ایک ہی مکان ہی اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان
مین پڑھتا ہووی تو اس صورت مین اگر اوسکے سجدہ کی جگہہ سے کوئی جاوے تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور اگر
نمازی دکان پر نماز پڑھتا ہووے یا اونچی مکان پر اور کوئی اوسکے سامنے جاوے تو اس صورت مین اگر جانیوالیکا بعضا
عضو نمازی کے بعضے عضو سی برابر ہو جاویگا تو وہ جانیوالا گنہگار ہوویگا اور اگر برابر نہوگا تو گنہگار نہوگا مسئلہ
اور جب کوئی شخص نماز میدان مین پڑھی تب ایک سترہ یعنی ایک گز کا لانبا اور ایک انگل کا موٹا اپنی آگے گاڑ دلیوے

اور وہ ستُرہ اوسکے نزدیک اور دونون ابرو مین سے ایک ابرو کے برابر ہووے اور ستُرہ کھڑا ہووے زمین پر پڑا ہووے اور زمین پر خط نہ کھینچے اور اگر سترہ نہووے اور کوئی سامنے آوے یا سترہ ہووے اور کوئی سترے اور نمازی کے بیچمین آوے تو اوسکو منع کرے سبحان اللہ کہکر یا اشارہ سے اور تسبیح اور اشارہ ساتھہ نکرے خواہ تسبیح خواہ اشارہ دونو مین سے ایک کرے اور امام کا سترہ کفایت ہے سبکے واسطے اور ستُرہ کہتے ہین آڑ کو مسئلہ اور جب جانے کہ اس راہ مین کوئی نہ آویگا تو سترہ کا ترک کرنا جائز ہے

چودھوین فصل نماز کے مکروہات کے بیان مین

مکروہ ہے نماز مین کپڑا سر یا کندھے پر ڈالنا اور اوسکے کنارون کا چھوڑ دینا اس طرح پر کہ لٹکتا رہے اور کپڑے کا سمیٹنا دونون زانو سے سجدے مین جانے کے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور کپڑے یا بدن سے کھیلنا اور بال کا باندھنا موڑ کی چاندی پر یعنی بیچ سر پر اور اونگلیون کا توڑنا یعنی ملنا یا کھینچنا تاکہ آواز دے اور داہنے بائین دیکھنا گردن پھیر کے اس طرح پر کہ منہ قبلے سے پھر جاوے اور بغیر گردن پھیرے آنکھون کے کنارے سے دیکھنا مکروہ ہے اور مکروہ ہے کنکریون کا ہٹانا سجدے کیواسطے مگر ایک بار مضائقہ نہین ہے اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑانا اور کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور وہ اس طرح ہے کہ زانو کھڑا کرے اور چوتڑ پر بیٹھے اور مردون کے تئین دونون بازوون کا بچھانا سجدے مین اور عورتین اسی طرح سجدہ کرین اونکو مکروہ نہین ہے اور چار زانون بیٹھنا بغیر عذر کے اور نماز کے باہر چارزانو بیٹھنا مکروہ نہین ہے اور امام کا کھڑا ہونا مسجد کی محراب مین اور امام کا کھڑا ہونا اکیلے دوکان پر یعنے قد آدم کے اونچے پر یا اوسکے اولٹے یعنے امام اکیلا نیچے ہووے اور مقتدی اونچے پر ہوئین اور مکروہ ہے صورت کا ہونا نمازی کے آگے یا بازو کے برابر یا چھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلے کی طرف دیوار مین ہووے اور اگر پیچھے ہووے یا قدم کے نیچے ہووے تو مکروہ نہین ہے اور اگر نماز کے ادب مین سستی کرے اور بے لحاظی سے ننگے سر پڑھے تو مکروہ ہے اور نماز کی اہانت کرنا اور ناچیز جان کے ننگے سر پڑھنا کفر ہے اور اگر اپنے تئین ناچیز اور خراب جانکے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہین ہے اور جو کپڑا ہو تے برا کپڑا پہن کر

جس کپڑے پہ سے بڑے آدمیونکی پاس نہ جاسکے مکروہ ہی اور نماز مین پیشانی کا پوچھنا خاک سی فراغت
ہونیکی پہلے اور آسمان کی طرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتونکا اور تسبیح کا شمار کرنا
اونگلیونسے اور اوس کپڑیکا پہننا جسمین صورت بنی ہووی مسئلہ اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا
اور جاضرور پھرنا مسجد کے اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا مسئلہ اور مکروہ نہین ہے مسجد مین گچ
سے یا آبنوس سے یا سونے کے پانی سے نقاشی کرنا اور محراب مین سجدہ کرنا اس طرح پر کہ کھڑا
ہووی مسجد مین اور نماز پڑھنا اوسکے پیچھے جو بیٹھکر ہووی بات کہہ رہا ہی اور اوس بچھونے پر نماز
پڑھنا جسمین صورت بنی ہووی مگر سجدہ صورت پر نکرے یا صورت چھوٹی ہووے جو کہ دیکھنے
والے کو نظر نپڑے مثلاً چیونٹی یا مکھی کی صورت ہووے یا صورت اوسکی ہووے جسکی جان نہین
ہوتی ہے مثلاً کشتی کی یا درخت کی صورت ہووی یا صورت جاندار کی ہووے مگر اوسکا سر نہ بناہو
اور نماز مین سانپ یا بچھو کا مارنا مسئلہ اور پیشاب کرنا اوس گھر کی چھت پر جسمین محراب
بنائی ہے نماز پڑھنے کیواسطے اسواسطے کہ وہ گھر حکم مسجد کا نہین رکھتا ہے مسئلہ اور مکروہ ہی
مقتدی کیواسطے اکیلے کھڑا ہونا صفونکی پیچھے جس وقت کہ صفونمین جگہہ خالی ہووے یعنے اگر جگہہ
خالی ہووی تو اوسی جگہہ کھڑا ہووے کہ وہ جگہہ بھر جاوے اور اگر صفونمین کچھہ جگہہ خالی نہووی تو
پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہین ہے اور اگر کسی شخص کو صف مین سے اپنی طرف کھینچ لیوی اور اوسکے
ساتھہ کھڑا ہووی تو یہ بہت خوب ہی اور یہ مسئلہ محیط مین ہی مسئلہ اور مکروہ ہی نماز مین تحریمہ کی
تکبیر دوبار کہنا یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز مین پھونکنا اس طرح سے کہ پاس کا آدمی
نہ سُنے اور اس قدر پھونکنا کہ سنے باتمین داخل ہے اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور بلند کہنا تسمیہ
اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرأت کا رکوع مین جاکر اور رکوع کی تسبیح قومی کی شروع مین کہنا
اور سجدیکی تسبیح جلسے کی شروع مین کہنا اور مکروہ ہے پہلی رکعت دراز کرنا نفل مین اور مکروہ ہی دوسری رکعت
دراز کرنا پہلی رکعت سی سب نمازمین اور پیراہن اور تاج کا اوتارنا اور پہننا اور موزیکا اوتارنا تھوڑے کام سے ہو اور
بہت کام سے تو نماز باطل ہوگئی اور خوشبو اور پھول کا سونگھنا اور ہوا کرنا کپڑے یا پنکھے سی ایکبار یا دو بار اور اگر

بند کرنا اور بعضون نے کہا ہی اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو کچھ دہشت نہین ہے اور ترک کرنا
کسی سنت کا اور وہ چیز منہ مین رکھنا کہ جسکے رکھنے سے قرأت نہو سکے اور جو چیز کہ دانت مین ہے
مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑا ہووی اوسکا نگلنا اور سجدہ مین جاتے وقت دونون ہاتھ زانونکے
پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے اور اوٹھتے وقت اوسکے اولٹے کرنا یعنی ہاتھ کے پہلے زانون اوٹھانا
بغیر عذر کے اور کشادہ رکھنا اونگلیونکا سواے رکوع کے اور تھوکنا اور ناک چھنکنا اور کسی سورہ کا مقرر
کرنا کہ سواے اوسکے نماز مین نہ پڑھے اور ایک رکعت مین دو سورے کا پڑھنا بیچ کی ایک سورت چھوڑکے
اور پچھلی سورت کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت مین ہووے مثلاً پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے
اور دوسرے مین تبّت یدا اور نماز کا طول کرنا اس قدر کہ مقتدیونکو گران معلوم ہووے اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون
کی جلدی کیواسطے اور ایک ہی سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت مین فرض نماز مین اور آستین کہنیون کے
اوپر تک اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے مسئلہ اور مصحف اور شمشیر
یا شمع اور چراغ آگے ہووے تو کچھ دہشت نہین ہے مگر آگ بلتی ہوئی مکروہ ہے مسئلہ
کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ نہین ہے یہ مسئلہ شرح اوراد مین لکھا ہے

پندرھوین فصل وتر کی نماز کے بیان مین

وتر تین رکعت کی واجب ہے تین رکعت کی بعد سلام پھیرے اور تینون رکعت مین الحمد کے بعد سورہ پڑھے
اور تیسری رکعت مین رکوع کی پہلے ہاتھ اوٹھاتا ہوا تکبیر کہے تب بعد اسکے دعا قنوت پڑھے اور دعا قنوت
یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ
وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝
فائدہ ملحق کی حا کو کسرہ پڑھے ونترک کے کاف کو پیش پڑھے زیر پڑھنا خطا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دعا قنوت
نجانے تو یہ آیت پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یا تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے یا تین مرتبہ یا رب کہے وتر کے سوا دوسری نماز مین قنوت نہین ہے مسئلہ

اور اگر امام شافعی مذہب ہووی اور وتر مین رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو مقتدی بھی پڑھی اور
اگر امام فجر کی نماز مین دعای قنوت پڑھے تو مقتدی نہ پڑھی بلکہ چپ کھڑا رہے **فائدہ** اس
عاکسار نے پہلے جو اس مقام مین شرح اوراد سے لکھا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ یا فاطمہؓ جو بندہ مومن اور مومنہ عورت کہ وتر کے بعد سجدہ مین سر رکھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پانچ مرتبہ کہی تب سر اوٹھاوے اور ایک بار آیۃ الکرسی پڑھی اور پھر دوسری
بار سجدہ مین جاوے اور پانچ مرتبہ پھر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ کہے تو
قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکی قدرت کے قبضے مین محمد مصطفے صلعم کی جان ہی کہ وہ بخشا جاوے اپنی جگہ سے
اوٹھنے کے پہلے اور ثواب سو حج اور عمری کا اور ثواب ہزار شہید کا پاوے اور ہزار فرشتے کو
حکم ہووی کہ اوسکے واسطے نیکی لکھین اور گویا کہ سو غلام آزاد کیے ہو دین اور اوسکی دعا
قبول پڑے اور ساٹھہ دوزخی کی قیامت کے دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا
ہووی سو بعد اسکے جو خوب تحقیق کیا تو اوسکی کہین سند نہ پائی مگر بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار اور تیسری بار آواز کو کھینچے اور بلند کرے حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح
کا مضمون ہے اور بعد وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیٹھکے پڑھنا پیغمبر صلعم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشکوۃ مین روایت ہے

سولھوین فصل سنتوں کے بیان مین

فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت
سنت ہے اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے بعد چار
رکعت سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمعے کے بعد چھہ رکعت سنت ہے
پہلے چار رکعت پڑھکے تب دو رکعت سنت پڑھے اور محیط مین ہے اور عصر کی نماز کے پہلے
اور عشا کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت مستحب ہے اور مغرب کی نماز کے
بعد بھی چھہ رکعت مستحب ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہے دنکو ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نفل سے
زیادہ پڑھنا اور راتکو آٹھہ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھ یہ نہ کوئی خیال کرے کہ

راتکو نفل زیادہ پڑھنا منع ہے اسکے یہ معنی ہین کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات کو آٹھ رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہے چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونون مین **مسئلہ** فرض مین دو رکعت مین قرأت فرض ہے اور وتر اور سنت اور نفل مین سب رکعت مین **مسئلہ** جب نفل نماز قصدی شروع کرے تب اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے

سترھوین فصل تراویح کے بیان مین

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاندرات سے آخر تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردون اور عورتون دونون کیواسطے سنت موکدہ ہے جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کر کے دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ بعد اسکے دونون ہاتھ چھاتی کے برابر اوٹھاوے اور یہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اسی طرح چار رکعت کے بعد یہی تسبیح اور یہی مناجات پڑھے اور جب بیس رکعت تمام ہووین تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی چپکے رہے اور رکوع اور سجدے مین امام کی تابعداری کرے جماعت کی طرح پر اور امام وتر مین پہلی رکعت مین الحمد کے بعد سبح اسم یا انا انزلنا پڑھے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھے تب بعد اوسکے بیٹھے اور التحیات پڑھ کے اوٹھے اور فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ بلند آواز سے پڑھے تب بعد اوسکے دونون ہاتھ کان کی لہر تک پہونچاوے اور تکبیر بلند کہے اور دعا قنوت پڑھے اور مقتدی بھی دعاے قنوت پڑھے بعد اوسکے رکوع و سجدہ کر کے نماز تمام کرے اور دعا قنوت ہاتھ باندھ کے پڑھے **مسئلہ** سوا

رمضان کی وتر کو جماعت کی ساتھ نہ پڑھے مسئلہ اور تراویح مین ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن
ہووے تو ایک ختم تمام رمضان مین کرے اور اگر لوگ سستی کرین تب بھی ایک ختم کو ترک نکرے اور دو ختم کرے تو
فضیلت ہے اور تین ختم کرے تو افضل ہے اور ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیتین ہر رکعت مین پڑھے تو ایک ختم ہووے
تمام رمضان مین اور اگر بیس آیتین ہر رکعت مین پڑھے تو دو ختم ہووے اور اگر تیس آیتین ہر رکعت مین پڑھے
تو تین ختم ہووین اور یہی محیط مین لکھا ہے مسئلہ اور اگر امام حافظ قرآن نہووے تو ہر رکعت مین
ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے یا کوئی سورۂ قصار مفصل سے پڑھے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک
دو بار پڑھے تا کہ ہر رکعت مین ایک سورہ پڑھی جاوے اور اسکا حکم ختم کا ہے اور یہ قول احسن ہے
مسئلہ عمدة الاسلام مین سراجی سے لکھا ہی کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک کرین تو بادشاہ
اونکے ساتھ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنیکے واسطے مسئلہ اور تراویح اسواسطی سنت ہی
کہ رسول صلعم نے کتنی رات تراویح پڑھی ہے جب کہ نمازی بہت جمع ہوئے تب حجرۂ مبارک سے
حضرت صلعم باہر نہ آئے اور عذر بیان فرمایا کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کرون تو یہ خوف ہی
کہ تم سبھون پر فرض ہو جاوے اور اوسکا ادا کرنا تمپر مشکل ہووے حضرت صلعم نے امت پر شفقت فرمائی
اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفای راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطے کہ خوف فرض ہونیکا نتھا

اٹھارھوین فصل کسوف اور خسوف کی نماز کے بیان مین

کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہین چاند گہن کو کسوف کے وقت سنت ہے
کہ امام جمعے کا آدمیون کے ساتھ دو رکعت جماعت کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت اور خطبے
کے ادا کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے سب نفلون کی طرح پر اور قرأت دراز کرے
اور آہستہ پڑھے جب نماز سے فراغت ہووے تب دعا مین مشغول ہووے جب تک کہ آفتاب روشن
ہووے اور اگر امام حاضر نہووے تو اکیلے اکیلے نماز پڑھین اور جب ماہتاب مین خسوف لگے تب
ہر کوئی نماز اور دعا مین اکیلے اکیلے مشغول ہووے جب تک کہ ماہتاب روشن ہووے اور اسی طرح
سے جو خوف کہ آگے آوے مثلاً آندھی آوے یا تاریکی آوے یا دشمن ظاہر آوے یا مینہ ہمیشہ

پڑنے لگے یا گرج یا بھونچال آوے یا تمام عالم مین بیماری ہووی تو ایسے وقت مین نماز اور دعا مین مشغول ہونا سنت ہے مسئلہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہے مگر دو نماز کی جماعت مکروہ نہین ہے ایک تراویح کی نماز اور دوسرے کسوف کی نماز مسئلہ کسوف کی نماز مکروہ وقت مین نہ ادا کرے یہ دونون مسئلے عمدۃ الاسلام سے لکھے ہین

او نیسوین فصل استسقا کی نماز کے بیان مین

اور استسقا کہتے ہین پانی طلب کرنے کو جب مینھہ نہ برسے تب مسلمان جمع ہوو ین اور میدان مین جاو ین اور دعا کرین اور استغفار کہین قبلے کی طرف منہ کر کے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کرین بغیر خطبے اور جماعت کے اسی طرح تین روز باہر نکلین اور ان تینون روز بہت استغفار کہین اسواسطے کہ استغفار کو مینھہ کے طلب کرنے مین بڑا اثر ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا یہ آیت سورہ نوح مین ہے یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہی تھی خلاصہ اسکا یہ ہے کہ گناہ بخشوا و اپنے رب سے بیشک وہ ہے بخشنے والا اور جب تم توبہ کرو گے اور گناہ بخشوا و گے تو اللہ تعالی تمپر بدلی بھیجے جو خوب دھڑا کا پانی برساوے اور استسقا کی نماز مین ذمی لوحاضر نکرین اور چادر نہ گھوماوین اور ذمی کہتے ہین مطیع الاسلام کافر کو مسئلہ اور خلق اپنی گناہون سے توبہ کرین تا کہ اللہ تعالی اوسکی برکت سے مینھہ برساو

بیسوین فصل فرض کے پانے مین

جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اوسی نماز کے واسطے اقامت کہی گئی تو اگر اوسنے پہلے رکعت کے واسطے سجدہ نکیا ہووی تو نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے یعنی اوس نماز کو چھوڑ کے جماعت مین شامل ہووے اور اگر سجدہ کیا ہووے پہلی رکعت کے واسطے اور وہ نماز ثلاثی یا ثنائی ہووی یعنی تین رکعت والی یا دو رکعت والی ہووے اس صورت مین بھی نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے اسواسطے کہ اگر قطع نکریگا اور دوسری رکعت پڑھیگا تو ثنائی نماز ہو گی تو تمام ہو جاویگی اور اگر ثلاثی ہو گی اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اسمین زیادہ پڑھ چکیگا اور تھوڑی باقی رہیگی اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اوسکی جماعت جاویگی اور اگر

دو ہی رکعت پڑھکے جماعت مین ملا تو اوسے آفتاب ڈوبنے کے بعد اور مغرب ادا کرنیکے
پہلے دو رکعت نفل پڑھے اور یہ مکروہ ہے اور اگر اگلی رکعت کیواسطے سجدہ کیا ہووے یعنے
اور وہ نماز رباعی ہووے یعنے چار رکعت والی ہووے تو اس صورت مین ایک رکعت دوسری
بھی ملاوے جسمین دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اسکے نماز کو قطع کرے اور جماعت مین
شامل ہووے اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہووے تو اوس نماز کو تمام کرے اسواسطے
کہ بہت پڑھ چکا ہی اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہے اور تمام کرنیکے بعد اقتدا کرے جو نماز کہ امام
کے ساتھ پڑھیگا وہ نفل ہو جاویگی مگر عصر پڑھکے اقتدا نکرے اسواسطے کہ عصر ادا کرنیکے
بعد نفل مکروہ ہے **مسئلہ** جس مسجد مین اذان کہی جاوے تو اوس مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے
اوس شخص کو جسنے نماز نہین پڑھی ہے مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہووے مثلاً موذن
ہووے کسی مسجد کا یا امام ہووے یا اوسکے حکم سے لوگ جماعت پڑھتے ہون اور اوسکے
غائب ہونے سے لوگ تتر بتر ہو جاوین یا کم اوس شخص کا باہر نکلنا مکروہ نہین ہے اور جس
شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہووے اوسکا باہر نکلنا بھی مکروہ نہین مگر جب
اقامت کہی جاوے تب اوسکو باہر نکلنا مکروہ ہے اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ
نہین ہے اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونون شخصون مین یہ فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا
ایک مرتبہ پڑھی ہے اور وہ اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہے اسواسطے کہ اسکو جماعت
کی مخالفت کی تہمت لگے گی اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اوسنے جماعت کی موافقت
کرنے کی فضیلت پائی اور نفل کا ثواب پایا تو تہمت اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے
منہ موڑنا بہت بُرا ہے اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کے وقت تو اوسکو
تہمت نہ لگیگی اسواسطے کہ اوسکا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہے اور اگر نہ نکلا تو
اوسنے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جگہہ کی جماعت مین خلل کیا اور جس شخص نے فجر
یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہو وہ باہر نکلے اگرچہ اقامت کہی جاوے اسواسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیگا تو وہ

نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی اور مغرب اسواسطے نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل شرع مین نہین آئی ہے **مسئلہ** اور جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو جماعت نہ پاوینگے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھینگے تو ایک رکعت فجر کی پاوینگے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے **مسئلہ** اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو قضا نکرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک قضا کرے بعد دوپہر کے نہین اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہووے تو اگر دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی قضا کرے اور اگر دوپہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے اور بعضے مشایخ کے نزدیک بعد دوپہر کے بھی سنت قضا کرے فوت کے معنی یہہ ہین کہ نماز جاتی رہے اور قضا کے معنی یہہ ہین کہ اوسکا بدلہ پڑھے اور سنت ظہر کی ترک کرے اگر جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض ملیگا یا جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض نہ ملیگا دونون حالت مین سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے تب دونون رکعت سنت جو فرض کے بعد ہی اوسکے پہلے چار رکعت ادا کرے اور امام محمد کے نزدیک دونون رکعت کے بعد ادا کرے اور سوای فجر اور ظہر کے سنت کی قضا نکرے **مسئلہ** اور جو شخص کہ مسجد مین آوے اور اوس مسجد مین نماز پڑھی گئی ہووے تو سنت پڑھے فرض کے پہلے اگر چہ اوسنے جماعت نہین پائی لیکن جب وقت تنگ ہووے تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونے کی دہشت ہی **مسئلہ** امام رکوع مین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنے ملنے مین اس قدر دیر کی کہ امام نے سر اوٹھایا تو اوسنے اوس رکعت کو نہین پایا

اکیسوین فصل فوت نمازون کی قضا پڑھنے کے بیان مین

پانچون وقت کی نماز اور وتر مین اگر فوت ہو جاوین سب یا تھوڑی ترتیب فرض ہی خلاصہ یہہ کہ اگر کسیکی پانچ وقت کی نماز فوت ہووے تو اسکو ترتیب نگاہ رکھنا ضرور ہی پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے پیچھے تب وقتی پڑھے اور فوت نماز کے پہلے قضا نہ پڑھی تو وقتی نماز درست نہووے اور اسی طرح اگر کسیکی ایک نماز فوت ہووے تب پہلے اوسکی قضا پڑھی بعد اوسکے وقتی پڑھے اور اسی طرح اگر کسیکی وتر فوت ہووے

تو اوسکی فجر کی نماز درست ہووے جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑھے اور ترتیب کے معنی سیدھی کام
کرنا یعنے پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے بعد اوسکے وقتی پڑھے اور تین چیز سے ترتیب جاتی رہتی ہے
ایک جب وقت تنگ ہو وے تب ترتیب ضرور نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر وقت تنگ
ہووے کہ اگر قضا پڑھے تو ادا نہ ملے تو اوس وقت ترتیب ضرور نہیں ہے اور اگر اس قدر
وقت باقی ہووے کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضی فوت نماز بھی پڑھ سکے تو وہ شخص جس قدر
کہ وقت میں سماوے اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ ادا کرے جس طرح سے کیسکی عشا
اور وتر فوت ہوئے اور فجر کا وقت باقی نرہا مگر اس قدر کہ اوسمین پانچ رکعت سماوے تو
اس صورت مین وتر کی قضا پڑھے اور فجر کی ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی قضا
پڑھے یا کیسکی ظہر اور عصر فوت ہے اور مغرب کا وقت باقی نرہا مگر اس قدر کہ سات رکعت
پڑھ سکے تو اس صورت مین پہلے چار رکعت ظہر پڑھکے تین رکعت مغرب پڑھے اور دوسرے
بھول جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنے اگر کیسکے تئیں کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اوس
نماز کو وہ بھول گیا اور اوسنے وقت کی نماز ادا کی تب اوسکو یاد آیا کہ اوسکی ایک وقت کی
نماز فوت ہوئی تھی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہے درست ہے اوسکو نہ دوہرا لوے اور اس فوت
نماز کی قضا پڑھے اور تیسرے جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کے یہ معنی کہ
چھہ سے کم نہووے جب کیسکی چھہ نمازین فوت ہوئین تب ترتیب ضرور نہین خواہ وہ فوت نمازین پرانی
ہووے خواہ نئی اوسکے یاد رکھتے ہووے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت نماز کیسکی فوت ہووے اور
ادا کرتے کرتے کم ہو جاوے تو اوس شخص کو ترتیب ضرور نہین ہے مثلاً ایک شخص کی چھہ نمازین یا ایک
مہینے کی نمازین فوت ہوئین تھین اور اوسنے قضا پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ دو تین وقت کی باقی
رہین تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ پھر نہ پھریگی اوس فوت نماز کی یاد رکھتے ہووے وقتی نماز ادا
کرنا درست ہے مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکے تب اوسکو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہووے **مسئلہ**
ایک شخص کی چھہ نمازین فوت ہوئی تھین اور ایک مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا

تو اس ایک نماز کو چھہ مین ملا دیوی اور اس ایک نماز کی یاد رکھتا ہووے وقتی نماز ادا کرنا درست ہے **مسئلہ** ایک شخص ظہر کی نماز مین تھا کہ اوسکو شک ہوا کہ مین نے فجر پڑھی ہی یا نہین اور فراغت کے بعد یقین ہوا کہ فجر نہین پڑھی تو فجر پڑھے بعد اوسکے ظہر دوہراوے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین عقیدہ نجات سی لکھا ہی کہ اگر ایک شخص اپنی گناہونسے توبہ نصوحہ کری تو معاف ہوجاوے ولیکن نمازین جو اوس سے فوت ہوئی ہین تو جبتک کہ اوسکی قضا نہ پڑھی تب تک اوسکی گردن سے نہ اوتریں مگر جس شخص نے کہ وقت سی تاخیر کی ہی تو امید کہ توبہ کرنے سے عفو ہووے اللہ تعالی کے کرم اور فضل سے

بائیسوین فصل سہو کے سجدیکے بیان مین

نماز کے کسی واجب کو سہو سی ترک کرنیکے سبب سے دو سجدے سہو کے ایک سلام کے بعد واجب ہوتے ہین اور سجدے سہو کی یہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ مین تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیرکے دو سجدے کرے تب بعد اوسکے بیٹھے التحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکے نماز سے فراغت کرے **تتمہ مسئلہ** شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے جس وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم کرے یعنے اوسکے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے جس طرح سے رکوع قرأت کے پہلے یا کسی رکن کے ادا کرنے مین تاخیر کرے یعنے اوسکے ادا کرنے مین دیری کرے جس طرح سے پہلی التحیات کے اوپر کچھہ زیادہ پڑھ گیا اس سبب سے تیسری رکعت کے قیام مین دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جس طرح سے دو رکوع کرے **سوال** اسمین تو کوئی واجب ترک نہین ہوا بلکہ رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اسمین کسواسطے واجب ہوا **جواب** شرح اوراد مین لکھا ہے کہ جس وقت کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکے پاس جو رکن ہے اوسکے ادا کرنے مین دیری کی اور اوس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہی تو اوسنے واجب ترک کیا اور ہر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا واجب ہے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے یا کسی واجب کو تغیر کیا یعنے اوسکو بدل ڈالا جس طرح سی آہستہ پڑھنے کے مقام پر بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑھا یا کسی واجب کو سہو سی ترک کیا جس طرح سی پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہ ہے کہ واجب کے ترک کرنے سی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہووے مثلاً کسینے دعای قنوت

یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کی تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا **مسئلہ** فرض کے ترک کرنے سے سہو سے
ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سے واجب کے ترک کرنے مین گناہ ہے اور نماز اوسکی بغیر سجدہ سہو کے
درست ہووے مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہی اور
سجدہ سہو کا اوس نقصان کے درست کرنیکے واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب
گناہ کا ہی اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بھول کے سنت ترک کرے تو اوسپر کچھ نہین **مسئلہ** شرح وقایہ
مین ہے کہ مقتدی کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب نہووے بلکہ امام کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب ہووے
اور اگر امام سجدہ نکرے تو مقتدی پر بھی نہ واجب ہووے یعنے مقتدی بھی نکرے اور مسبوق بھی امام کے ساتھ
سجدہ سہو کا کرے تب بعد اوسکے اپنی نماز پوری کرے **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص پہلے
قعدہ کو سہو کرے تو اگر وہ بیٹھنے کی نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اور اوسپر سہو کا سجدہ نہین ہی اور اگر قیام کے
نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچوین رکعت کیواسطے
کھڑا ہوا تو جبتک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی پھر پھرے اور بیٹھے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر پانچوین
رکعت کا سجدہ کیا تو اوسکا فرض نفل ہو جاوے اور چاہیے تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے تا کہ چھہ
رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخر مین بیٹھے اور سہو سے کھڑا ہو جاوے تو پھر پھرے جبتک کہ پانچوین رکعت
کیواسطے سجدہ نہین کیا ہے اور سلام پھیرے اور سجدہ کیا پانچوین رکعت کیواسطے تو اوسکا فرض تمام ہوا
چھٹی رکعت ملاوے تا کہ چار رکعت فرض ہووے اور دو رکعت نفل اور اگر اس نفل کو چھوڑ دیوے تو قضا
بھی نکرے اسواسطے کہ قصد سے شروع نہین کیا ہے کہ اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے اور سجدہ سہو کا کرے
واجب ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور اوسمین اوسنے تاخیر کی تو واجب
ترک ہوا اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو یہ نائب نہوگی اوس دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہی یعنے
ان دونونکو اوسمین نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریمہ سے دونون رکعت سنت پڑھلیوے **مسئلہ** جب امام قعدہ
اخیرہ مین التحیات کی موافق بیٹھا بعد اوسکے سہو سے پانچوین رکعت کی طرف اوٹھا تو اس صورت مین مقتدی
تابعداری امام کی نکرین اسواسطے کہ جان بوجھ کے خطا کرنا نہ چاہیے بلکہ انتظار مین بیٹھے رہین اگر سجدہ کے پہلے

پھیرا اور سلام پھیرا تو اوسکے ساتھ سلام پھیرین اور اگر پانچوین رکعت مین سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پھیرین اور یہ مسئلہ شرح اوراد اور عمدۃ الاسلام مین ہی **مسئلہ** جس شخص پر سجدہ سہو کا ہی اوسنے اگر آخر نماز مین سلام پھیرا تو اگر اوسنے اس سلام کے بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ وہ نماز سے باہر نہین نکلا یہانتک کہ اگر اوسکے سلام پھیرنیکے بعد کسینے اقتدا کیا تب اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو اوسکا اقتدا درست ہوا اور اگر اوسنے سجدہ سہو کا کیا بلکہ نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا تو اوسکا اقتدا درست نہوا کیونکہ وہ نماز سے باہر نکلا اور اسی طرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مارکے ہنسا تب اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطے کہ نماز کے بیچ مین قہقہہ پایا گیا اور اگر سجدہ سہو کا نکیا بلکہ سلام کے بعد نماز چھوڑ دی تو اوسکا وضو نہین ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسا اور اسی طرح اگر پھیرا اور سلام کے بعد اوسنے نیت مقیم ہونیکی کی تو اگر اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو اوسکی فرض چار رکعت ہوجاویگی اسواسطے کہ اوسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے بیچ مین کی اور اگر اوسنے سجدہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دی تو اوسکی فرض چار رکعت نہو ویگی اسواسطے کہ اوسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے باہر کی اور یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اگر کئی بار سہو کیا تو دوہی سجدہ کفایت ہین اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا ادا کیا اور دوسری بار پھر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام مین اچھی سے لکھا ہی **مسئلہ** جس شخص نے نماز مین شک کیا اور وہ نہین جانتا ہی کہ ہمنے کتنی رکعت پڑھین تو اگر شک کرنا اوسکی عادت نہین ہے اوسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہے تو نماز پھر سے شروع کرے اور اگر اوسکو بہت شک ہوتا ہے تو دل مین ٹھہرا دے جو کچھ کہ اوسکے دل مین ٹھہرے اوسپر عمل کرے اسواسطے کہ جب بہت شک ہووے تب بار بار شروع کرنے مین حرج ہی اور اگر اوسکے دل مین کچھ نہ ٹھہرے تو کم اختیار کرے یعنی اگر اوسکو شک ہووے کہ ظہر کی تین رکعت پڑھین یا چار رکعت اور اوسکا دل کسی پر گواہی نہین دیتا ہی تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری پڑھے تاکہ چار رکعت بیشبہہ ہووین مگر اوس تین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب چوتھی رکعت پڑھے اسواسطے کہ اگر وہ چوتھی رکعت ہی ہووے تو آخری قعدہ جو فرض ہے وہ ترک نہووے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہے

تئیسوین فصل بیمار کی نماز کے بیان مین

جو بیمار کہ کھڑا نہو سکے مرض کے سبب سے خواہ وہ مرض پہلے سے رہا ہو وے خواہ اوسی نماز مین ہوا ہو تو نماز پڑھے بیٹھکے رکوع اور سجدے کے ساتھہ اور اگر رکوع اور سجدہ بھی نکر سکے تو بیٹھکے سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے اور کوئی چیز سجدے کے واسطے اونچی نہ لیجاوے اوسکے آگے یعنی تکیہ وغیرہ نرکھے سجدے کیواسطے اور اگر بیٹھہ بھی نسکے تو پیٹھہ کے بل چت لیٹے اور دونون پاؤنکو قبلے کی طرف کرے یا پہلو کے بل لیٹے یعنی کروٹ سے اور اپنا منہ قبلے کی طرف کرے اور چت لیٹنا افضل ہے اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نکر سکے تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکھہ اور بھوؤن اور دل سے اشارہ نکرے اور اگر رکوع اور سجدہ نکر سکے اور قیام کر سکے تو بیٹھکے اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھہ کے اشارہ کرنا کھڑے ہوکے اشارے کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ بیٹھنا سجدے سے بہت نزدیک ہے اور سجدے ہی سے مطلب ہے اسواسطے کہ سجدے مین نہایت تعظیم ہے اور اگر کوئی بیمار نماز کے درمیان مین صحت پاوے تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا تو نماز کو پھر سے شروع کرے اور اگر بیٹھا ہوا رکوع اور سجدے سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہے اور باقی نماز کھڑا ہوکے تمام کرے یہ سب مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا ہے **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ ہو یا اوسپر بیہوشی ہوئی ایک اتدن تو جو نماز کہ اوسکی فوت ہوئی ہی اوسکی قضا پڑھے اور اگر ایک اتدن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی زیادہ گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اوسکی قضا نہ پڑھے

چوبیسوین فصل کشتی مین نماز پڑھنے کے بیان مین

شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ بہتی کشتی مین بغیر عذر بیٹھہ کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندھی ہوئے تو بیٹھہ کے درست نہین ہے مگر کوئی عذر ہووے تو درست ہی **مسئلہ** محیط مین لکھا ہے کہ نمازی کو لائق ہے کشتی مین کہ قبلے کی طرف منہ کرے جس طرف کہ کشتی پھرے وہ اپنے مُنہ کو بھی قبلے کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہووے خواہ نماز کا درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہونے مین سب برابر ہے اسواسطے کہ قبلے کی طرف منہ کرنا قدرت کے وقت فرض ہے

وہ قدرت رکھتا ہے تو پھیرے قبلے کی طرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَحَیْثُ
مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ اور جس جگہ کہ ہو تم سب جیسے ہو کہ نماز ادا کرو تو پھیرو تم سب
اپنے مونہونکو کعبے کی طرف بخلاف چارپائے کے سوار ہی کے اسواسطے کہ وہ قبلے کی طرف منہ
کرنے سے عاجز ہی اسواسطے کہ اگر وہ قبلے کی طرف منہ کرے جس طرح چارپایہ چلے تو پھر چلنا موقوف ہووے
یعنے اوسکو پورب جانا ہے اور وہ قبلے کی طرف منہ کرے تو اسمین اسکا مطلب نہوگا کیونکہ بغیر چارپایے
کے منہ پھیرے ہوئے قبلے کی طرف نہو سکیگا اور اسمین اوسکا حرج ہی اسواسطے اوسے معذور کا
حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ ہونہیں اور اگر چارپائے کا سوار قبلے کی طرف جاتا ہووے تب اگر
قبلے سے منہ پھیرے تو اوسکی نماز درست نہیں ہے اور یہ مسئلہ محیط کے چوبیسوین فصل میں ہے

پچیسوین فصل سجدۂ تلاوت کے بیان مین

سجدۂ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیر کے یعنے اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوے اور اللہ اکبر کہکر
سر اوٹھاوے اور نماز کی شرطین اس سجدہ کے واسطے بھی ہین اسمین بن چھپایا اور قبلے کی طرف منہ کرنا اور
طہارت سب داخل ہے اور اس سجدے مین ہاتھ اوٹھانا اور تشہد اور سلام نہیں ہے اور اس سجدے مین بھی
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ کہے اور جو شخص کہ سجدے کی چودھون آیتون مین کوئی آیت پڑھے اوسپر
سجدۂ تلاوت کا واجب ہوتا ہے اور سجدے کی آیت سورۂ اعراف اور سورہ رعد اور سورہ نحل اور
سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کے آخر مین ہے اور سورۂ حج مین دو آیتین سجدے کی ہین اونمین سے
پہلی آیت سجدۂ تلاوت کی ہے اور دوسری آیت مین جو ارکعوا واسجدوا کی لفظ ہے اوسمین سجدہ
نہیں ہے بلکہ اوسمین نماز کیواسطے رکوع اور سجدہ کرنیکا حکم ہے اور سورہ فرقان اور سورہ نمل
اور سورۂ الم تنزیل اور سورہ ص اور سورہ حم سجدہ اور سورہ والنجم اور سورہ اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا
مین ہے اور جو شخص کہ سجدے کی کوئی آیت سنے اگرچہ سننے کا قصد نکیا ہووے اوسپر بھی سجدہ تلاوت کا واجب
ہوتا ہے مسئلہ امام آیت سجدے کی پڑھے تو مقتدی بھی اوسکے ساتھ سجدہ کرے اگرچہ سنا ہووے اور اگر
مقتدی نے پڑھا تو سجدہ نکرے نہ تو نماز مین اور نہ نماز کے بعد اور جو شخص کہ نماز کے باہر ہووے اور سنے تو وہ سجدہ کرے

مسئلہ ایک نمازی نے اوس شخص سے آیت سجدہ کی سنی کہ جو اوسکے ساتھہ نماز مین نہین ہے تو سجدہ کرے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی مین سجدہ کیا تو سجدہ دوہراوے نماز کو نہ دوہراوے مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی سنی امام سے اور اوسکے ساتھہ نماز مین نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت مین داخل ہوا یعنی جس رکعت مین سنا تھا اوسمین نہین دوسری رکعت مین داخل ہوا تو سجدہ کرے مگر نماز مین نہین اور اگر اوسی رکعت مین داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھہ سجدہ کرے اور اگر اوسی رکعت کو امام کے سجدہ کرنیکے بعد پایا تو سجدہ نکرے اور وہ سجدہ تلاوت کا جسکا مقام نماز مین ہے اوسکو نماز کے باہر قضا نکرے مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑھی تب بعد اوسکے نماز شروع کی اور پھر دوہرایا سجدہ کی آیت کو تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر آیت سجدہ کی پڑھی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی اور پھر سجدہ کی آیت دوہرائی تو دوسرا سجدہ کرے مسئلہ اور اگر ایک آیت سجدہ کی ایک ہی مجلس مین باربار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر کئی آیت پڑھی ایک مجلس مین یا ایک آیت پڑھی کئی مجلس مین تو ایک سجدہ کفایت نہین ہے مثلاً دو آیت ایک مجلس مین پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس مین پڑھی تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ دو سجدے کریگا اور مجلس کے بدلنے کی یہ حد ہے کہ مثلاً ایک جولاہہ کھونٹیان گاڑے ہے اور تانا تنتا ہے تو اوس کھونٹی سے اوس کھونٹی تک جانے مین مجلس بدلتی ہے تو اگر ایک شخص آیت سجدہ کی پڑھے اور وہ اوس کھونٹی کے پاس سے اور پھر اوس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیت پڑھے تو اس صورت مین سننے والے پر دو سجدے واجب ہوونگے کیونکہ مجلس بدلی اور پڑھنے والے پر ایک ہی ہے کیونکہ ایک ہی مجلس مین بیٹھا رہا یا ایک شاخ پر سے دوسری شاخ پر جاوے تب بھی مجلس بدلتی ہے اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہہ پر بیٹھا رہے تو پڑھنے والے پر دو سجدے ہوونگے اور سننے والے پر ایک ہی جانو تم سب کہ اس مقام مین مجلس بدلتی ہے دوسرا کام شروع کرنے مین اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جانے مین مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کے حکم مین ہے اس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے مین اقتدا کرے تو اوسکا اقتدا درست ہے اور وہ ایک ہی مکان مین داخل ہے اور ایک

درخت کی شاخین جدا جدا مکان ہین مسئلہ اور مکروہ ہے کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے اور
باقی سورہ پڑھے اسواسطے کہ اوس سے انکار کا شبہہ معلوم ہوتا ہے اور سجدہ کی آیت پڑھنا اور
باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہین ہے اور مستحب ہے کہ ایک آیت یا دو آیت سجدے کی آیت کے پہلی ملالیوے
یعنے فقط اکیلے سجدے ہی کی آیت نہ پڑھے اسواسطے کہ کوئی شبہہ نکرے کہ اس آیت کو دوسری آیتون
سے افضل جانتا ہی اور بہتر ہے اسکا آہستہ پڑھنا اسواسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو رہتے ہین یہ
مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ تیسیر الاحکام مین فتاوے حجت سے لکھا ہی کہ اگر اوسی وقت سجدہ
میسر نہووے تو مستحب ہے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے بعد اسکے جب
قادر ہووے تب سجدہ بجالاوے مسئلہ ابراہیم شاہی مین لکھا ہی کہ سجدہ تلاوت مین یہ مستحب ہے کہ جب
چاہے ادا کرے تب کھڑا ہووے بعد اوسکے سجدہ کرے پھر سر اوٹھاوے سجدے سے اور پھر کھڑا ہووے بعد اوسکے بیٹھے

چھبیسوین فصل مسافر کی نماز کے بیان مین

مسئلہ مسافر وہ شخص ہے کہ جسنے تین رات دن چلنے کا قصد کیا میانی چال سے اور جدا ہوا
اپنے شہر کی بستی سے اور میانی چال جنگل مین اونٹ اور پیادے کی معتبر ہے اور دریا مین ہوا کا
موافق ہونا معتبر ہے اور پہاڑ مین جو کچھ کہ پہاڑ کے لائق ہووے وہی معتبر ہے اور مسافر کہ جسنے
اگرچہ اپنے سفر مین گناہ کرنیوالا ہووے جب تک کہ اپنے شہر مین نہ داخل ہووے یا آدھے مہینے رہنے
کی نیت نکرے کسی شہر مین یا گانو مین تب تک اوسکے واسطے ہمیشہ رخصت ہے یعنے اجازت ہی
کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنے چار کی دو کرے پھر اگر نیت
کی مسافر نے آدھے مہینے سے کم رہنے کی یا نیت کی اقامت کے مدت کی یعنے آدھے مہینے رہنے
کی دو جگہہ مین یا کسی شہر مین داخل ہوا مگر اس ارادے پر کہ وہان سے کل جاوے یا پرسون اور اسمین
اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتون مین قصر کرے اور اسی طرح سے ایک لشکر ہی کہ وہ دار الحرب مین
داخل ہووے یا دار الحرب کے قلعے کو گھیر لیا یا اہل بغی کے تئین دار الاسلام مین شہر کے باہر گھیر لیا
تو ان سب صورتون مین اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کرینگے مگر مقیم نہونگے نماز کو قصر

کرینگے اسواسطے کہ وہ سب مقیم نہین ہوتے ہین اقامت کی نیت کرنے سے مگر بنجارے لوگ
اپنے خیمون مین اگر آدھے مہینے کی اقامت کی نیت کرینگے تو وہ مقیم ہوجاوینگے اسواسطے
کہ اونکی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اقامت
کے معنی رہنے کے ہین اور مقیم کے معنی رہنے والا اور فقہ کے علم مین اوس سے مراد ہے کہ جو شخص
کہ آدھے مہینے یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گانون مین نیت کرے یعنی ارادہ کرے
کہ مین یہان پندرہ روز رہونگا تب وہ شخص مقیم ہوجاوی **مسئلہ** مسافر کے حق مین چارگانی
نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑتے ہی دوگانی ہوجاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ فطار
کرنے کی رخصت ہوجاتی ہے اور اگر چاہے روزہ رکھے تو فضل ہے یہ مضمون عمدۃ الاسلام اور
تیسیر الاحکام کا ہے **مسئلہ** بندگی کا سفر جس طرح سے ہی اور گناہ کا سفر جس طرح سے رہزنی
برابر ہے یعنے مسافر دونون سے ہوگا **مسئلہ** اور مسافرت اور اقامت کی نیت کرنیمین سردار معتبر
ہے تابعدار نہین جس طرح سے عورت یا غلام یا سپاہی اون لوگونکے حق مین مالک کی نیت
معتبر ہے مگر جب اصلی وطن مین آوینگے تب بغیر مالک کی نیت کے مقیم ہوجاوینگے یہ دونون
مسئلے تیسیر الاحکام سے لکھے **مسئلہ** پھر اگر مسافر نے چارون رکعتین پوری پڑھین اور پہلے
قعدے مین بیٹھا تو اوسکا فرض تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام کی تاخیر کرنیکے سبب سے
اور اللہ تعالے کا صدقہ قبول نکرنیکے سبب سے اور دو رکعت جو اوسنے زیادہ پڑھین سو نفل
ہوئین اور اگر بیچمین نہ بیٹھا تو اوسکا فرض باطل ہوا پہلا قعدہ ترک کرنیکے سبب سے کیونکہ
مسافر کے واسطے وہ آخری قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہے فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی
ہے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** ایک مسافر ہے کہ اوسکی امامت مقیم نے کی نماز کے
وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت نکرے
اسواسطے کہ وقت مین مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری کی سبب سے مسافر پر چار ہوجاتا ہے
اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہین بدلتا ہی یہ شرح وقایہ مین ہی یعنے اگر مسافر کی ظہر

اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نکریگا اسواسطے کہ اوس نماز کے وقت مسافر پر دو ہی رکعت فرض تھین پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے **مسئلہ** کنز العباد مین لکھا ہی کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت مین اور وقت کے بعد جائز ہووے اگر دونو کا فرض ایک ہی ہووے مثلاً فجر یا مغرب دونو کی فوت ہوئین تو اس صورت مین اقتدا درست ہووے **مسئلہ** اور اگر مسافر امام ہووے اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ہے کہ مسافر کہہ دیوے کہ اَتِمُّوا صَلٰوتَکُم فَاِنِّی مُسَافِرٌ یعنے تم لوگ نماز پوری پڑھ لو اور مین تو مسافر ہون **مسئلہ** ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہوگا دونون وطن کے درمیان مین مدت سفر کی ہووے خواہ نہووے یہانتک کہ اگر وہ اب پہلے وطن اصلی مین داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کے مقیم نہوویگا اگر وطن اصلی سفر کرنے سے باطل ہوتا ہے یہانتک کہ اگر مسافر وطن اصلی مین داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتے ہی مقیم ہوجاویگا و لیکن وطن اقامت کا یعنے جس مقام مین پندرہ روز رہنے کی نیت کی ہو وہ باطل ہوتا ہے دوسری جگہہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کا کسی جگہہ پر تھا پھر اوسنے دوسری جگہہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ ان دونونکے درمیان مین مدت سفر کی نہین ہے تو اس صورت مین پہلی جگہہ وطن اقامت کی نہ باقی رہیگی یہانتک کہ اگر وطن اقامت مین پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت مقیم نہوویگا اور اسی طرح سے اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت باقی نرہیگا **مسئلہ** اور سفر اور حضر دونون فوت نمازونکو نہین بدلتے ہین یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت نمازونکو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازونکو سفر مین قضا کرے تو قصر نکرے اور حضر کہتے ہین مقیم کے مکان کو یعنے سفر کی الٹی حضر ہے یہ دونون مسئلے شرح وقایہ سے لکھے ہین

ستائیسوین فصل جمعے کی نماز کے بیان مین

جمعے کی فرض ہونیکے واسطے نو شرطین ہین جس شخص مین وہ نوون شرطین موجود ہووین اوس شخص پر جمعہ فرض ہووے پہلی شرط یہ ہی کہ شہر مین مقیم ہووے کہ مسافر پر جمعہ واجب نہین اور دوسری شرط یہ ہی کہ

کہ تندرست ہووے بیمار پر جمعہ واجب نہین اور تیسری شرط یہ ہی کہ آزاد ہووے غلام پر جمعہ واجب
نہین اور چوتھی شرط یہ ہی کہ مرد ہووے عورت پر جمعہ واجب نہین اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بالغ ہووے
لڑکون پر جمعہ واجب نہین اور چھٹی شرط یہ ہی کہ عاقل ہووے دیوانے اور لڑکے پر جمعہ واجب نہین اور
ساتوین شرط یہ ہی کہ اسلام ہووے اور یہ ظاہر ہی اور آٹھوین شرط یہ ہی کہ آنکھ سلامت ہووے
اندھے پر جمعہ واجب نہین اور نوین شرط یہ ہی کہ پانون سلامت ہووین لنگڑے پر جمعہ واجب
نہین اور اگر وہ شخص جسپر جمعہ واجب نہین ہے حاضر ہووی اور جمعہ ادا کرے تو درست ہی اور ظہر کا
فرض اوسکا ادا ہو جاوے اگرچہ جمعہ اوسپر واجب تھا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور جمعے کے ادا ہونے
کیواسطے چھ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف
ہے بعضونکے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس جگہہ مین امیر اور قاضی ہووے کہ شرع کا حکم پہونچاوے
اور حدونکو قائم کرے اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس وقت کہ وہان کے لوگ جمع ہووین
تو وہان کی بڑی مسجد مین نہ سماوین اور شرح وقایہ مین اسی قول پر فتوے ہی کہ جو مقام ایسا ہے کہ
اگر وہان کے لوگ سب جمع ہووین تو وہان کی جو سب سے بڑی مسجد ہووے اوسمین نہ سماوین
تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کے کنارے کی تفسیر یہ ہے کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہووے اور شہر کے
فائدے کے واسطے مقرر ہووی مثلاً گھوڑا دوڑانیکے واسطے یا لشکر اوترنے کے واسطے یا تیر اندازی
کے واسطے یا مردہ دفن کرنے کے واسطے یا جنازے کی نماز پڑھنے کے واسطے یا اسی طرح دوسرے
کامون کیواسطے مقرر ہووی تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم مین منا مین
خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست
نہین ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہووے یا اوسکا نائب **فائدہ** جس طرح
سے خطیب ہے اور یہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے اور نائب کے معنی محیط مین لکھے ہین کہ امیر ہووی یا
قاضی اور دونون ایک ہی بات ہین کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی **مسئلہ** شرح اوراد مین
لکھا ہی کہ مناسب نہین ہے کہ جمعے مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہووی **مسئلہ** فتاوی عالمگیری

مین لکھا ہی کہ جس شہر مین بادشاہ کافر ہووے تو وہان مسلمانونکو جمعہ پڑھنا درست ہی جس شخص کو
مسلمان لوگ قاضی ٹھہراوین گے وہ قاضی ٹھہریگا اور مسلمان پر واجب ہے کہ ایک مسلمان شخص کو
اپنا سردار مقرر کرین **تیسری** شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہووے یہانتک کہ اگر جمعے کی نماز کے
درمیان مین ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے اور **چوتھی** شرط یہ ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ
ہووے **مسئلہ** جمعے مین دو خطبے سنت ہین اون دونون خطبونمین اللہ تعالی کی صفت اور مومنون کے
واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہووے اور کوئی آیت قرآن کی پڑھے
اور اون دونون خطبون کے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھے اور بیٹھنے کا یہ اندازہ ہے کہ تمام عضوون مین
آرام آجاوے یعنے بدن مستا لیوے اور پہلے خطبے کو جہر سے پڑھے اور دوسرے کو بھی جہر سے مگر پہلے
سے کم اور جاڑے کے دنونمین خطبہ دراز پڑھنا مکروہ ہے اور کھڑا ہوکے طہارت کے ساتھ خطبہ پڑھے
اور اگر بیٹھ کے بغیر طہارت کے کسینے خطبہ پڑھا تو درست ہوا مگر مکروہ ہے یہ سب مسئلے شرح اوراد
سے لکھے ہین **پانچوین** شرط یہ ہی کہ جماعت ہووے اور جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین مرد
ہووین اور اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے مقتدی بھاگ جاوین تو اس صورت مین امام ظہر شروع
کرے اور اگر مقتدی بھاگین اور تین مرد رہ جاوین یا امام کے سجدہ کرنیکے بعد بھاگین تو ان
دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے یہ شرح وقایہ مین ہے اور **چھٹی** شرط یہ ہے کہ اذن عام
ہووے یعنے تمام لوگونکو حکم مسجد مین جانیکا ہووے اور جو شخص وہان جاوے وہ جانے پاوے
یہانتک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین جمع ہووین اور دروازہ مسجد کا بند کرین اور جمعہ ادا
کرین تو اس صورت مین جمعہ درست نہووے اور اسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے گھر مین
جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا رکھے اور آدمیونکو واسطے آنیکے اذن دیوے یعنے حکم دیوے کہ
جو چاہے سو چلا آوے تو اوسکی نماز درست ہووے عوام لوگ حاضر ہووین خواہ نہین اور اگر دروازہ بند
کرے یا دربان کو بٹھا دیوے دروازہ پر تا کہ لوگونکو اندر آنے سے منع کرین تو اس صورت مین جمعہ
درست نہووے یہ مضمون محیط کا ہے **مسئلہ** جس مقام کے شہر ہونے مین شک ہووے اور وہان کے لوگ

جمعہ ادا کرین جمعے کی سب شرطونکے ساتھہ تو مناسب ہی کہ وہانکے لوگ جمعے کے بعد چار رکعت
ظہر کی نیت سی احتیاط کیواسطے پڑھ لیوین اسواسطے کہ اگر جمعہ ادا نہوا ہووے تو ظہر پڑھنے سی اوس وقت کا فرض
اوس سے بے شبہہ ادا ہو جاوے یہ مضمون محیط کا ہے اور کنز العباد مین قنیہ کے واقعات سی لکھا ہی کہ قاضی
بدیع الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ چار رکعت جو جمعے کے بعد ظہر کی نیت سے ہمارے ملک مین پڑھی جاتی ہین
اون چارون رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ بھی پڑھو اسواسطے کہ اگر وہ چارون رکعتین جو فرض ہو جاوینگی
تو سورت پڑھنا کچھہ ضرر نکریگا اور اگر جمعے کی نماز صحیح ہوگی اور چار رکعت سنت ہو جاوینگی تو سنت مین
سورت پڑھنا واجب ہی مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جو شخص جمعے کے سوا سب نمازونمین امامت کے
لائق ہی وہ جمعے مین بھی امامت کے لائق ہی مسئلہ فتاوی محیط مین لکھا ہی اور مسافر لوگ جبکہ جمعے کو روز
شہر مین حاضر ہووین تو اکیلے اکیلے نماز ظہر کی پڑھ لیوین اور اسی طرح سے شہر کے لوگ جبکہ اونکا جمعہ
فوت ہو گیا اور قیدی اور بیمار اکیلے اکیلے نماز ظہر کی پڑھ لیوین کیونکہ اونکے واسطے جماعت مکروہ ہی مسئلہ
اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے ساتھہ جمعے کے روز شہر مین مکروہ ہی جبکہ معذور کا حکم بیان ہو چکا
تب غیر معذور کی ظہر بلا شبہہ مکروہ ہوئی یہ شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہی مسئلہ اور گانونکے
لوگ اور جنگلی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین ہے وہ جمعے کے روز جماعت کے ساتھہ پڑھین اذان
اور اقامت کہکر یہ مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہین ہے اوس
شخص کو جمعے کی نماز کے پہلے شہر مین ظہر پڑھنا مکروہ ہے اور پھر ظہر پڑھکے جمعے کی نماز کیواسطے
دوڑنا جس وقت کہ امام جمعے کی نماز مین مشغول ہووے ظہر کو باطل کرتا ہے جمعے کی نماز پاوے
یا نہین یعنے ظہر پھر پڑھ لیوے پہلے جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعے کی نماز مین تشہد مین یا
سہو کے سجدے مین ملے تو وہ شخص جمعے کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اوسنے جمعہ پایا یہ مضمون شرح وقایہ
کا ہی مسئلہ شرح وقایہ مین ہی کہ جب پہلے اذان ہووے تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ دیوین اور
جمعے کی نماز کیواسطے دوڑین اور شرح اوراد مین لکھا ہی کہ جس وقت کہ موذن جمعے کے روز پہر ڈھلے
پہلی اذان کہے تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعے کی طرف متوجہ ہووین جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے

اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے جب اذان کہی جاوے نماز کیواسطے جمعے کے روز دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اور چھوڑو تم سب خرید نا اور بیچنا اور بیع کی لفظ جو آیت مین ہے اس سے یہ مراد ہے کہ بیع ہووے خواہ دوسری چیز کہ جسمین آدمی شامل بیع کے مشغول ہوجاوے اور جمعہ بھول جاوے لیکن بیع کا ذکر اسواسطے کیا کہ بیع آدمی کے مقصدون مین بڑا مقصد ہے اور اوسمین آدمی کا فائدہ ہے سو خبردار کرنیکے واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے **مسئلہ** شرح اوراد مین فتاوی حجت سے لکھا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمعے کے روز منارے پر ہووے اسواسطے کہ اذان دور و نزدیک کے آدمیون کے خبر کرنیکے واسطے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ معنے اسکے یہ ہین کہ اے شرع کے حکمون پر ایمان لانے والے لوگو جبکہ اذان کہی جاوے نماز کیواسطے جمعے کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اللہ کی یاد کہا نماز اور خطبے کو یعنے خواہش کرو نماز اور خطبے کی طرف اور اوسکے واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑو خریدنا اور بیچنا **مسئلہ** شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنیکو اوٹھے تب نماز اور بات کرنا حرام ہوجاوے جبتک کہ خطبہ تمام نہووے اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسری بار امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کرکے خطبہ سنین اور امام کھڑا ہوکے باطہارت دو خطبے پڑھے ان دونونکے بیچمین ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے تب اقامت کہی جاوے اور امام آدمیون کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑھے **مسئلہ** کنز العباد مین لکھا ہے کہ ایک مرد ہے کہ وہ جمعے کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ مین نے فجر کی نماز نہین پڑھی تو اوٹھے اور فجر کی نماز قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْ نَسِیَھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ وَقْتُھَا یعنے جو شخص کہ نماز کے وقت سوگیا اوس نماز کو بھول گیا اور اوس سبب سے اوسکی نماز قضا ہوگئی تو چاہیے کہ اوس نماز کو پڑھے جس وقت کہ اوسکو یاد کیا اسواسطے کہ جس وقت کہ اوسنے یاد کیا ہے وہی اوس نماز کا وقت ہے اور دوسرے

اسواسطے کہ اگر وہ خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اسکا جمعہ فوت ہوگا اور فتاوی محیط مین بھی لکھا ہی فائدہ کنز العباد مین ینابیع سے لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ جمعے کے روز امام پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑھے مسئلہ کنز العباد مین ہے کہ جمعے کے روز غسل کرنا سنت ہے مسئلہ کنز العباد مین صلوۃ مسعودی سے لکہا ہے ہمارے عالمون کے قول کے موافق اور نیز اللہ کی رحمت ہو جیو کہ حدث حدث مین ملجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہوویں لیکن ایک ہی مین داخل ہو جاتا ہی جس طرح سے ایک مسلمان ہے کہ اوسکو حدث ہوا اور پھر جنابت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفے کا یا جمعے کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوینگے مسئلہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ جو شخص کہ جمعے مین جاوے اوسکے واسطے مستحب ہے کہ خوشبو مل لیوے اور اچھا کپڑا پہن لیوے اور ذخیرہ سے لکھا ہی کہ جمعے اور عیدین مین سوار ہو کے جانا دہشت نہین ہے مگر پیادہ جانا افضل ہی

اٹھائیسوین فصل عیدین کی نماز کے بیان مین

مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور خوشبو ملے اور اپنا اچھا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور مسجد کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے کرینگے مسئلہ اور عیدین کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑھی اور جو شرط کہ جمعے کے واسطے ہے وہی شرط عید کے واسطے بھی ہے واجب ہونے اور ادا ہونے کے حق مین یعنے جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب ہے اور جس شہر مین جمعہ ادا ہووے عید بھی ادا ہووے مگر خطبہ عیدین مین سنت ہے اور جمعے مین فرض یہ شرح وقایہ سے لکھا مسئلہ اور عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہین ڈھلتا ہے اور جب آفتاب ڈھلا تب پھر وقت نہین رہتا ہی یہ مختصر قدوری اور فتاوی محیط مین ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور امام مقتدیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اس طرح سے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کی کہے تب ثنا پڑھے بعد اوسکے تین تکبیرین کہے تب فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت مین پہلے قرآن پڑھنا شروع

کرے تب بعد قرأت کے تین تکبیر کہے اور رکوع کیواسطے دوسری تکبیر کہے یہ چھہ تکبیرین جو زیادہ ہین انمین ہاتھہ اوٹھاوے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھے اون دونو مین صدقہ فطر کے احکام بتلاوے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص نے اوسکی نماز نہ پڑھی تو وہ شخص اوسکی قضا نہ پڑھے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری مین ہے **مسئلہ** اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روز نہ پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھے اور تیسرے روز نہ پڑھے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاوے محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہے **مسئلہ** اور عید اضحے کے احکام عید فطر کے موافق ہین مگر اضحے مین مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کہانا نہ کہاوے اور نماز کے پہلے کہانا کہانا مکروہ ہی اور اسی پر فتوے ہے اور عید اضحے مین بلند آواز سے راہ مین تکبیر کہے اور خطبے مین تکبیر تشریق کی بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہے اور بعد اوسکے نہین اور عرفے کے روز واقفون کی مشابہت کیواسطے جمع ہونا کچھہ معتبر چیز نہین ہے کہ اوس سے ثواب ہووے اسواسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات کہتے ہین اوسمین حاضر ہونیکا حکم اللہ کی نزدیکی کیواسطے پایا گیا ہے اور عرفات کے سوا اور دوسرے مکان مین نہین یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور واقفین کہتے ہین اون لوگونکو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتے ہین **مسئلہ** اور تکبیر تشریق کی یعنے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عرفے کی فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردون کی جماعت کے ساتھہ پڑھا جاوے شہر کے مقیم پر اور اوس عورت پر جسنے مرد کے ساتھہ اقتدا کیا ہی اور اوس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کے آخر روز کے عصر تک واجب ہی یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور ایام تشریق کی نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرھوین ذی الحجہ کی عصر تک ہین **مسئلہ** اور مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نکرے اگرچہ امام ترک کرے **مسئلہ** فتاوی محیط مین ہے کہ باہر نکلنا عیدگاہ کی طرف عید کی نماز کیواسطے سنت ہے اگرچہ جامع مسجد مین سب آدمی سماوین **مسئلہ** محیط مین ہے کہ شہر سے دور نجاوین بلکہ شہر کے کنارے مین

عید کی نماز پڑھین اسواسطے کہ عید کی نماز درست ہونیکی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ بھی شہر ہے

اونتیسوین فصل خوف کی نماز کے بیان مین

مختصر قدوری مین لکھا ہے کہ جس وقت دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوس وقت امام دو گروہ کرے
ایک گروہ کو دشمن کی طرف کرے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے اور اوس گروہ کے ساتھ ایک
رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور جب دوسرے سجدے سے سر اوٹھاوے تب یہ گروہ دشمن کی طرف
جاوین اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آوے تب امام اون سبھون کے ساتھ
ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ گروہ سلام نہ پھیرین
اور دشمن کی طرف جاوین اور پہلے گروہ آوین اور نماز پڑھین اکیلے اکیلے ایک رکعت دو سجدے
کے ساتھ بغیر قرأت کے اور تشہد پڑھین اور سلام پھیرین اور دشمن کی طرف جاوین تب
دوسرے گروہ آوین ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ یا غیر قرأت کے اور تشہد پڑھین اور سلام
پھیرین یہ مسئلہ مسافر کا ہے اور اسی سے فجر کا مسئلہ بھی بوجھا گیا پھر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے
گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ اور مغرب مین پہلے گروہ
کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھنے کی حالت مین لڑائی
نکرین اور اگر لڑائی کرینگے تو نماز باطل ہو گئی اور اگر اس قدر خوف ہووے کہ گھوڑے سے اوتر نے
نسکین تو اکیلے اکیلے سوار ہوئے نماز پڑھین رکوع سجدہ اشارے سے کرین اور اگر قبلے کی طرف
منہ نکرسکین تو جس طرف چاہین منہ کرین یہانتک مضمون مختصر قدوری کا ہے مسئلہ شرح وقایہ
مین لکھا ہے کہ باطل کرتا ہے نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا اور سوار ہونا خلاصہ یہ ہی کہ یہ کام نماز پڑھتے
ہوئے منع ہین کہ نماز پڑھتے جاوین اور یہ کام کرتے جاوین اور اس طرح سے کہ ایک رکعت پڑھکے
جانا دشمن کی طرف اور پھر آکے اوسی نماز کو تمام کرنا درست ہی جیسا کہ لکھ چکے

تیسوین فصل جنازے کے احکام کے بیان مین

مسئلہ تیسیر الاحکام مین لکھا ہی کہ جب مریض مرنیکے قریب ہووے تب سرہونا توبہ کرے اور اگر اوس سے سکا

کچھہ حق ہووی تو اوسکو ادا کرے اور جو کسی سے کچھہ دشمنی ہووی تو اوسکو خوش کرے اور جو سنت ہووی
جس طرح سے مونچھہ کے بال کم کرتا اور ناخن ترشوانا وغیرہ سے او نپر مستعد ہووے مسئلہ جو شخص مرنیکو قریب
ہووے اوسکے واسطے سنت ہی کہ اوسکا منہ قبلے کی طرف کیا جاوے داہنی کروٹ اور کلمہ شہادت کا
سکھلا دیا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور ہدایہ کا ہی مسئلہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی
کہ اوسکے نزدیک بیٹھکے کلمہ شہادت کا کہین اور کلمہ شہادت کہنے کا اوسکو حکم نکیا چاہیے شاید تنگدلی
اور بیخبری سی دوسری بات کہدیوے اور یہی تیسیر الاحکام مین بہی لکھا ہی کہ اوسکے نزدیک کلمہ شہادت کا
زور زور کہی اور یہی اوسکا یاد دلانا ہی مسئلہ اور جب مرے تب اوسکی داڑھی باندھی اور اوسکی آنکھہ بند کرے
اور خوشبو آگ پر رکھکے اوسکا تخت اور کفن باسے اور باسنے کا شمار طاق ہووے یعنے ایک یا تین یا پانچ مرتبہ
اور باسنے مین تعظیم مردے کی ہی اور تخت پر رکھی اور کپڑے اوتارے اور اوسکا عورت چھپاوے اور ایک بیٹی کپڑیکی
جو اوسکی عورت غلیظہ چھپا سکے اوسکی عورت پر رکھے اسی پر فتوی ہی آسانی کیواسطے اور عورت غلیظہ دبر
اور خصیونکو کہتے ہین اور وضو کراوے بغیر کلی اور بغیر استنشاق کے اور اوس مردیکے اوپر وہ پانی جاری کرے
کہ جسکو بیری کی پتی یا اشنان گھاس ڈالکے جوش کیا ہووے یہ زیادہ صفائی کیواسطے ہی اور اگر بیری کی پتی یا
اشنان کا پانی نہووے تو فقط خالص پانی کفایت ہی اور اوسکا سر اور داڑھی گل خیرو سی دہووے تا کہ خوب
صاف ہو جاوے بعد اوسکے مردیکو بائین کروٹ لٹاوے اور غسل دیوے اس قدر کہ جو بدن تخت سی ملا ہووے
اوسکو پانی پہونچے بعد اوسکے دہنی کروٹ لٹاوے اور اسی طرح سی غسل دیوے اور پہلی بائین کروٹ لٹانا اسواسطے
کہا کہ جسمین داہنی طرف سی غسل شروع ہووے تب اوسکو ٹیکی دیکے بٹھالیوے اور اوسکے شکم کو نرم نرم ملے اور جو کچھہ
نکلے اوسکو دہووے اور اوسکے وضو اور غسل کو نہ دوہراوے تب بعد اوسکے ایک کپڑے سے پانی پونچھے اور اوسکا ناخن
نہ ترشے اور اوسکے بال مین کنگھی نکرے اور اوسکے سر اور داڑھی پر خوشبو ملے اور سجدیکے عضو پر کافور ملے اسواسطے کہ
خوشبو سنت ہی اور سجدیکے عضو خوشبو ملنے کیواسطے بہت بہتر ہین بسبب زیادہ بزرگی کی یہ شرح وقایہ اور
ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون ہے فائدہ اور سجدیکے عضو یہ ہین پیشانی اور ناک اور دونون ہاتھہ اور دونون
زانون اور دونون قدم مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ سنت کفن کی مردیکے واسطے ازار اور لفافہ ہی اور لفافہ

کہتے ہین اوس چادر کو جو کپڑونکے اوپر لپیٹی جاتی ہے اور متاخرین نے عمامہ بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہین اور عورتونکی واسطے پیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اوسکی پستان باندھی جاوین سنت ہی اور مرد کیواسطے ازار اور لفافہ بھی کفایت ہی اور عورت کیواسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بھی کفایت ہی **مسئلہ** اور ضرورت کے وقت جو کچھہ موجود ہووے کفایت ہی یہ عمدۃ الاسلام مین ہے **مسئلہ** ہدایہ مین لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا مکروہ ہے مگر ضرورت کی وقت درست ہی **فائدہ** لفافہ اس قدر ہووے کہ سر کے بال سے قدم تک چھپاوے اور ازار بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون محیط کا ہی **فائدہ** دامنی اوسکو کہتے ہین جو سر پر اوڑھائی جاتی ہی وہ دو گز کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہووے اور سینہ بند تین گز کی لانبی اور بغل سے زانوتک کی چوڑی ہووے یہ مضمون چلپی کا ہے اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہووے یہ مضمون شرح اوراد کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سے لکھا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اوسکو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض ہی کہ اوسکو کفن دیوین اور اگر بعضونکو مقدور نہووے تو وہ لوگ مقدور والونسے کفن طلب کرین **مسئلہ** اول پہلے لفافہ بچھاوے تب اوسکے اوپر ازار تب مردیکو پیراہن پہنا کے ازار پر رکھے اور ازار کو پہلے بائین طرف سے لپیٹے تب داہنی طرف سے لپیٹے تب بعد اوسکے لفافہ بھی اسی طرح سے لپیٹے اور عورتکو پہلے پیراہن پہناوین اور اوسکے سر کے بال کو دو حصے کر کے اوسکی چھاتی پر پیراہن کے اوپر رکھہ دیوی تب اوسکے اوپر دامنی اوڑھاوے تب اوسکے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کھلنیکا خوف ہووے تو کفن کو باندھ دیوی یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور سینہ بند عورتکا سب کفنونکے اوپر پہناوین یہ برجندی کا مضمون ہے **مسئلہ** شرح اوراد مین ینابیع سے لکھا ہی کہ جو کپڑا کہ آدمی کیواسطے زندگی مین پہننا حلال ہی مرد ہووے خواہ عورت تو اوس کپڑیکا کفن دینا بھی حلال ہی مرنیکے بعد اور فضل ہی سفید کپڑا کورا ہووے خواہ دھویا یہی مضمون محیط کا ہے **مسئلہ** اور اوسپر نماز پڑھنا فرض کفایہ ہی یعنی اگر ایک شخص پڑھی تو سب سے ساقط ہو جاوے اور اگر کوئی نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہووین اور نماز جنازیکی یہ ہے کہ پہلے تکبیر کہے دونون ہاتھونکو کان تک اوٹھاتا ہوا پھر بعد اوسکے ہاتھ اوٹھاوے اور ثنا پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے اور درود بھیجے نبی صلعم پر

پھر تکبیر کہے اور دعا پڑھے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے اور اوس نماز مین قرأت اور تشہد نہین ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اور نماز جنازیکی چار تکبیرین ہین اور جنازیکی نماز ادا کرنیکی یہ ترکیب ہے کہ یہی نیت کرے اس طرح پر نَوَیْتُ اَنْ اُوَدِّیَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ اَلثَّنَاءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَالدُّعَاءُ لِھٰذَا الْمَیِّتِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر عورت ہووے تو لِھٰذِہِ الْمَیِّتَۃِ اور امام ہووے تو نیت امام ہونیکی کرے اور مقتدی ہووے تو نیت اقتدا کی کرے اور نیت کے بعد پہلے تکبیر کہے ہاتھونکو کانو تلک اوٹھاتا ہوا اور پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھے دوسری تکبیر کہے اور دوسری تکبیر کے بعد یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور درود پڑھکے تیسری تکبیر کہے اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ یہ پڑھے چوتھی تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووے تو تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یہ پڑھکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر مردہ لڑکی ہووے تو اِجْعَلْہُ کی جگہہ پر اِجْعَلْھَا کہے اور شَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہہ پر شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے اور تکبیرین بلند کہے تب چوتھی تکبیر کے بعد داہنے بائین سلام کہے اور اون تکبیرون مین ہاتھہ نہ اوٹھاوے اور اگر پانچ تکبیر کہے تو مقتدی اوسکی تابعداری نکرے **مسئلہ** اور جنازے کی نماز مین ثنا اور درود اور دعا کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے یہ شرح اوراد سے لکھا ہے **مسئلہ** ہدایہ مین لکھا ہے جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مردے کے سینے کے برابر کھڑا ہووے مردہ عورت ہووے خواہ مرد اسواسطے کہ سینہ دل کی جگہ ہے اور دل میں ایمان کا نور ہے تو سینے کی برابر کھڑا ہونا شفاعت کی طرف اشارہ ہے اوسکے ایمان کے سبب **مسئلہ** شرح اوراد مین صلوۃ مسعودی سے لکھا ہے کہ اگر جنازے کی نماز مین قہقہہ مارکے ہنسے تو طہارت باقی ہے نماز کو دوہرا کے شروع کرے

مسئلہ اور بہتر ہے امامت کیواسطے بادشاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصبات
کی ترکیب سے اور ولی میّت کی اجازت سے امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی میت کے سوا اور دوسرے
نماز پڑھ گئے تو اگر ولی چاہے تو دوہرا وے اور اگر ولی میت نے پڑھ لی دوسرے لوگ نہ دوہراویں اور جو
مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اوسکی قبر پر نماز پڑھی جاوے جبتک شبہہ ہووے کہ وہ مردہ پھٹا
نہیں ہی اور اوسکا اندازہ تین روز تک کا ہے یعنے تین روز تک نماز پڑھی جاوے یہ مضمون شرح وقایہ
کا ہے فائدہ عصبہ یعنے قرابت والے کا نام ہی اور عصبات کا بیان فرائض کی کتاب مین
مفصل ہے مگر اسمین ضرورت کے موافق بیان کرتے ہین سو جس عصبہ کو ہم پہلے لکھینگے سو امامت
کیواسطے بھی پہلے مقرر ہوگا اور جسکو پیچھے لکھینگے سو امامت کیواسطے پیچھے مقرر ہوگا اور جو ترتیب لکھی ہے اوسکی یہی معنی ہین
عصبے کی قسم یہ ہے پہلے میت کی اولاد جس طرح بیٹا تب بعد اوسکے پوتا اور نیچے جہانتک حساب کرو دوسرے میت
کی جڑ جس طرح باپ تب بعد اوسکے دادا تیسرے میت کے باپکی اولاد جس طرح بھائی تب بعد اوسکے بھتیجا اور
جہانتک نیچے حساب کرو چھوتھے دادا کی اولاد جس طرح چچا تب بعد اوسکے چچیرا بھائی اور جہانتک
نیچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہووے تو اوسکا نام رکھا جاوے
اور غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رویا ہووے تو ایک پارچہ کپڑے
مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑھی جاوے اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ ایک
کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان تھا تو اوسکا ولی غسل دیوے جس طرح سے نجس چیزین دہوئی جاتی ہین
یعنے اوسکے غسل کو وضو سے شروع نکرے اور داہنی طرف سے شروع نکرے اور اوسکو ایک پارچہ
کپڑے مین لپیٹے اور ایک غار کھودے اور اوسکو اوسمین ڈال دیوے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ
اور سنت ہے جنازے کے اوٹھانے مین چار آدمی اس طرح پر کہ اوسکے آگے کے پائے اور
نیچے کے پائے کو اپنے داہنے کندھے پر رکھین تب اوسکے دوسری طرف کے آگے کے پائے
اور نیچے کے پائے کو اپنے بائین کندھے پر لیوین اور جنازے کو جلدی لیجاوین اور دوڑین
نہین یہ شرح وقایہ مین ہے یہ جنازہ اوٹھانے کی ترکیب جو شرح وقایہ سے لکھی اسی طرح محیط

مین بھی ہی اور لکھا ہے کہ یہ سنت ہے جس وقت کہ بہت سے اوٹھانیوالے ہووین کہ ایک ہی ایک
لیوین تو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ اوٹھانیوالا شروع کرے مردیکے داہنے طرف کے آگے کے پائے
سے اور وہ پایہ اوٹھانیوالیکا بھی داہنا ہووے اور جنازہ کندھے پر سے رکھنیکے پہلے مکروہ ہی
اور جنازیکے پیچھے چلنا مستحب ہی اور قبر کھودے اور لحد بناوے اور مردیکو لحد مین جو قبر سے قبلے کی
طرف ہی رکھے اور اوسکا رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور مردیکا منہ قبلے کی
طرف کر دیوے اور جو کفن کھلنے کے خوف سے کفن مین گرہ باندھی تھی سو کھول دیوے اور کچی اینٹ
اور بانس قبر مین برابر رکھے اور دفن کے وقت عورت کی قبر پر کپڑے سے پردہ کرے مرد کی قبر پر نہین
اور پختہ اینٹ اور لکڑی قبر مین بچھانا مکروہ ہی پھر اینٹ اور بانس بچھانیکے بعد مٹی دیوین اور
قبر کو ماہی پشت کرے اور مربع نکرے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ قرابتی محرم عورت کی قبر مین
اوترین عورت کے دفن کرنیکے واسطے اور اگر قرابتی محرم نہووین تو بیگانے لوگ جو بڈھے
اور نیک ہووین وہ اوترین اور اگر بڈھے نہووین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہووین
وہ اوترین یہ مضمون کنز العباد کا ہے مسئلہ کنز العباد مین منافع سے لکھا ہے کہ جنازہ قبر سے
قبلے کی طرف رکھے اور مردے کو اوسمین سے اوٹھاوے تب لحد مین رکھے مسئلہ اور جو شخص کہ
سمندر مین کشتی یعنے جہاز مین مر گیا تو اوسکو غسل دیوے اور کفن دیوے اور اوسپر نماز پڑھو اور
سمندر مین اوسکو ڈال دیوی اسواسطے کہ اوسکے دفن مین عذر ہی یعنے سمندر مین جہان زمین
نہووے یہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی مسئلہ اور قبر آدمی کے قد برابر طول ہووے اور آدمی
کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہ مضمون کنز العباد مین
ہے مسئلہ آدمی بے اذن ولی میت کی دفن کے پہلے پھر نہ آوین مسئلہ کنز العباد مین لکھا ہی کہ ایک
شخص کے تئین جنازیکی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیر دن کو جو فوت ہوئی ہین قضا کرے بغیر دعا کے
جبتک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہی اسواسطے کہ اگر قضا کریگا دعا سمیت تو مردیکو اوٹھا لیجاوینگے
تب اوسکی تکبیر فوت ہو گئی اور جب وہ اوٹھا لیجاوین تب تکبیر موقوف کر دین اسواسطے کہ نماز مردے پر ہوتی ہی اور مردہ نہین ہی

اکتیسوین فصل شہید کے بیان مین

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہووے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کی راہ سے اور اوس مارنے کے بدلے مین مال دنیا واجب نہووے یعنے وہ قتل خطا سے نہووے یا کافرون کی لڑائی کے میدان مین مردہ زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اوسکا حکم یہ ہے کہ جو کپڑا کہ مردہ کیواسطے ستر ہے اوسکے سوائے جو کچھ ہووے جس طرح پوستین اور قبا اور تاج اور ہتھیار اور موزہ ہی تو اوسکو اوتار لیوی اور اگر کفن کی قسم کی کوئی چیز کم ہووے جس طرح ازار وغیرہ ہے تو اوسمین زیادہ کر دی تاکہ کفن اوسکا پورا ہو جاوے اور اگر کفن کی قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے تو اوسکو اوتار لیوے اور اوسکو غسل ندیوی اور اوسپر نماز پڑھے اور اوسکو خون سمیت دفن کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** قتل خطا یہ ہی جس طرح سے ایک مسلمان نے مشرکون کی طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کے لگا تو یہ قتل خطا ہی اسمین مال دنیا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** وہ شہید ہے جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کے میدان مین زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانون نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اوس قتل کے بدلے مال نہین واجب ہے تو اوسکو کفن دیوی اور اوسپر نماز پڑھے اور غسل ندیوے یہ مضمون ہدایہ کا ہے **مسئلہ** اور جسکو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنون نے قتل کیا ہو کسی ہتھیار سے وہ شہید ہے یہ مضمون ہدایہ کا ہے **فائدہ** اہل بغی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف ہووے **مسئلہ** اور اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت کا جو شخص کہ شہر مین مارا ہوا پایا جاوی اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کیواسطے مارا جاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح سویا یا کھایا یا پیا یا علاج کیا یا اوسکو خیمے مین جگہ دی یا لڑائی کے میدان سے زندہ باہر نکلا یا ایک نماز کے وقت تک ہوش سے رہا یا کچھ وصیت کی ان سبکو غسل دیا جاوے اور اونپر نماز پڑھی جاوے اور اگر بغی ہونے کے سبب سے یا رہزنی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑھی جاوے

بتیسوین فصل کعبے مین نماز پڑھنے کی بیان مین

کعبے مین فرض اور نفل پڑھنا درست ہی اگرچہ مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہووے مگر اوسکی نماز نہ درست ہووے جسکی پیٹھ امام کے منہ کی طرف ہوگی اسواسطے کہ وہ امام کے آگے ہوگیا اور مکروہ ہے نماز پڑھنا کعبے کے اوپر اوسکی تعظیم کے واسطے مسئلہ ایک امام کے ساتھ لوگون نے اقتدا کیا کعبے کے گرد حلقہ باندھکے اور اونمین سے بعضے اپنے امام سے زیادہ نزدیک ہین کعبے کی طرف یعنی امام دو گز کے فرق پر ہی اور مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبے سی تو اس صورت مین وہ شخص اگر اوسی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز نہوگی اور اگر دوسری طرف ہے تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ کعبے مین چار طرف ہین چار دیوارکے حساب سے تو پھر جو شخص کہ اوس طرف کھڑا ہی کہ جس طرف امام ہی تو وہ شخص جس وقت کہ کعبے کی طرف سی امام زیادہ نزدیک ہی وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسرے تین طرف کے کھڑے ہونیوالونکے کیونکہ جو شخص کہ اونمین امام سے زیادہ کعبے کی نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہین ہے شرح وقایہ مین ہے

چوتھا باب روزے کے بیان مین

اور اس باب مین سات فصلین ہین

پہلی فصل روزے کے بیان مین

کھانا پینا جماع ترک کرنا فجر سی آفتاب ڈوبنے تک نیت کے ساتھ اسکو روزہ کہتے ہین اور روزہ رمضان فرض ہے سب مسلمانون عاقل اور بالغ پر اور اوسکا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سی ترک ہوا ہو تو اوسکا قضا رکھنا فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارے کا واجب ہے اور اوسکے سوا باقی سب نفل ہین یہ شرح وقایہ مین ہے اور رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت کرنا رات سی دوپہر کے قبل تک درست ہے اور دوپہر کو درست نہین اور اگر نیت فقط روزے کی کری کہ مین روزہ اللہ کا رکھتا ہون اور مقرر نکری رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہے اور اگر رمضان کے مہینے مین دوسرے واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سے ادا ہوجاویگا

اور اگر مریض یا مسافر رمضان مین دوسری واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کی نذر کی یعنی نذر کی کہ مین فلانے روز روزہ رکھونگا اور اوس روز دوسرے واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کی خواہ مسافر ہووے خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے کہ مین روزہ رکھونگا اور نیت قبل دوپہر کے کری اور دوپہر کے بعد نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کیواسطے شرط ہے رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ مین فلانا روزہ رکھتا ہون یعنی دل مین مقرر کری کہ فلانا روزہ رکھونگا یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونون صورتون مین اگرچہ اوسکا قول قبول نہوگا اور اگر افطار کری تو قضا کا روزہ رکھی یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووے تو رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہی اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووے یا زنا کی تہمت کسیکو اوسنے لگائی ہووے اور اوسکے بدلے مین وہ درے مارا گیا ہووے اور پھر اوسنے توبہ کی ہووے اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت آزاد خبر دین کہ ہمنے چاند دیکھا اور بغیر بدلی کی شرط ہے تینون مہینے کیواسطے کہ بہت سے آدمی گواہی دین تو اونکا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہی اور بعضون نے قاضی کی عقل پر چھوڑ دیا ہے اور یہی بہتر ہے یہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہے

دوسری فصل روزیکے فاسد ہونیکی اور اوسکی قضا اور کفاریکی بیان مین

جو شخص کہ قصداً جماع کری یا جماع کیا جاوے قبل یا دبر مین یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا کیواسطے خواہ دوا کے واسطے یا سینگی لگا دی یعنی پچھنا لیوے اور معلوم کری کہ میرا روزہ افطار ہوگیا اور پھر قصداً کھا لیوے تو ان سب صورتون مین قضا کا روزہ رکھے اور کفارہ دیوے ظہار کے کفاریکی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنیکے واسطے ہی دوسرے روزے کیواسطے نہین یہ شرح وقایہ مین ہے فائدہ اور کفارہ ظہار کا یہ ہی کہ ایک غلام آزاد کری اس شرط پر کہ وہ غلام مع لولا اور اندھا اور

اور اوسکے دونون انگوٹھے کٹے اور دونون پانؤن کٹے ہوئے نہووین یا ایک ہی طرف کا ایک
ہاتھ اور ایک پانؤن کٹا ہوا نہووے اور وہ غلام مکاتب جو تھوڑا مال دے چکا ہی نہووے اور مدبر اور
ام ولد نہووے شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہے **فائدہ** مکاتب کہتے ہین اوس غلام کو جسکو اوسکے
مالک نے لکھدیا ہی کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو مین تجکو آزاد کرون اور مدبر کہتے ہین اوس غلام کو
جسکو اوسکے مالک نے لکھدیا ہی کہ میرے مرنیکے بعد تو آزاد ہی اور ام ولد کہتے ہین اوس لونڈی کو
کہ جسکے لڑکا ہوا ہووے اوسکے مالک کا جنایا ہوا **مسئلہ** کفارہ روزے کا یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے
مسلمان ہووے یا کافر غلام ہووے یا لونڈی چھوٹا ہووے یا بڑا اور بہرا ہووے یا کانا یا اوسکا ایک ہاتھ
ایک طرف کا اور پانؤن دوسری طرف کا کٹا ہووے یا مکاتب ہووے اور کچھہ مال نہ دیا ہووے
تو ان سبکا آزاد کرنا درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور اگر غلام آزاد کرنے سے
عاجز ہووے تو دو مہینے برابر روزے رکھے رمضان کے مہینے کے سوا اور پانچ روز جنمین روزہ رکھنا
منع ہی اوسکے سوا اور اگر ان دونون عذر کے سوا اون دو مہینے کے بیچمین ایک روزہ بھی
توڑے تو پھر سے سر نو روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی عاجز ہووے تو ساٹھہ مسکین کو
آپ کھانا کھلا دے یا کسیکو نائب کر دے وہ کھلا دیوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام
مین اسطرحسے لکھا ہی کہ ایک عورت روزہ کفارے کا ادا کرتی ہی اور اون دو مہینے مین اوسکی حیض کے
ایام پڑ گئے تو پھر اوسکا روزہ برابر نہ ٹھہریگا تو اس صورت مین وہ کیا کرے تو اوسکا جواب یہ ہی
کہ اوسکے حق مین روزہ افطار کرنا مباح ہی اور اوسکے حق مین تتابع شرط نہین ہی اسواسطے
کہ وہ معذور ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ مین لکھا ہی **فائدہ** تتابع کے یہ معنی ہین برابر لگاتار
مسئلہ اور اگر خطا سے روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کلی کرنے لگا تب اوسکے
حلق مین بغیر قصد کیے ہوئے پانی گیا یا کسینے اوسکو زبردستی افطار کروا دیا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان مین
دوائی ڈالی یا سر کے زخم مین دوائی لگائی اور اوسکی دماغ مین وہ اگئی یا شکم کے زخم مین دوا لگائی اور اوسکی
پیٹ مین وہ گئی یا اوسنے سنگریزہ نگلا یا پھر منہ بھر اپنی خواہش سے کی یعنی آپسے ردلایا یا پکڑ کھایا یا افطار

کیا اس شبہ سے کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ کھایا اور شبہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا
تب پھر قصداً کھایا یا عورت سوتی تھی اور اوسکے مرد نے جماع کیا سونے مین یا رمضان کے
تمام مہینے مین نہ روزہ رکھنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزے کی نیت نکیے تھا اور کچھہ
کھایا تو ان سب صورتون مین فقط قضا کرے اور اگر کھایا یا پیا یا جماع کیا اور اوسکو یاد نتھا کہ مین روزہ
ہون یا سویا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ دیا
یا غیبت کی یا اوسپر قے غالب ہوئی اور اوسنے قے کی یا تھوڑی تھوڑی قے کی یا جنب تھا
صبح ہو گئی اور غسل نکیا یا اپنے ذکر کے سوراخ مین پانی ڈالا یا اپنے کان مین تیل ڈالا یا غبار یا دھوان
یا مکھی اوسکے حلق مین داخل ہوئی تو ان سب صورتون مین روزہ نگیا اور اگر منھہ پر ستا ہی یا برف پڑتی ہو
اور اوسکے منہ مین جاوے تو اوسکا روزہ فاسد ہووے اور اگر وطی کیا مردے سے یا چارپائی سے یا فرج
کے سوا دوسرے بدن مین جس طرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتون مین اگر انزال
ہوا تو قضا کرے اور اگر انزال نہوا تو قضا نکرے ایک شخص نے گوشت کھایا جو اوسکے دانت مین
چنے برابر رہا تھا تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم رہا ہوگا تو قضا نکرے مگر جس وقت
کہ اوس گوشت کو منہ سے نکالکر ہاتھہ مین لیا تب کھایا اگرچہ چنے سے کم تھا مگر قضا کرے فقط اور اگر
کسی شخص نے ایک تل نگلا تو اوسکا روزہ فاسد ہوا مگر جس وقت کہ اوس تل کو کوچیگا تو اوسکے منہ مین
چھتر کے نا چیز ہو جاویگا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی قے یعنے منہ بھر قے آکے پھر جاوے
یا وہ آپ سے پھیرے تو روزہ فاسد ہوگا اور تھوڑی سی قے سے دونون حالت مین فاسد نہوگا اور
امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ قے کو آپ سے پھیری اگرچہ تھوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قے کے پھر جانے سے
اگرچہ بہت ہو فاسد نہوگا اور بہت سی قے کے آپ پھیرنے مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی
قے کے پھر جانے سی بالاتفاق فاسد نہوگا اور تھوڑی سی قے کو آپ سے پھیرنے مین ابو یوسف رحمہ اللہ
کے نزدیک فاسد نہوگا خلاف محمد رحمۃ اللہ کے اور بہت سی قے کے پھر جانے سے ابو یوسف
کے نزدیک فاسد ہوگا امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں یہ سب مسئلے شرح وقایہ مین ہین مسئلہ

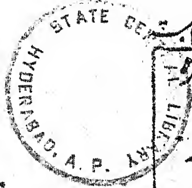
ایک صانع ریشم کا کام کرتا ہے اور اوسنے ریشم منہ مین ڈالا اور سبزی یا زردی یا سرخی رنگ کی نکلی اور تھوک مین ملی اور تھوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اوس تھوک کو اوسنے نگلا اور اوسکو روزہ اپنا یاد ہے تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا یہ کنز العباد مین ہی

تیسری فصل روزونکے مکروہات کے بیان مین

مسئلہ مکروہ ہے روزہ دار کیواسطے کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چبانا مگر لڑکے کیواسطے جس وقت کہ ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز اس طرح کی نملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کھلا سکے اور مکروہ ہی بوسہ لینا جس وقت کہ جماع سے بے دہشت نہووی مسئلہ اور سرمہ دینا اور مونچھ مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد ہووے مکروہ نہین ہے یہ شرح اوراد مین ہے مسئلہ مسواک کرتا رہے ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل خواہ بعد کچھ دہشت نہین ہے یہ شرح اوراد مین ہی مسئلہ اگر کسی عورت کا مرد بدخو ہووے کہ نمک کی زیادتی کیواسطے لڑائی کرے تو اوس وقت اگر نمک چکھے تو مکروہ نہووے یہ عمدة الاسلام مین ظہیریہ لکھا ہی اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ مکروہ ہی دو روزے رکھنا اس طرح پر کہ اون دو نونکے بیچ مین افطار نکرے اور مکروہ ہی صوم الصمت اور اسکے یہ معنی ہین کہ روزہ رکھے اور بات نکرے چپ رہے اسواسطے کہ یہ مجوس کا کام ہی یہ مضمون شرح اوراد مین ہے مسئلہ مکروہ ہی روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہ شرح اوراد مین سراجیہ سے لکھا ہے مسئلہ جو بڈھا ضعیف کہ کم روزی کے سبب سے روزہ رکھنے سے عاجز ہووے تو وہ روزہ نرکھے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیوے عید فطر کے صدقہ کی طرح اور عید الفطر کے صدقے کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور جب اوس بڈھے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہووے تب اوس روزے کی قضا ادا کرے شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور عورت حاملہ اور عورت دودھ پلانیوالی جس وقت کہ اپنی جان یا بچے کی جان کا خوف رکھے یا مریض ہووے اپنی مرض کی زیادتی کا خوف کرے یا مسافر ہووے تو یہ چارون افطار کرین اور جب ان چارونکا عذر دفع ہووے تب روزے کی قضا ادا کرین بغیر صدقے کی شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نکرے تو اوسکو روزہ رکھنا مستحب ہی

اور نقصان کرے تو اوسکو افطار کرنا ہے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جو شخص کہ سفر مین مر گیا تو
اوسکے روزیکے بدلے مین صدقہ نہ دیا جاویگا اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا
تب مرا تو اوسکے روزیکے بدلے مین اوسکا ولی صدقہ دیوے اس طرح پر کہ اگر وہ شخص صحت اقامت
کے بعد اوسکے جتنے روزے فوت ہوئے تھے اوتنے روز جی کے مرا ہووے تو اوسکے سب روزے کے
بدلے صدقہ دیوے اور اگر اوتنے روز نہین جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اوتنے ہی
روزنکے روزے کا صدقہ دیوے اوسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص کے دس روزے سفر مین
یا بیماری مین فوت ہوے اور وہ شخص رمضان کے بعد دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو
اوسکے دسون روزے کے بدلے صدقہ دیا جاویگا اور اگر رمضان کے بعد پانچ روز کے مقیم یا پانچ روز
تندرست رہا تب بعد اوسکے مرا تو اوسکے پانچ ہی روزیکے بدلے کا صدقہ دیا جاویگا اور صدقہ
دینے کیواسطے یہ شرط بھی ہی کہ وہ شخص مرتے وقت کسی سے وصیت کر گیا ہووے کہ میرے روزیکے بدلے
صدقہ دینا اور اوسنے جس قدر مال چھوڑا ہے اوسکے مال کے تیسرے حصے مین سے ادا کیا جاویگا
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزیکے صدقے کے برابر ہی
یعنے ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزے کے صدقے کے برابر صدقہ دیوے یعنی کوئی شخص
مر گیا اور اوسکی نمازین فوت ہوئی تھین تو اوسکے ولی اس قدر صدقہ دیوین اوسکے مال
مین سے اور اوسمین بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہووے مرتے وقت مسئلہ اور رمضان کی قضا
چاہے برابر لگتار ادا کرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجاوے تو اوسی
رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روزیکی قضا کرے بغیر صدقے کے یعنے اوسکو صدقہ دینا
نہوگا یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ مگر مستحب ہے کہ برابر لگتار قضا ادا کرے جسمین اوسکے کندھے سے واجب
جلدی ساقط ہو جاوے یہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور مردیکا ولی مردیکے روزے کے بدلے
روزہ نرکھے اور اوسکی نماز کے بدلے نماز نپڑھے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور نفل کا روزہ جب کسی نے
شروع کیا تب اوسے اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہی اور اگر اوس روزیکو توڑے تو اوسپر قضا اوس

روزیکی قرض ہووے مگر جس ایام مین روزہ رکھنا منع ہی اگر اوس ایام مین نفل کا روزہ رکھیگا تو اوسکا تمام کرنا فرض نہووے گا اسواسطے کہ اوس ایام مین روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کس طرح فرض ہووے اور جن ایام مین روزہ رکھنا منع ہی وہ پانچ روز ہین ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید اضحیٰ کے دن اور تین روز اوسکے بعد یعنے ذی الحجہ کی گیارھوین بارھوین تیرھوین **مسئلہ** اور نفل کا روزہ بغیر عذر نہ توڑے اور ضیافت کے عذر سے نفل کا روزہ توڑنا مباح ہی اور یہ حکم ضیافت کرنیوالے اور ضیافت کھانیوالے دونوں کیواسطے ہی یعنے نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دونوں کے واسطے ہے یہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اگر رمضان مین دن کو ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز کچھہ کہاوے نہ پیوے رمضان کی بزرگی کے سبب سے اور اوس روزے روزیکی قضا نہ ادا کرے اگرچہ دوپہر کے پہلے بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روزیکی کی تھی اور بعد نیت کے کچھہ کھایا تب بھی قضا کرے اسواسطے کہ صبح کو اوسپر فرض نہ تھا اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر اپنے گھر آیا تو یہ دونوں باقی روز نہ کچھہ کھاوین نہ پیوین اور اوس روزے روزنے کی قضا ادا کرین یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** ایک مسافر نے افطار کی نیت کی بعد اوسکے اپنے گھر آیا تب نفل روزے کی نیت کی اور نیت کرنے کا وقت تھا یعنے دوپہر کے پہلے تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مہینا تھا اوسپر اوس روزے کا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہے اوسی طرح سے اگر مقیم نے رمضان مین دن کو سفر کیا تو اوسپر بھی روزے کا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** چھہ عذر ہین کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کر دیتے ہین پہلے سفر اور دوسرے وہ مرض جو روزے سے زیادہ ہووے یا اوسکو ہلاک کرے تیسرے عورت کا حاملہ ہونا چوتھے دودھ پلانا مگر جب روزے سے ان دونوں عورتوں کی جان کو یا اونکے لڑکے کو نقصان ہووے اور پانچوین بڑی شدت کی پیاس جس سے ہلاک ہونیکا خوف ہووے اور چھٹے بڑی شدت کی بھوک جس سے ہلاک ہونیکا خوف ہووے یہ مسئلہ شرح اوراد کا ہے **مسئلہ**



جس وقت غازی رمضان کے مہینے مین دشمن کے مقابل ہووی اور خوف کرے کہ اوسکو روزہ کم زور کر دیویگا تو اوسکے واسطے افطار کرنا افضل ہے اسواسطے کہ کم زوری کے سبب جو خلل کہ دین مین ہوویگا یعنے وہ شخص کفارونکے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اوس خلل کا بدلہ بغیر اوس وقت کے نہو سکیگا اور جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضان کے روزے مین ہوویگا تو اوسکا بدلہ دوسرے ایام مین ہو سکیگا تو اسواسطے افطار کرنا افضل ہوا یہ شرح اوراد مین ہے لکھا **فائدہ** غازی کہتے ہین اون مسلمانون کو جو کفارون سے دین کیواسطے لڑائی کرتے ہین **مسئلہ** مستحب ہے روزہ رکھنا ایام بیض مین ایام بیض کہتے ہین ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین کو مگر ذی الحجہ کی تیرھوین کو نرکھے یہ شرح اوراد سے لکھا

چوتھی فصل اعتکاف کے بیان مین

اعتکاف سنت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی یہ ہین کہ اعتکاف کی نیت کرکے دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد مین جسمین جماعت ہوتی ہی اور بہت کم مدت اوسکی ایک روز ہے تو پھر جو کوئی اعتکاف کرے اور ایک روز تمام ہونیکے پہلے چھوڑ دیوے تو اوسپر اوسکی قضا ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** اعتکاف سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ نبی صلعم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرہ مین یہ مضمون شرح اوراد اور ہدایہ مین ہے **مسئلہ** محیط مین لکھا ہی کہ اعتکاف دو قسم ہے پہلے قسم نفل اور نفل کے یہ معنی ہین کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نکرے اور دوسرا واجب اور اوسکے یہ معنی ہین کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کری خلاصہ یہ ہے کہ واجب وہ ہی کہ اعتکاف کی نذر کری مثلاً کہی کہ مین اللہ کیواسطے اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینے یا ایک برس اور نفل وہ ہی کہ مسجد مین اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب نکری اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہے **مسئلہ** اور معتکف مسجد مین سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کیواسطے جس طرح پیشاب یا پاخانہ یا جمعے کیواسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جسکا مکان جامع مسجد سے دور پڑے تو وہ ایسے وقت جاوے کہ جمعہ پاوے اور سنتین پڑھے جمعے کے پہلے چھ رکعت

دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعے کے بعد چھ
رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت مسئلہ اور اس قدر سے زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد
مین اعتکاف کو فاسد نہین کرتا ہے یہ شرح وقایہ مین ہے اور یہی ہدایہ مین ہے کہ اگر معتکف جامع مسجد
مین جمعہ اور اوسکے قبل کے بعد کی سنت پڑھنے سے زیادہ ٹھہر رہا تو اوسکا اعتکاف فاسد
نہوگا اسواسطے کہ جامع مسجد مین بھی اعتکاف کی جگہ ہے مگر یہ مستحب نہین ہے اسواسطے کہ اوسنے
ایک ہی مسجد مین اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دو مسجد مین بغیر ضرورت کے اعتکاف نہ ادا کرے
مسئلہ اور اگر بغیر عذر کے مسجد مین سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہووے
اور کھاوے اور پیوے اور خرید کرے مسجد مین بغیر سودا حاضر کیے ہوئے یعنے سودا لاکے نہ بیچے
اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نکرے اور چپ رہنا ہے اعتکاف مین اور نہ نیک بات کے
سوا کچھ بولے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ مکروہ ہے اعتکاف مین چپ رہنا اور مستحب ہے
اللہ کا ذکر یہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہے مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہے وطی اگرچہ
راتکو ہووے یا سہو سے اور معتکف کا وطی کرنا غیر فرج مین اور بوسہ لینا اور عورت کا چھونا اور اگر
وہ منزل ہووے تو اعتکاف کو باطل کرتا ہے اور اگر منزل نہووے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا اگرچہ
یہ کام اعتکاف مین حرام ہے یہ شرح وقایہ مین ہے اور یہی مضمون ہدایہ کا ہے فائدہ وطی کہتے ہین
جماع کو مسئلہ اور عورت کیواسطے اعتکاف اوسکے گھر مین کی مسجد مین ہے اور گھر مین کی مسجد سے
وہ مقام مراد ہے جو نماز کیواسطے مقرر ہے اسواسطے کہ اوسکے واسطے اوس مکان مین بڑا
پردہ ہے اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد مین تب بھی درست ہے یہ کنز العباد مین کافی سے
لکھا ہے مسئلہ عورتکو نہین لائق ہے کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن اعتکاف کرے یہ کنز العباد مین
سراجیہ سے لکھا ہے اور جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کی دو روز کا واجب کیا تو اون روزونکی راتین بھی
اوسکو اعتکاف کرنا واجب ہو گیا برابر لگتا تار اگرچہ اوسنے برابر لگتا تار اعتکاف کرنیکی نیت نہین کی تھی
یہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہے مسئلہ اور دو روز کی نیت کی تو دونون روز کی راتین بھی داخل ہو جاینگی

پانچوین فصل صدقہ فطر کے بیان مین

صدقہ فطر کا گیہون یا اوسکے آٹے یا اوسکے ستو سے یا سوکھے انگور سے آدھے صاع اور جو یا اوسکے آٹے سے ایک صاع اور وہ صاع جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے یہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور اوس صاع سے مراد صاع عراقی ہے اور صاع عراقی چار من کا ہے اور من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا ہے استار کے معنی سیر تو اس حساب مین من ایکسو اسی مثقال کا ٹھہرا یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط پانچ جو کا یہ شرح وقایہ کی باب زکوۃ الاموال مین ہی **فائدہ** صاع آٹھ رطل کا ہے اور ہر رطل بیس سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھہ درم شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایکہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹھہرا اور ایک درم چودہ قیراط کا ہے اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایکدرم ستر جو کا ہے اور گھونگچی کے حساب سے ایک درم تیئیس گھونگچی ایک جو کا ہے یہ مضمون شرح اوراد کا ہے **فائدہ** ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹھ سو جو ہوا اور اس قدر جو کی چوبیس ہزار دو سو چھیاسٹھ رتی ہوئین دو جو اوپر اور رتی ہوتی ہے تین جو کی اور اس قدر رتی کا تین ہزار اور تینتیس ماشہ ہوا دو رتی اور دو جو اوپر اور ماشہ ہوتا ہے آٹھ رتی کا اور اس قدر ماشہ کا دو سو بادن تولہ ہوا نو ماشے اور دو رتی اور دو جو اوپر اور تولہ ہوتا ہے بارہ ماشے کا اور اس قدر تولے کا تین سیر ہوا اڑھائی چھٹانک تین ماشے دو رتی دو جو اوپر یعنے ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولے نو ماشے دو رتی دو جو اوپر اور یہ حساب جونپوری سیر کا ہے اور جونپوری سیر چھیانوے روپیہ بنارسی کا ہے اور اور بنارسی روپیہ دس ماشے کا ہے اس طرح سے اپنے شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے لگا لیوے اسی واسطے ہمنے تولہ بھی لکھ دیا ہے کیونکہ تولے سے سیر بنا لینا آسان ہے اور تولہ سب شہر والے سمجھ جاتے ہین **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر ہووے یعنے آزاد ہووے کسیکا غلام نہووے اور مسلمان ہووے اور وہ شخص مالک ہووے نصاب زکوۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہووے اوسکے رہنے کے گھر سے اور اوسکے لباس سے اور اوسکے گھر کے اسباب سے اور اوسکی سواری کے گھوڑے سے اور اوسکے ہتھیار سے اور اوسکے غلام سے جو خدمت کیواسطے ہین اگرچہ اوس شخص کو مال ملے ہوئے ایک

برس نہ گذرا ہووے بخلاف اوس نصاب کے جسمین زکوۃ دینا واجب ہوتا ہے کیونکہ اوس نصاب
مین شرط ہے کہ مال ملنے کے روز سے ایک برس گذرے تب زکوۃ دیوے اور صدقہ فطر دینے کیواسطے
شرط نہین ہے اور ایسے شخص پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہے یہ مضمون
ہدایہ اور شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اور نصاب زکوۃ کہتے ہین سونیکے حساب سے بیس مثقال
سونے کو اور ایک مثقال سوچکا اور چاندی کے حساب سے دوسو درم کو تو پھر جو شخص اس قدر
مال کا مالک ہووے تو اوسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** اور جس شخص پر صدقہ
فطر کا واجب ہے وہ ادا کرے اپنی جان کیواسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اگر وہ لڑکا
مالک نصاب کا نہووے اور اپنے غلام لونڈی کی طرف سے جو خدمت کیواسطے ہین اگرچہ مدبر ہووے
یا ام ولد ہووے یا کافر ہووے اور اپنی جورو کی طرف سے اور بڑے لڑکے کی طرف سے صدقہ فطر کا نہ دیوے اور اپنے
چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہے نہ دیوے بلکہ اوسکے مال مین سے دیوے اور مکاتب کی طرف سے اور اوس غلام
کی طرف سے جو سوداگری کیواسطے ہے نہ دیوے اور اوس غلام کی طرف سے جو بھاگنے والا ہے نہ دیوے
مگر جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آیا ہووے تو اوسکی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام
دو شریک کے بیچ مین ہووین تو اون غلامون کی طرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہووے
اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا
عید الفطر کے صبح ہونیکے پہلے اوسکے واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقہ فطر کا واجب نہین ہوتا ہے
اوسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مر گیا یعنے صبح ہونیکے پہلے چاندرات کو مرا یا مسلمان ہوا یا
پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونیکے بعد تو ان دونون پر صدقہ واجب نہین ہوتا ہے اور اگر صدقہ
فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہے اور مستحب ہے صدقہ فطر کا صبح ہونیکے بعد جلدی دینا اور اگر
تاخیر کرے صدقہ دینے مین تو اوسکے کندھے سے صدقہ ساقط نہووے بغیر دیئے ہوئے **مسئلہ**
اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پلانیوالی روزہ رمضان کا افطار کرے
تو ان ہونکے کندھے سے صدقہ فطر کا ساقط نہووے یہ عمدۃ الاسلام مین ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین

سراجی سے لکھا ہی کہ صدقہ فطر کے دینے مین تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو قبول ہونا روزے کا اور دوسرے نجات پانا موت کے وقت جانکندن کی ایذا سے اور تیسرے بے دہشت ہونا قبر کے عذاب سے

چھٹی فصل قربانی کے بیان مین

مسئلہ ایک بکری قربانی کرنا ایک آدمی سے درست ہی اور ایک گای یا ایک اونٹ قربانی ایک آدمی سے بھی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گاے یا ایک اونٹ قربانی کرین تب بھی درست ہی مگر جبکہ ساتون آدمی برابر ساتوان حصہ قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بھی ساتوین حصے سے کم قیمت دیویگا تو کسیکی قربانی نہ درست ہوگی یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور قربانی اونٹ اور گاے یا بھینس اور بکری ہی درست ہی یہ قدوری مین ہے **فائدہ** دنبہ اور بھیڑی بکری کے جنس مین داخل ہی اور بھینس گاے کی جنس مین داخل ہے **مسئلہ** اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کرین اٹکل نہین مگر جب گوشت کے ساتھ پایہ اور چمڑا بھی ملا کر تقسیم کرین تو ڈر ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کے حصے مین کچھ گوشت اور کچھ چمڑیکا ٹکڑا ہووی اور خواہ ایک حصے مین گوشت اور پایچہ ہووی اور دوسرے حصے مین گوشت اور چمڑا ہووے یہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور اگر ایک شخص نے قربانی کیواسطے ایک گاے خریدی اور خریدنے کے بعد چھہ آدمی اور بھی شریک ہوگئے تو درست ہی اور یہ شریک ہونا خریدنیکے پہلے مستحب ہے کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور قربانی واجب نہین ہے مگر اوسی پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے واجب ہونیکا بیان اوپر گذر چکا اور قربانی جو واجب ہی سو پیغمبر کی قربانی سے کہ آپ نے فرمایا مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اسکے یہ معنی ہین کہ جو شخص کہ مقدور والا ہووے اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے اور قربانی اپنی جان ہی کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے نہین بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکے کے مال سے اوسکا باپ یا اوسکا وصی قربانی کرے اور لڑکا آپ ہی گوشت کھاوے اور جو اوسکے کھانے سے باقی رہی تو اوس

گوشت کو اوس مین [illegible] کے فائدہ پاوے مثلاً لباس یا موزہ یہ شرح وقایہ
مین ہے **فائدہ** اور وصی کے یہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکے کے باپ مان مر گئے اور کسی شخص کو وہ
لڑکا سونپ گئے تو جسکو لڑکا سونپا ہے وہی شخص وصی ہے مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عید اضحی کی
نماز کے بعد ہے اگر شہر مین قربانی کرے اور اگر شہر کے سوا دوسرے مکان مین قربانی کرے تو نحر کی روز کی
صبح ہونیکے بعد اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو کہتے ہین اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ
کی بارھوین تاریخ تک ہے آفتاب کے ڈوبنے سے تھوڑا سا پہلے تک اور جو شخص کہ قربانی کے اول ایام مین
صاحب مال تھا اور آخر ایام مین فقیر ہو گیا تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوویگی اور اگر پیدا ہوا ماکی
شکم سے قربانی کے آخر روز مین تو اوسپر قربانی واجب ہوویگی اور اگر قربانی کی آخر روز مین مر گیا
تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوویگی یہ شرح وقایہ کا مضمون ہے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ مکروہ ہے ذبح
کرنا راتکے وقت اور بھی مضمون کنز العباد مین ہدایہ سے لکھا ہے کہ راتکو ذبح کرنا درست ہے مگر مکروہ ہے
اسواسطے کہ شبہہ ہے کہ اندھیری رات مین ذبح کرنیمین غلطی ہووے مسئلہ اور اگر قربانی ترک کی اور
اوسکا ایام گذر گیا تو جس شخص نے نذر کی ہووے کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہووے اور قربانی کیواسطے
جانور خرید کیا ہووے تو اس صورت مین لازم ہے یہ دونون زندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب مال
ہووے تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہے یا نہین اسواسطے کہ اوسکے اوپر قربانی واجب
ہے خرید کرے خواہ نہین یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور درست ہے چھہ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا اور
چھہ مہینے سے کم کا درست نہین اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہین اور گاے دو برس یا زیادہ
کی اور دو برس سے کم کی درست نہین اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی درست
نہین اور اگر قربانی کا جانور منڈا ہووے یعنے بے سینگ کا یا بدھیا ہووے یا دیوانہ ہووے تو قربانی
کرنا درست ہے اور اگر اندھا ہووے یا کانا ہووے یا بہت لاغر ہووے یعنے اس قدر لاغر ہووے کہ اوسکی
ہڈیو مین مغز نہووے یا لنگڑا ہووے اس قدر کہ قربانی کرنیکی جگہہ تک نہ جاسکے تو ان سب جانورونکو
قربانی کرنا درست نہین اور لاغر کے معنی دبلا یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور جس جانور کا ایک

ہاتھہ یا ایک پانوٴن کٹا ہووے یا اوسکا کان تیسرے حصے سے زیادہ کٹا ہووے یا اوسکی دم تیسرے
حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکی آنکھہ تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکا چوتڑ تیسرے
حصے سے زیادہ کٹا ہووے تو ان سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین یہ شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اور قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت مین سے آپ کھاوے اور غنی اور فقیر کو کھلاوے
اور جمع کر رکھے یہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ**
تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اوسکو لینا درست
ہے **مسئلہ** اور مستحب ہے تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیال دار کو صدقہ نکرنا ہو اور
لڑکوں بالے فراغت سے کھاوین اور ذبح کرنا اپنے ہاتھہ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے اور اگر بخوبی ذبح
نکر سکے تو دوسرے کو حکم کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور قبلے کی طرف اوس جانور
کا منہہ کر دیوے اور ذبح کے وقت بسم الله الله اكبر اللهم منك واليك ان صلاتي و
نسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول
المسلمين اللهم تقبل من فلان بن فلان اور فلان بن فلان کی جگہہ قربانی کرنیوالے
اور اوسکے باپ کا نام لیا جاوے مثلاً اس طرح پڑہے اللهم تقبل من عبد الله بن عمر
اور ذبح کرکے چھوڑ دیوے جب سرد ہووے تب اوسکی کھال کھینچے اور گوشت بناوے یہ مضمون نفع العباد کا ہے

ساتوین فصل عقیقے کے بیان مین

مسئلہ شرعة الاسلام مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ عقیقے کا یہ حق ہے کہ بیٹا پیدا ہووے تو دو
بکری اور بیٹی پیدا ہووے تو ایک بکری ذبح کرے اور نبی صلعم نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہے نبی ہونیکے
بعد اور عقیقے کے ذبح کرتے وقت کہے اللهم هذه عقيقة ابني فلان دمها بدمه و
لحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم اجعلها فداء لابني
من النار بسم الله الله اكبر اور فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام لیوے اور عقیقے کی ہڈی
نہ توڑے یعنی اوسکو پکاوے تو یا پورا عضو اور ڈالی کو ایک آن دیوے اور اوسکو تصدق کرے

اور عقیقہ پیدا ہونیکے ساتوین روز یا چودھوین روز یا اکیسوین روز کرے اور لڑکے کا سر منڈواوے اور اوسکے بال کے وزن برابر چاندی تصدق کرے **مسئلہ** اور جو شرط اور احکام کہ قربانی کے جانور مین ہے وہی عقیقے مین ہے اور لڑکے کے داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی جاوے اور ذرا سا خرما یا دوسری میٹھی چیز منہ سے چبا کر اوسکے تالو مین لگا دے یہ شرح مشکوۃ مین ہے **مسئلہ** کنز العباد مین لکھا ہے کہ بیٹا پیدا ہووے تو دو بکری اور لڑکی ہووے تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا ہو نہین ایک ہی بکری کرے تو کچھ دہشت نہین ہے **مسئلہ** مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے لا الہ الا اللہ اوسکو سکھلاوے اسواسطے کہ اوسکی پہلی بات کلمہ ہووے واللہ اعلم بالصواب

اس فقیر گنہگار نے اس کتاب کو تصنیف کرنیکے کئی برس کے بعد حج کے سفر سے پھرتے ہوے سنہ ۱۲[illegible] ہجری مین چھپوایا تھا سو اب بعضے مقام پر مضمون صاف ہونیکے لیے کچھ لفظین زیادہ کین اور دو چار مسئلے ضروری جو چھوٹ گئے تھے سو اونکی مقام پر داخل کیا اب جسکے پاس یہ کتاب ہووے وہ اوسکے موافق اپنی کتاب کو درست کرے یا رب العالمین جو اس کتاب مین سہو اور خطا ہوئی ہو اوسکو بخش دے اور اس کتاب کے پڑھنے والونکو اپنا مقبول کر اور اونکے گناہونکو بخش دے اور اونکے ذہن کو کھولدے اور اونکو کچھ مسئلہ دان کر اور اونکا دونون جہان مین بھلا کر اور اونپر اور سب مومن مردون اور عورتونپر رحمت کر آمین رب العالمین تمام شد

الحمد لله کہ خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مفتاح الجنۃ مشحون بمسائل فقہیہ اردو از تصنیفات فاضل لوذعی مولوی کرامت علی جونپوری مطبع جناب منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین بماہ اگست سنہ [illegible] عیسوی باہتمام منصرم باکمال منشی شیو دیال طبع ہوئی

مثنوی زائر دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب سید علی خان
دوازدہ مجلس مسمے بریاض الازہار فی احوال
سید الابرار مؤلفہ مولوی حبیب الدین محمد رضوی —
اسرار کربلا حالات معرکہ کربلای معلی مؤلفہ
منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی —
مہر نبوت — نعت پیغمبر میں تصنیف نواب
محمد مردان علی خان نظام —
رموز القرآن اوقات قرآن کا بیان مؤلفہ
مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری —
آثار محشر — علامات قیامت کا حال —
صبح کا ستارہ — حالات بہشت و دوزخ و قیامت
مؤلفہ مولوی عباس علی —
قیامت نامہ بہشت نامہ — مؤلفہ مولوی
فیاض الحق —
آثار قیامت —
اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیاے سعادت مترجمہ
مولوی فخر الدین —
مذاق العارفین — ترجمہ احیاء العلوم کامل
چار جلد مترجمہ مولوی بشارت علیخان
ہدایۃ المؤمنین الی شہادۃ الحسنین
مؤلفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی —
تحفۂ درود ملقب بخیر الکلام مؤلفہ مولوی منشی ظہور احمد
رسالہ کسب الانبیا — مصنفہ مولوی ظہور الحق
شجرہ طغرای اسمای دوازدہ امام علیہم السلام
در صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی —
دہ مجلس منظوم معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب
مشہور بہ دہ مجلس —
جنگ نامۂ کربلا —
دہ مخزن مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خان دہلوی
مجموعۂ گلدستۂ عشق اوراد و وظائف اسمای الٰہی
مع خواص نامہای مبارک رسالت پناہی لیف

مولوی محمد عباس —
عین البکا معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ خشت غم
مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ —
مجموعۂ نو و نہ نام شامل چند رسائل ذیل —
۱ — دعای مغنی — ۲ — قصیدہ بردہ — ۳ —
قصیدہ بانت سعاد — ۴ — قصیدۂ غوثیہ —
۵ — دعای سریانی — ۶ — قصیدۂ اویس قرنی
انوار محمدی بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف
محمد امیر اکبرآبادی —
شرح چہل حدیث تصنیف میر علی —
مجموعۂ وفات نامہ — قصیدہ نعتیہ —
قصہ حضرت بلال — قصہ حضرت دائی حلیمہ — نور نامہ
معروف بہ حلیہ شریف —
مولود شریف منظوم از مرزا علی بہار —
مولود شریف مسمیٰ بہ شرح خطالد مولوی غلام امام شہید
ایضاً — خرد —
میلاد مصطفوی بروایات امامیہ تصنیف
مولوی وزیر حسن —
حدیقۂ میلاد — در فضائل و ولادت حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ —
نسب نامۂ رسول مقبول حال بعثت و وفات
تاریخ مدینہ — ترجمہ جذب القلوب مترجمہ مولوی
عبد الحق بریلوی —
نور نامہ و شمائل نامہ نور محمدی و شمائل کا بیان
خدا کی رحمت حال پیدایش حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اسرار نبوت — در فضائل نبوت و نعم البدل مولود
بہترین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین ہیں —
محامد خاتم النبیین غزلیات محامدین
مؤلفہ مفتی امیر احمد امیر —
سرور القلوب — فی ذکر المحبوب معجزات پیغمبر کا
بیان مؤلفہ مولوی محمد تقی علیخان —

فہرست کتب

گلدستۂ محسن — در مدح پیغمبر شامل رسائل
۱ — مدیح خیر المرسلین — ۲ — مخمس نعتیہ — ۳
مثنوی صبح تجلی ۴ سراپاے رسول اکرم مؤلفہ
مولوی محمد محسن —

خمسۂ محمدیہ در فضائل پیغمبر صلعم تصنیف
مولوی نجم الدین نجم —

مجموعۂ نسیم جنت — قصیدۂ نعتیہ
و خیابان فردوس و فضائل درود مؤلفہ مولوی [illegible]

سبیل الجنان — ترجمۂ تکمیل الایمان
مصنفہ امیر علی تخلص امیر —

تذکرۃ الجمعہ — فضیلت جمعہ میں مصنفہ نواب
مولوی قطب الدین خان —

فلاح دارین آداب معاشرت شرعی مؤلفہ [illegible]

موضح الحق — مسائل جزئیہ دین مؤلفہ [illegible]

تحفۃ الزوجین بیان بی بی کا میاں کے حقوق اور اس کا [illegible]

احکام العیدین مؤلفہ [illegible]

تحریم النساء — رشتہ دار دین کی کون عورتیں
حلال ہیں اور کون حرام ہیں جنکے ساتھ نکاح درست
نہیں [illegible] مؤلفہ [illegible]

رسالۂ کلید باب الحج احکام حج کا بیان
مصنفہ منشی محمد سید انور علی —

فضائل الشہور والصیام فی اوراد واللیالی
والایام مہینوں اور ماہ صیام کی فضیلت مؤلفہ
مولوی محمد سلیمان —

سراج السالکین — ترجمہ منہاج العابدین مصنفہ
حضرت امام غزالی کا ترجمہ مولوی [illegible]

گلدستۂ کرامات — در ذکر عادات و کرامات
حضرت غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

رسالۂ [illegible] در اشتغال [illegible]
[illegible]

ترغیب الفرقان در فضائل قرآن مؤلفہ منشی
محمد ظہیر الدین بلگرامی —

تاریخ مکۂ معظمہ — احوال بناے کعبہ و فضائل
مؤلفہ حاجی محمد فخر الدین خان —

ضمان الفردوس مؤلفہ مفتی عنایت احمد —

مرج البحرین فی فضائل الحرمین کعبہ و مدینہ
کی بزرگیوں کا بیان مؤلفہ مفتی محمد عبد الغفار —

عقد الجواہر مسمی بہ مؤید الشعراء جواز و عدم جواز
شاعری کا بیان شرعی طور سے مؤلفہ ابو عبد العزیز
معروف بہ سید منظور احمد —

مجموعۂ جوشن صغیر و کبیر مترجم مع [illegible] و معانی کمیل
جوشن صغیر — مترجم

طریقۂ حسنہ مصنفہ حکیم رحمان علی خان مدار المہام ریواں
وصیت نامہ مع رسالۂ دانشمندی تصنیف
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی —

قصۂ ماہ رمضان مصنفہ عبد اللہ خان

حکایات الصالحین فی حالات الصادقین
مؤلفہ مولوی منظور احمد —

اکسیر المحبت تصنیف منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی

مدارج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ مصنفہ خواجہ
عبد الحمید دو جلدوں میں —

راحۃ و نکی شادی — یعنی شرعاً بے رضامندی
بیوہ کے اوسکی شادی کر دینا درست ہے مؤلفہ
مولوی عبد الرحیم دہلوی —

مجموعۂ [illegible] — فضائل درود [illegible]
اوراد [illegible] مع دعا [illegible] ترجمہ [illegible] الامیر کبیر ہمدانی
اوراد نقشبندیہ —

سبیل الاوراد — مؤلفہ مولوی محمد جان
عرف محتشم خان —

گلدستۂ فضائل چار یار مع فضائل اہل بیت اطہار
مؤلفہ مولوی محمد حسین [illegible] —